

كتاب الصلاة
في أركانها وأركانها
وأركانها وأركانها
وأركانها وأركانها
وأركانها وأركانها
وأركانها وأركانها
وأركانها وأركانها

مقاييس الصلاة

مؤلفه
مفتي دار الحديث
مفتي دار الحديث
مفتي دار الحديث

مكتبة دار الحديث
مكتبة دار الحديث
مكتبة دار الحديث

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... مقياس صلوٰۃ

تصنيف..... مؤلف اعظم الحاج حضرت مولانا محمد غمراچي رحمة الله عليه

ناشر..... صاحبزادہ كلیم اللہ صدیقی
بن

طباعۃ..... آفست

بار..... نمبر ۲۰۰۲ء

طابع..... حاجی حنیف پرنٹنگ پریس لاہور۔

صفحات..... ۳۳۸

قیمت مجلد..... =/۱۶۵ روپے

فہرست مضامین مقیاس صلوٰۃ

صفحہ	نمبر شمار	موضوع
۲	۱	سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ
۳	۲	مسائل طہارت
۹	۳	مساجد اللہ میں کم از کم کردہ شے کا احتیاط
۹	۴	مسجد میں حضور ﷺ تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے
۱۰	۵	مسجد سے غلاطت دور کر کے خوشبو لگانا
۱۰	۶	اگر تر ہو تو دھو دے
۱۱	۷	اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے
۱۱	۸	قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے
۱۲	۹	حمام و مقابر و زمین بابل میں نماز جائز نہیں
۱۲	۱۰	بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں
۱۳	۱۱	پانی کے پاک ہونے کی قرآنی دلیل
۱۵	۱۲	أَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُغَيِّبُ شَيْءٌ شَيْئًا كَامِطٍ
۱۹	۱۳	ٹمٹمے کا جھوٹا حرام اور پلید ہے
۲۲	۱۴	ماء البحر کا حکم
۲۳	۱۵	حیض کی نجاست قرآن کریم سے
۲۶	۱۶	پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت
۲۸	۱۷	پیشاب کے چھینٹوں سے عذاب قبر
۳۰	۱۸	پاک پانی قرآن کریم سے
۳۱	۱۹	جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا
۳۲	۲۰	قرآن کریم سے مردہ اور بننے والا خون حرام ہے
۳۳	۲۱	قرآن کریم میں حلال کوئی چیز ہے
۳۴	۲۲	رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے
۳۶	۲۳	کنویں کی پاکی و پلیدی کا حکم
۳۷	۲۴	دوزخی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے

نمبر شمار	معیاس صلوٰۃ	ب	فہرست کتاب
۲۵	منی کی پلیدی کا ذکر		صفحہ
۲۶	منی کی پلیدی قرآن کریم سے		۳۷
۲۷	منی کو دھونے کا ارشاد نبی کریم ﷺ کی زبانی		۳۸
۲۸	نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی ہمیشہ دھوئی جاتی تھی		۴۰
۲۹	منی کو کھرنچنے کا جواب		۴۱
۳۰	وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا		۴۳
۳۱	قرآنی فیصلہ		۴۷
۳۲	گردن کا مسح بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے		۴۹
۳۳	خون سے وضو کا فاسد ہونا		۵۲
۳۴	اذان میں انگوٹھے چومنا		۵۳
۳۵	پانچ نمازوں کی فرضیت		۵۸
۳۶	ایہوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید		۵۹
۳۷	نماز فجر اور عشاء کا اس اصطلاحی ذکر		۶۰
۳۸	صریح حکم پانچ نمازوں کے قیام کا		۶۱
۳۹	نماز صبح و مغرب کی فرضیت		۶۱
۴۰	وقت عشاء کی نماز کی فرضیت		۶۱
۴۱	ظہر و مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے		۶۲
۴۲	ظہر کی نماز کی تشریح		۶۳
۴۳	فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم		۶۳
۴۴	نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے		۶۴
۴۵	نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے		۶۵
۴۶	پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے		۶۶
۴۷	نماز قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے پڑھنے کا حکم نہیں کا جواب		۶۷
۴۸	قیام نماز کے ابتداء میں کیا پڑھا جائے		۶۸
۴۹	صبح و عشاء کو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنے کا ارشاد خداوندی		۶۹

صفحہ

نمبر شمار

۵۰	صبح، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ	۶۹
۵۱	پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنے کا قرآنی حکم	۷۰
۵۲	مختصر بیعت قضائے تہیہ نماز	۷۲
۵۳	اللہ اکبر کا ثبوت قرآنی	۷۳
۵۴	اسم ذاتی کا بیان	۷۳
۵۵	سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے	۷۴
۵۶	جنت کی دوسری اصطلاح	۷۵
۵۷	پورے الحمد للہ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور	۷۵
۵۸	رکوع و سجود کا ثبوت	۷۵
۵۹	پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا	۷۶
۶۰	پانچ نمازوں کے منکرین جہنم کی سیر کریں گے	۷۷
۶۱	نماز کے تارک کو عتاب خداوندی	۷۷
۶۲	ضرورت احادیث	۷۸
۶۳	نماز بغیر اطاعت مصطفیٰ ﷺ ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں	۷۹
۶۴	مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت سے رُکودانی کرنے والا خود مددگار ہے	۸۰
۶۵	حدیث مصطفیٰ ﷺ سے اعراض پر وعید خداوندی	۸۱
۶۶	مصطفیٰ ﷺ کی حدیث کے بغیر قرآن کریم سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا	۸۲
۶۷	اوقات صلوٰۃ	۸۳
۶۸	صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت	۸۴
۶۹	حضرت علی الرضیٰ کی نماز اسفار میں	۸۷
۷۰	صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنا چاہیے	۸۷
۷۱	صلوٰۃ الظہر کا وقت	۸۸
۷۲	مسجد میں داخلے کی صورت	۸۹
۷۳	نماز میں عاجزی سے کھڑے ہونا	۹۰
۷۴	نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا خلاف سنت ہے	۹۰

نمبر شمار	عیاس صلوٰۃ	ت	فہرست کتاب
۷۵	ہاتھوں کے درمیان سے بھی گزر گا وہ شیطان ہے		صفحہ
۷۶	نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیے		۹۲
۷۷	زبانی نیت		۹۳
۷۸	فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے		۹۵
۷۹	نیت نکاح زبانی اقرار سے		۹۷
۸۰	خداوند کریم کی ربوبیت کا اقرار بھی زبانی ہوا		۹۸
۸۱	تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا		۹۹
۸۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کرایا		۱۰۱
۸۳	بغیر زبانی نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے		۱۰۲
۸۴	تکبیر تحریرہ کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا		۱۰۳
۸۵	لباس کے متعلق خدائی فیصلہ		۱۰۶
۸۶	سرنگ کو کرنا		۱۰۷
۸۷	عمامہ کی تاکید مصطفیٰ ﷺ کی زبانی		۱۰۹
۸۸	نماز میں عمامہ کی فضیلت		۱۱۰
۸۹	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرت انسانی ہے		۱۱۰
۹۰	نبی کریم ﷺ نے عمامہ بلا عذر رکھی ترک نہیں فرمایا		۱۱۱
۹۱	مومن اور مشرک کے درمیان عمامے اور ٹوپی اکٹھے پہننے کا فرق ہے		۱۱۲
۹۲	ملائکہ کا عمامے پہن کر حاضر ہونا		۱۱۳
۹۳	نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ		
	أحد میں عمامے بندھائے		۱۱۴
۹۴	چھپے ہوئے عمامے کا فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک		۱۱۵
۹۵	نماز میں پگڑی نہ باندھنے والے قیامت کے دن دیدار الہی سے محروم رہیں گے		۱۱۵
۹۶	صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا		۱۱۶
۹۷	واہل بن حجر کے متعلق تحقیق		۱۱۶

۹۸	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم ﷺ کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں	۱۲۵
۹۹	تمام حقد میں بوقت تکبیر تحریرہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے	۱۲۷
۱۰۰	سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۱	تمام حقد میں کے نزدیک سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۲	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل حدیث سے	۱۳۰
۱۰۳	زور سے بسم اللہ شریف مصطفیٰ ﷺ نے جماعت میں نہیں پڑھی	۱۳۵
۱۰۴	زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ	۱۳۶
۱۰۵	امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا حکم	۱۳۷
۱۰۶	جماعت میں امام کو زور سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے	۱۳۹
۱۰۷	جماعت میں زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق محدثین کا مذہب	۱۴۳
۱۰۸	فاتحہ خلف الامام کی تحقیق	۱۴۴
۱۰۹	فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی قرآنی ممانعت	۱۴۴
۱۱۰	قرآن پڑھتے وقت جبکہ سے سننے کا قرآنی حکم	۱۴۶
۱۱۱	امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم	۱۴۸
۱۱۲	مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں صحابی کا بغیر فاتحہ نماز پڑھنا اور حضور کا صحیح فتویٰ دینا	۱۴۸
۱۱۳	نبی کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے مقتدی کو منع فرمادیا	۱۵۰
۱۱۴	جہری نماز میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	۱۵۱
۱۱۵	سری نماز میں مصطفیٰ ﷺ نے امام کے پیچھے پڑھنے سے روک دیا	۱۵۳
۱۱۶	امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پڑھے تو مقتدی	۱۵۳
۱۵۵	صرف آمین کہے	۱۵۵
۱۱۷	امام اور مقتدی کو پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ کی زبانی	۱۵۶
۱۱۸	امام پڑھنے لگے تو مقتدی خاموش رہے مصطفیٰ ﷺ کی زبانی	۱۵۷
۱۱۹	إِذْ قُرِئَ الْقُرْآنُ کی تشریح حدیث شریف سے	۱۵۸
۱۲۰	امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے دلائل	۱۶۱

نمبر شمار	معیاس مصلوٰۃ	ث	فہرست کتاب
۱۲۱	انعامی اشتہار		صفحہ
۱۲۲	امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے		۱۶۳
۱۲۳	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا		۱۶۵
۱۲۴	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۶۹
۱۲۵	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۰
۱۲۶	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۰
۱۲۷	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۱
۱۲۸	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ		۱۷۳
۱۲۹	لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کا جواب		۱۷۵
۱۳۰	ضاد اور غام کی وضاحت		۱۷۷
۱۳۱	ضاد کو غام پڑھنا شرعی جرم ہے		۱۸۰
۱۳۲	آہستہ آہستہ کے دلائل قرآنیہ		۱۸۱
۱۳۳	خداوند کریم عاجزی اور آہستہ پکارنے کو پسند فرماتا ہے		۱۸۵
۱۳۴	آہستہ آہستہ حدیث شریف سے		۱۸۶
۱۳۵	رکوع و سجود میں بغیر رفع یدین مصطفیٰ ﷺ کی نماز		۱۸۷
۱۳۶	نبی کریم ﷺ نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا		۱۸۸
۱۳۷	نبی کریم ﷺ کی نماز میں نہ رفع یدین عند الركوع والسجود اور		۱۹۳
	نہی جملہ استراحت		۱۹۵
۱۳۸	تمام مقتدیین کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود		۲۰۶
۱۳۹	نماز میں بار بار رفع یدین سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا		۲۰۷
۱۴۰	نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور		
	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر نماز میں رفع یدین عند الركوع والسجود نہیں کیا		۲۱۲
۱۴۱	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر رفع یدین عند الركوع والسجود نہیں کیا		۲۱۳
۱۴۲	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بھی اسی پر تھا		۲۱۴
۱۴۳	انعامی اشتہار		۲۱۴

۲۱۵	قنوت نازلہ سے رب کریم نے منع فرمایا	۱۴۴
۲۱۷	نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے بعد الکرکوع قنوت نازلہ نہیں پڑھی	۱۴۵
۲۱۹	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۶
۲۲۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۷
۲۲۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۱۴۸
۲۲۳	قنوت نازلہ اور بخاری شریف	۱۴۹
۲۲۴	قنوت نازلہ کے متعلق احناف کا فیصلہ	۱۵۰
۲۲۶	صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں	۱۵۱
۲۲۷	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا	۱۵۲
۲۲۹	عشاء سے پہلے چار سنتیں	۱۵۳
۲۳۱	تین وتر واجب ہیں	۱۵۴
۲۳۳	تین وتر اور دعا قنوت رکوع سے پہلے	۱۵۶
۲۳۵	انعامی اشتہار	۱۵۷
۲۳۶	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل تین وٹروں میں	۱۵۸
۲۳۷	تین وتر اور درمیان کا تشہد	۱۵۹
۲۳۸	تجدہ کہو بعد سلام	۱۶۰
۲۳۹	امام کی اقتداء میں بعد میں لٹنے والے کی کوئی رکعت ہوگی	۱۶۱
۲۴۲	باب الجمعہ	۱۶۲
۲۴۴	نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے	۱۶۴
۲۴۵	نماز جمعہ قرآن کریم سے باشرائط	۱۶۳
۲۴۶	جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عائد نہیں ہوتا	۱۶۴
۲۴۹	جمعہ جماعت میں	۱۶۵
۲۵۰	جہاں تک جمعہ کی اذان کا آواز وہاں جمعہ فرض ہے	۱۶۶
۲۵۱	دیہات میں جمعہ نہیں	۱۷۶
۲۵۵	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مصر جامع	۱۶۸

نمبر شمار	عناصیر صلوٰۃ	ج	فہرست کتاب
۱۶۹	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہر سے چومیل پر تلہ پڑھنا	۲۵۵	صفحہ
۱۷۰	نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے	۲۵۶	
۱۷۱	عید کے دن جمعہ اختیاری تلہ فرض	۲۵۶	
۱۷۲	نماز جمعہ بارش کے دن معاف نماز تلہ مکروں میں پڑھیں	۲۵۸	
۱۷۳	نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یوم حنین کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمعہ ترک کیا	۲۵۸	
۱۷۴	حدیبیہ میں معطفہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جمعہ ترک کر کے نماز تلہ علیحدہ علیحدہ پڑھی	۲۵۹	
۱۷۵	جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز تلہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم	۲۶۰	
۱۷۶	نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے	۲۶۱	
۱۷۷	جمعہ ترک اور نماز تلہ ادا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل	۲۶۲	
۱۷۸	جمعہ اور صبح کی سنتیں	۲۶۳	
۱۷۹	صبح کی سنتوں کی فضیلت	۲۶۵	
۱۸۰	جمعہ کی نماز بغیر مصر جامع جائز نہیں	۲۶۵	
۱۸۱	انعامی اشتہار	۲۶۶	
۱۸۲	قریۃ کا استعمال مصر جامع پر قرآن کریم سے	۲۶۷	
۱۸۳	جمعہ کے متعلق فقہائے احناف کا متفقہ فیصلہ	۲۶۹	
۱۸۴	مصر جامع کی تحقیق فقہ سے	۲۶۹	
۱۸۵	جمعہ اور تلہ کے متعلق علامہ شامی کا آخری فیصلہ	۲۷۳	
۱۸۶	ملاحیون کا آخری فیصلہ	۲۷۴	
۱۸۷	علامہ شامی کا فیصلہ	۲۷۵	
۱۸۸	علامہ خیر الدین ربلی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۲۷۶	
۱۸۹	مکرمین کی کتابوں کے حوالے	۲۷۸	
۱۹۰	باب النوافل	۲۷۹	
۱۹۱	نوافل کا جوت قرآن کریم سے	۲۷۹	

صفحہ	نمبر شمار
۲۸۰	۱۹۲
۲۸۱	۱۹۳
۲۸۳	۱۹۴
۲۸۳	۱۹۵
۲۸۴	۱۹۶
۲۸۶	۱۹۷
۲۸۸	۱۹۸
۲۸۹	۱۹۹
۲۹۳	۲۰۰
۲۹۳	۲۰۱
۲۹۶	۲۰۲
۳۰۰	۲۰۳
۳۰۰	۲۰۴
۳۰۲	۲۰۵
۳۰۴	۲۰۶
۳۰۵	۲۰۷
۳۱۱	۲۰۸
۳۱۹	۲۰۹
۳۱۹	۲۱۰
۳۱۹	۲۱۱
۳۱۹	۲۱۲
۳۲۱	۲۱۳
۳۲۲	۲۱۴

نمبر شمار	عبارت مصلوٰۃ	خ	فہرست کتاب
۲۱۵	ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی مصطفیٰ ﷺ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے		صفحہ ۳۲۳
۲۱۶	نبی کریم ﷺ کا ذاتی عمل		۳۲۵
۲۱۷	نبی کریم ﷺ جب بھی دعا فرماتے دلوں دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے		۳۲۵
۲۱۸	مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ جب بھی تم دعا مانگو دلوں ہاتھوں کی پھیلیاں اٹھا کر دعا مانگو		۳۲۷
۲۱۹	دعا دلوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے		۳۳۰
۲۲۰	نوافل کے بعد دعا		۳۳۱
۲۲۱	ہر ذکر کے بعد دعا اور درود شریف		۳۳۲
۲۲۲	نماز کے بعد درود شریف اور دعا		۳۳۳
۲۲۳	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف اور دعا کے متعلق		۳۳۶
۲۲۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف و دعا کے متعلق		۳۳۷
۲۲۵	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ		۳۳۸
۲۲۶	دُعَا مَلِیْكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ اور درود شریف پڑھنا		۳۳۸
۲۲۷	تین دفعہ دعا مانگنا		۳۳۹
۲۲۸	نماز جنازہ کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنا		۳۴۶
۲۲۹	مومنوں کو مصطفیٰ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے کا خداوندی ارشاد		۳۴۸
۲۳۰	جو شخص مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھے رحمت خداوندی کا مستحق ہے		۳۵۰
۲۳۱	درود شریف پڑھتے وقت نفل جانے والا جنت سے محروم رہے گا		۳۵۱
۲۳۲	تبارک صلوٰۃ و سلام دین سے خالی ہے		۳۵۳
۲۳۳	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک قیامت کے دن بہترین امتی		۳۵۵
۲۳۴	فضیلت درود شریف		۳۵۵
۲۳۵	درود شریف کا حکم		۳۵۶
۲۳۶	درود شریف پڑھنے والے کا حضور ﷺ کو علم ہوتا ہے		۳۶۲
۲۳۷	مصطفیٰ ﷺ کو ہر جگہ سے درود شریف پہنچتا ہے		۳۶۳
۲۳۸	مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا		۳۶۶

۳۶۹	الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ کا ثبوت	۲۳۹
۳۷۰	صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو حضور ﷺ خود بھی جواب دیتے ہیں	۲۴۰
۳۷۰	خصوصاً نماز صبح اور نماز عشاء کے وقت درود شریف پڑھنا	۲۴۱
۳۷۱	آپ ﷺ کے اسم پاک پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا	۲۴۲
۳۷۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ و سلام نبی ﷺ پر	۲۴۳
۳۷۴	معاملے کے وقت درود شریف	۲۴۴
۳۷۴	جلے میں سب کامل کر درود شریف پڑھنا	۲۴۵
۳۷۵	منکرین درود شریف کے لئے عتاب	۲۴۶
۳۷۶	مصطفیٰ ﷺ کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا	۲۴۷
۳۷۷	نعرہ رسالت بلند آواز سے پڑھنا	۲۴۸
۳۷۸	نعرہ تکبر بلند آواز سے پڑھنا	۲۴۹
۳۷۸	مراقبہ از احادیث	۲۵۰
۳۷۹	تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے	۲۵۱
۳۸۰	حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل فیمنے پر	۲۵۲
۳۸۰	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزانہ ختم قرآن کرنا	۲۵۳
۳۸۱	حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہینہ	۲۵۴
۳۸۱	ختم قرآن پر دعوت اجتماع درود شریف اور دُعا	۲۵۵
۳۸۲	ابن قیم	۲۵۶
۳۸۳	ختم میں قُلْ هُوَ اللّٰہُ شریف کا پڑھنا	۲۵۷
۳۸۳	فضیلت قُلْ هُوَ اللّٰہُ شریف	۲۵۸
۳۸۴	قرآن شریف ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا	۲۵۹
۳۸۴	موجودہ مروجہ ختم قرآن کا طریقہ	۲۶۰
۳۸۵	نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ	۲۶۱
۳۸۶	اکابرین کے ارواح کو ختم کا ایصال ثواب	۲۶۲
۳۸۶	پہلے پھل پر دُعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا	۲۶۳

۳۸۷	کھانے پر فحتم کا ثبوت قرآن سے	۲۶۴
۳۸۸	کھانے پر فحتم کا ثبوت حدیث شریف سے	۲۶۵
۳۹۰	نذرانے پر دعا کرنا	۲۶۶
۳۹۰	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے	۲۶۷
۳۹۱	قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے	۲۶۸
۳۹۲	مصطفیٰ ﷺ کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے	۲۶۹
۳۹۳	مصطفیٰ ﷺ پر سلام پڑھنا حکم خداوندی ہے	۲۷۰
۳۹۶	قبروں پر سلام کہنا	۲۷۱
۳۹۷	انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے	۲۷۲
۳۹۸	تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے	۲۷۳
۴۰۰	ولاوت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا	۲۷۴
۴۰۱	قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا	۲۷۵
۴۰۲	جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے	۲۷۶
۴۰۲	اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے	۲۷۷
۴۰۲	سلام کے معنی قرآن کریم سے	۲۷۸
۴۰۳	علماء دین و ہند و سلام و قیام	۲۷۹
۴۰۴	حاجی امداد اللہ رحمت اللہ علیہ کا عقیدہ و سلام و قیام کے متعلق	۲۸۰
۴۰۴	مولوی اشرف علی صاحب تھپے سے قیام و سلام پڑھتے	۲۸۱
۴۰۴	مولوی حسین علی صاحب کافوئی سلام کے متعلق	۲۸۲
۴۰۶	نجدیوں کی طرف سے گاندھی کو سلام	۲۸۳
۴۰۷	نجدیوں کو سلام	۲۸۴
۴۰۷	سلام اور مولوی ثناء اللہ امرتسری	۲۸۵

تت

حمداً باری تعالیٰ

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیان تیرا
زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
لگا ہوں نے جہر و کبھانظر آیا نشان تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آنہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا
تیرا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہاں رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے !
نہ کوئی مہر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا
تیری ذاتِ معنی آخری تعریف کے لائق
ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا
(جناب الحاج محمد علی صاحب ظہوری قصوری)

رَسُولِ مَقْبُولِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نعت

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ انکی آنکھیں
اک دل ہمارا کیسا ہے آزار اس کا کتنا
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اسرا میں گزرے جس دم پیرے پتہ دیوں کے
آنے دو یا ڈوبو دو اب تو تمہاری جانب
دوہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری رو کو
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ مرد ہو گا
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بادیئے ہیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
جب یاد آ گئے ہیں سب غم کھلا دیئے ہیں
اب تو غنی کے در پر بستہ جلا دیئے ہیں
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
شکل میں ہیں براتی پر خار بادیئے ہیں
رورو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی قم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
 جہنماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
 گلزارِ قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
 صبح و ظن پہ شام غریباں کو دوں شرف
 اللہ سے تیرے جسم منور کی تابشیں
 بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
 مجرم ہوں اپنے عفو کا سماں کروں شہا
 اس مردہ دل کو نثرِ حیاتِ ابد کا دوں
 تیرے تو وصفِ عیب تنہا ہی ہیں بری
 کہہ لے گی سب کچھ ان کے شانواں کی خاموشی

باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
 جانِ مراد و کانِ تمتا کہوں تجھے
 دریاں در و بلبلیں شیدا کہوں تجھے
 بیس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
 اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
 بے خار گلبن چمنِ آراء کہوں تجھے
 یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے
 تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے
 حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
 چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کہوں تجھے

لیکن رخصانے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
 خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رباعی

اے عزیز و فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز
جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز
بہر مقبولے خالق بہر محبوبے خلاق
مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لڑندی غلام
اٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
اور سب اعمال نیک بد کی پریش چھپے ہو
سب فرشتوں کو بھی پیدا ہے نمازی آدمی
باغِ جنت قصرِ حورِ جنت اک طرف
بارگاہِ حق تعالیٰ میں ہے وقتِ حاضری
لوگ تو سو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاض
ہے بہت تاکیدِ قرآن میں نہیں ہوتی معاف
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
جس کو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو
ہیں وہ ہی مقبول درگاہِ خدا ئے دو جہاں
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میدان میں بھی
جب اذانِ جمعہ سن لے جانبِ مسجد تو آ
وقت ہو جائے نہ تنگ دل تو سستی دور کر

ہے یہ واجب نذر و مسجد میں ہو پڑھ کر نماز
جامد کو رکھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز
چاہیے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز
کہ طہارت اور وضو پھر پڑھ اذان کہہ کر نماز
پہنچا نہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
پوچھیں گے اول ملک ہنگامہِ محشر نماز
زینتِ اسلام اہل دین کا ہے زیور نماز
حشر کے دن ہو کی خالق کی طرف راہِ نماز
رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
کیا کمال اس میں ہوا تو نے گداری کر نماز
شادی ہو یا فم کسی حالت میں مومن پر نماز
گم نہ ممکن ہو اتنا پڑھ سواری پر نماز
پڑھ تیمم سے برابر ہو کے تو بے ڈر نماز
تو اشارے سے پڑھے وہ صاحبِ بستر پر نماز
جو ادا کرتے ہیں ذوق و شوق سے اکثر نماز
سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
ستیس پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ چکا کر نماز
چاہیے ہر ساعت مسنون کے اوپر نماز

ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کے واسطے
 ترک اس کو جو کرے کیا جانیں کیا ہوا کا حال
 جو تھا باقی ہیں ان کا یوں ادا کرنا ہے سہل
 حال پر افسوس ان لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
 حق تو یہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسوں تک
 ہو کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
 دست و پامینی و پیشانی گھس کچھ جائیں گے
 مخمّر کچھ انس و جن حور و ملک پر ہی نہیں
 طولاً۔ مینا۔ شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی سدا
 جملہ حشرات اور نباتات اور بہائم اور جبال
 ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک رکعت کا ثواب
 پاس کی مسجد میں ستائیس کا پاوے ثواب
 ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ
 ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اس کو ثواب
 لاکھ کا چوتھائی حصہ اس کو ہاتھ آئے ضرور
 بے نمازوں سے کوئی پوچھے کہ پیر و کس کے ہر
 پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے
 پڑھتیں بی بی فاطمہ پڑھتے حسن پڑھتے حسینؑ
 پڑھتے تھے محبوب سبحانی و خواجہ حبیب مدام
 ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکھو گے قدم
 جو نمازی ہیں تیرے مقبول انکے صدقے میں

روزِ محشر جو آلٹ مار میں تیرے منہ پر نماز
 ہو معذب جس سے ہو جائے قضا بھی گر نماز
 پڑھے بعد اک ایک کے ہر وقت کھلی ہر نماز
 کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
 کوڑی پیسہ دینا پڑتا اگر انہیں پڑھ کر نماز
 ہو بھلا اسکے جنازہ کی روا کیوں کر نماز
 گر پڑھے گا حسب حکم حضرت داد نماز
 خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز
 پڑھتے ہیں کل ساکنان کوہ و بحر و بر نماز
 صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز
 کوئی دکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز
 پانچسوا کا مسجد جامع میں پڑھے لے کر نماز
 مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز
 جو نمازی جا کے پڑھے لے کعبہ کے اندر نماز
 جو پڑھے بیت المقدس میں کھڑا ہو کر نماز
 پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز
 پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیرو پیغمبر نماز
 پڑھتے تھے صدیق فاروق و غنی جید نماز
 شاہ مدار و سید سالار پڑھتے ہر نماز
 ہو کے شافع حشر میں دکھائے گی جو نماز
 کر تو علمی کی قبول اسے خالق اکبر نماز

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحاج محمد عمر اچھڑی

ہزاروں سال نگہ لپی بے لوری پر روتی ہے
 بڑی شکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و زپیدا

اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز عالم دین، عوامی مناظر اور خطیب حضرت مولانا
 الحاج محمد عمر اچھڑی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پوسے برصغیر پاک و ہند میں کسی
 تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ مسلمانان اہلسنت و جماعت کے علاوہ دوسرے عقائد کے
 لوگوں میں بھی مقبول عام تھے۔ جن میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، پرندیزی،
 سکھ، عیسائی، روافض اور مرزائی عقائد شامل تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی
 مہند عین زمانہ کے کسی سب سے بڑے مناظر نے، برصغیر پاک و ہند کے کسی کونے سے بھی
 اہلسنت و جماعت کو لگا رہا تو حضرت مناظر اعظم ایک محافظ کی حیثیت سے آگے بڑھے
 اور اُس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ میدان مناظرہ میں اسی لازوال مہارت اور کمال
 کے پیش نظر پنجاب کے سفینوں کی طرف سے آپ کو ”شیر پنجاب“ کا خطاب ملا تھا، ان حقائق
 کے پیش نظر یوں کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ حضرت مناظر اعظم ربیع اور ثانی کی حیثیت رکھتے تھے
 یعنی ان کے اوپر خطابت اور مناظرانہ انداز بیان اگر ختم ہو جاتا تھا۔

حضرت مناظر اعظم مولانا الحاج محمد عمر اچھڑی رحمۃ اللہ علیہ کو
(۱) حالات زندگی موضع شیروکا نہ نزد ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

والد گرامی کا نام مولوی محمد امین بن عبدالملک صدیقی قریشی تھا۔ جو حضرت مولانا غلام محی الدین
 قصوری کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کا سلسلہ نسب

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ فارسی کتب کے حصول کیلئے مولانا صلاح الدین موضع چانوٹ پاکستان کے شاگرد مٹھڑے۔ علم صرف و نحو، فقہ اور اصول فقہ استاد گرامی مولانا محمد حسین اور عطاء اللہ لکھوی سے حاصل کیا۔ قصور کے مدرسہ فریدیہ میں آپ نے منطق و معقول پر عبور حاصل کیا۔ اور پھر بعض کتابوں کا مطالعہ مولانا محمد عالم سنبلی کی رہنمائی میں نیلا گنبد لاہور میں کیا۔ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں کتب کے سلسلے میں قیام پذیر ہوئے۔ مولوی محمد عبداللہ ترسری ثم روپڑی (دیوبند) سے سند حاصل کی۔ مولانا احمد علی مسیح مٹھی کی زیر نگرانی میں آپ نے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا۔ جو محدث احمد علی سہارنپور کے شاگرد تھے۔ علاوہ ان میں آپ نے سکھوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں پر عبور حاصل کیا۔ جس کے باعث دورانِ مناظرہ کسی قسم کی کوئی شکلات پیش نہیں آتی تھیں۔ علیٰ ہذا القیاس آپ ۱۹۱۵ء میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر قصور میں قیام پذیر ہوئے۔

آپ نے ٹھیکہ پنجابی زبان میں اپنی تقریروں کا آغاز اپنے آبائی قصبہ (۲) انداز بیان قصور سے کیا۔ آپ قرآن پاک نہایت عمدہ انداز اور ہور کے ساتھ پڑھتے تھے جس کے باعث تلاوت شدہ آیت کریمہ کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے تمام سامعین کے دماغ میں اتر جاتا تھا۔ زبان کی سادگی اور شیرینی اور لب و لہجہ کی دلکشی اور طنز و مزاح جیسی خمیوں سے جلسہ میں ایک عجیب و غریب اور طلسمانہ سماں پیدا ہو جاتا تھا۔

جب آپ ۱۹۳۵ء میں لاہور میں قیام پذیر ہوئے تو آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر پورے برصغیر پاک و ہند میں پہلی کی سی تیزی سے پھیل گئی۔ مناظرانہ انداز بیان میں لازوال مہارت کے پیش نظر آپ نے چھوٹے چھوٹے مناظروں کے علاوہ ۱۵۰ مناظرے جیت کر اپنے عقائد کی فتح کے سکے بٹھادیے۔ معاندین کی کتابوں کے حوالے آپ کو زبانی یا دہوتے تھے۔ اور نادور نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ ”المقیاس کتب خانہ“ کے نام سے ہمیشہ آپ کے پاس رہتا تھا۔

بیت (۳) **خطاب** قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ نے لاہور میں حضرت دانا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی۔ اس کے بعد آپ اپنے پیشوا کی بشارت پر زندگی کے آخری لمحات کے دوران للہ پور میں خطابت پر مامور ہو گئے۔

بیعت (۴) آپ کی عظمت و شہرت حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل ہی سے اس دنیا میں اجاگر ہوئی۔ اور آپ انہی کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے ہر میدانِ مناظرہ میں فتح یابی ہوئی۔

بسیباک مروحق تھا مجاہد و لیسر تھا

وہ شہرِ قیور کے شیرِ محمد کا شیرِ تھا

اولادِ ذکور (۵) مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کے پانچ صاحبزادے ہیں، آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ناشرِ کتاب ہذا کا نام مولانا قاری حافظ فقیر اللہ

اچھروی ہے۔ جو قرآنِ پاک کے قاری و حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ علومِ دینی پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ یہ اپنے باپ کے اندازِ بیان کی ہو بہو تصویر کھینچ کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہی ٹھیکہ پنجابی زبان، وہی لہجہ کی دلکشی اور وہی زبان کی شیرینی اور وہی طنز و مزاح جیسی خوبیاں ان کے اندازِ بیان میں پائی جاتی ہیں۔ باقی چار صاحبزادوں میں ایک حافظ سلطان باہو بھی قرآنِ پاک کے حافظ ہیں۔ اور دوسرے تین صاحبزادوں میں دو مولینا عبد الوہاب صاحبِ مبلغ انگلینڈ اور مولینا عبد التواب صاحبِ قرآنِ پاک کے حافظ تونہیں۔ لیکن دینی علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد ظفر اقبال بقول اپنے والد ماجد کے دینی تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

یہ آپ ہی کی نظرِ عنایت تھی۔ کہ مناظرِ اعظم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولینا حافظ قاری فقیر اللہ اچھروی کے ہاں چار صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کے نام بھی علی الترتیب

آپ کی زبان مبارک کے ارشادات کے مطابق رکھے گئے۔ جو حسب ذیل ہیں۔ سب سے بڑے پوتے کلیم اللہ صدیقی (راقم الحروف ہذا) ہیں۔ ان سے چھوٹے محمد سلیم صدیقی۔ محمد سلیم صدیقی، اور محمد سلیم صدیقی ہیں۔

آپ نے بد مذہب کے عقائد کے رد میں مندرجہ ذیل تصانیف لکھیں (۴) تصانیف کہ مخالفین کو ہمیشہ کیلئے خاموشی کی نیند سلا دیا، اور مخالفین کو یارا جواب نہ رہا۔ اور آج تک آپ کی تصانیف مخالفین کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔ تصانیف یہ ہیں: ۱۔ مقیاس صلوة، ۲۔ مقیاس حنفیت، ۳۔ مقیاس نبوت، ۴۔ مقیاس خلافت، ۵۔ مقیاس مناظرہ، ۶۔ مقیاس نور، ۷۔ مقیاس ولایت، اور باقی دیگر تصانیف مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات اور مقیاس اسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔

ان دنوں مناظرہ عظم نے ایک جماعت ”جمعیت المسلمین“ جماعت کا قیام کے نام سے قائم کی۔ اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر ”دارالمقیاس“

اچھرہ تھا۔ اور اس سلسلے میں ایک دینی رسالہ ”المقیاس“ جاری کیا، علاوہ ازیں آپ نے ”المقیاس پریس“ بھی لگوا دیا۔ اور جماعت کی پوزیشن مضبوط بنانا شروع کر دی۔ مناظرہ عظم نے ایک طوفانی دورہ کر کے ملک کے سارے علماء اور سنی لیڈروں کو جماعت کا رکن بنانا شروع کر دیا۔ آپ اس سلسلے میں بہت کامیاب رہے۔ ”جمعیت المسلمین“ کے قانونی مشیر مولانا محمد بخش مسلم، سیاسی معاون پیر زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی اور پروفیسر سیکرٹری مولانا محمد شریف نورانی (مرحوم) تھے۔

آپ بمطابق ۲ ذیقعد ۱۳۹۱ھ یعنی ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل
وقت کو کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، آپ
 کے جنازے میں سینکڑوں علماء کرام اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اس
 طرح آپ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۛ
 آپ کا نام تاقیامت زندہ رہے گا۔ اِنشَآ اللہ

راقم الحروف نے یہ مختصر تعارف اپنی بسط کے مطابق پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 مقبول فرمائے۔ آمین :- وَمَا تَوْفِیْقُنِیْ اِلَّا بِاَمْرِ اللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَالِیَوْمَ مَتَّابٌ وَّ

راقم الحروف

کلیم اللہ صدیقی بن

مولانا قاری حافظ فقیر اللہ چھری

۲۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز منگل

تاریخ: محمد عبدالرحمن صدیقی لاہور

سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا اِلٰی سَوَآءِ الطَّرِیْقِ وَطَهَّرَنَا مِنَ الْبَخَاسَاتِ
بِنَاءِ عَمَلِنَا وَدَفَقَنَا عَلٰی صَلَوَاتِهِ وَصَلَوَاتِ رَسُوْلِهِ فِیْ اٰلَاہِ وَصُنَنِہٗ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَفِیْرِہٖ تَقْصِیْرٌ حَقِیْرٌ سِیَّاحِیٌّ اَجَابَ عَقِیْدَہٗ فِیْہِ چَند ضروری مسائل نماز پر اصرار
فرمایا کہ ان کو اہلسنت و الجماعت کے لئے قرآن و حدیث کی تحقیق سے نماز کے ضروری اہل و اشرار
کیزائد عوام اہل سنت و جماعت ان مسائل پر عامل ہیں۔ لیکن دلائل سے ناواقف ہیں تو
فقیہ نے قلم اٹھایا اور ان مسائل کی حسب توفیق قرآن و حدیث صحیحہ سے تحقیق کی۔ اللہ تعالیٰ
اس سعی خیر کو منظور فرمائے۔ اور جو احباب پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملتی
ہوں کہ فقیہ کے حق میں بھی دُعا ہے خیر فرمادیں اور خود عمل کر کے ہر سبب استغاثہ
و باطنی سے اجتناب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فقیہ کو حق بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور
سب مسلمانوں کو حق شن کر بلا نقص عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَلِیْہِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فراز کے لئے پہلے طہارت بدنی و لباسی و مکانی چونکہ شرط ہے اس لئے پہلے انشاء اللہ
تعلیٰ طہارت کے مسائل بالترتیب عرض کروں گا۔ پھر نماز کے متعلق انشاء اللہ العزیز
ضروری مسائل قرآن و احادیث صحیحہ سے پیش کروں گا

مسائل طہارۃ

۱) حدثنا قتيبة بن سعيد اننا ابو عوانه عن سماك بن حرب قال ناھنا
ناديكم عن اساميل - (ترمذی فریب ۱/۲)

عن سماك عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةٌ بِخَيْرٍ طَهْرًا - (ابوداؤد ۱/۲)
عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر پاک ہونے کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب تک انسان پاک نہ ہو نماز
مقبول نہیں ہوتی۔ اب پیکیز کی کہ لئے رب العزۃ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

۲- يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبُّكَ فَكَبِيرٌ وَنَبَأُكَ فَكَبِيرٌ وَالْوَحْيُ فَكَبِيرٌ
انہ کھڑا اوڑھنے والے اٹھئے اور کفار کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی اللہ

اکبر کہہ کر بیان فرمائیے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور پیدی کو پھر چھوڑ دیجئے۔
 ربِّ کریم اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے
 کلمات کو مومنین کے سامنے فرما کر مومنوں کے ایمانوں کو تازہ فرماتا ہے کہ مجھے اگر اپنے
 پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار فرما کر دیدار مقصود ہو تو ان محبت
 بھرے کلمات سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد فرما کر بیدار کرتا ہوں میں
 تو لیٹے ہوئے بھی ربِّ العزت سب کچھ ملاحظہ فرماتا ہے۔ لیکن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اپنے دربار میں بڑی شان سے کھڑا کر کے دیکھنا زیادہ پسندیدگی کا باعث
 ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی بھی امتیازی صورت حاصل ہوتی ہے
 جیسا کہ فرمایا اِنَّهُ يَوْمَئِذٍ يَخْتَارُ لَبَّ ثَلَاثًا وَهَبْكَ لِي يَا رَبِّ كَرِيمٍ آپ کا دیدار فرماتا
 ہے۔ جب آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا شان ہے میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ
 جس کے حسن و جمال کو کھڑا کر کے خالق خود ملاحظہ فرماتے جس مخلوق کے حسن و ناز کے دیکھا
 کا خالق خود مشتاق ہو بھلا اس کے جمال کا کوئی خلق اندازہ لگا سکتی ہے؟ یہ ہے حسن و جمال
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربِّ العزت کو گوارہ نہیں کہ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار
 کپڑے کے پڑے میں ہو صاف صاف ارشاد اخلاقی ہوتا ہے يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
 قُمْ اِنَّكَ كَظْلٍ اُتْرَحْتِ وَالْاَمْلُ اُتْرَحْتِ رُخَّ الْوَرْدُ سَیْطَرُ اَنْتَ اُتْرَحْتِ
 بلا حجاب چادر آپ کا دیدار اِنَّهُ يَوْمَئِذٍ يَخْتَارُ لَبَّ ثَلَاثًا وَهَبْكَ لِي يَا رَبِّ كَرِيمٍ
 جل شانہ و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب خالق خود اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اس محبوبانہ لہجہ میں یاد فرماتا ہے وہ خالق ہے سختی سے بھی یا عوامی خطاب سے بھی فرما
 سکتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں محاذِ اُمِّد کہ خداوندِ کریم کو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹر

ہے! نہیں بلکہ خلق کو تعلیم مقصود ہے۔ کہ جب تمہارے خالق کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خطاب ہے تو تمہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ہی محبت اور ادب یکساں لازمی ہے۔

رب العزت جب کسی کام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو ابتدا اپنے پیارے محبوبِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات سے فرماتا ہے۔ مقصد اُگے ہے۔ تو رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ **يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ** اے کھڑا اور ڈھکے دالے اٹھ کھڑے ہوئے اعداء و سرور کو بھی ڈرائیے۔ کہ وہ بھی میرے دربار میں تہلے ماتے کھڑے ہو جائیں۔ اُگے ارشاد الہی **فَكَيْفَ تَمَادَىٰ** کے لئے **مُخَصَّصًا** اور نفسِ عبادت کے لئے مقرر ہے اس لئے کہ قیامِ اللہ اکبر کہنا نماز کے ابتدا میں لازمی ہے لیکن رب العزت نے اس قیامِ نماز یا قیامِ عبادت کے لئے شرط لگائی۔ **وَيَذَّابُنَا** فطہر اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے۔ یہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے کہ عبادت خداوندی نماز پر یا غیر کپڑوں کا پاک ہونا لازمی ہے۔ دہنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس جو تو نجاست کہاں!

اس امر خاص کے بعد حکم عام فرمایا۔ **وَالرَّجُلُ جُنَاحُهُ** اور پیدی کو ترک کیجئے یعنی ہر قسم کی پیدی کو چھوڑ دیجئے۔ بدن ہو یا لباسی یا مقامی۔ کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو امیغِ امت مسلم ہیں اور آپ کا ایک جملہ کئی معانی کو حمل فرمادیتا ہے۔ آپ کا فرمان جو مذکور ہو چکا ہے۔ **لَا تَقْبَلُوا الصَّلَاةَ إِلَّا بَطْهَرٍ** کہ نماز بغیر طہر مقبول نہیں ہوتی تو آپ کے اس ارشاد سے طہارت بدن و لباسی و مقامی نیز ثبات ہوگی اگر تمام نجس ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ لباس پید ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بدن نجس ہو تو بھی نماز

نہیں ہوتی۔ جس کی تائید رب العزت نے بھی فرمادی۔

اب جگہ کی نجاست کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمام زمین امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد ہے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار وهو ابو الحكم

قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت

خمساً لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي نصرت بالرب عيسى شهير

وجعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً وأيّما رجل من أمتي أذكر كنهه الصلوة

فليصل وأجلت لي الغنائم (بخاری شریف ۱/۲۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو میرے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام سے کسی کو نہیں

دی گئیں رعب کے ساتھ میری امداد کی گئی ایک ماہ کی مسافت سے اور میرے لئے تمام

زمین مسجد اور پاک بنائی گئی اور میری امت سے جس آدمی کو نماز کا وقت آجائے تو

چاہئے کہ نماز پڑھ لے اور میرے لئے غزوة میں لوٹ کا مال حلال کیا گیا۔

أخبرنا الحسن بن اسمعيل بن سليمان قال حدثنا هشيم قال حدثنا

سيار عن يزيد بن أبي عبيد بن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً أيما أذكر لك وجل

من أمتي الصلوة صل (نسائی شریف ۱/۲۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ میری امت سے کسی شخص کو نماز

کا وقت آجائے۔ اسی جگہ نماز ادا کرے۔

حد ثنا یحییٰ بن ایوب و قتیبہ بن سعید و علی بن جعفر قاضیانا اسمعیل
وہو ابن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِیَاءِ لَبِستُ أُعْطِیتُ جَمَاعَۃً اُکَلِمَ و
نَصُرْتُ بِمَا اُتِیْتُ وَاُحِلَّتْ لِی الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِی الْأَرْضُ کَهَوْراً وُجُعِلَ
دَاوُدُ سُلْطٰنًا لِّی الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ لِی النَّبِیُّوْنَ ۔ (مسلم شریف ۱۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں پر چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں جو امع الکلم ہوں وعب
سے اہل دنیا کیا گیا ہوں غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین میرے لئے پاک
بنائی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ اور تمام خلقت کی طرف ایک میں
ہی رسول بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں باقی انبیاء
علیہم السلام پر اپنی فضیلت فرمائی جس میں تمام زمین کی پاکیزگی اور مسجد کا ذکر ہے اور مسلم شریف
کی حدیث میں چھ چیزوں سے باقی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت فرمائی۔

(۱) میں جو امع الکلم ہوں۔ میرا کلام ایک ہوتا ہے۔ مطالب جیٹھا ہوتے ہیں۔

(۲) وعب سے مدد کیا گیا ہوں یعنی میرے وعب سے ہی فتح ہو جاتی ہے۔

(۳) لوٹ کے مال میرے لئے حلال ہیں۔

(۴) تمام زمین میرے لئے پاک ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد ہے۔

(۵) تمام مخلوق کی طرف میں واحد رسول ہوں اب اور کوئی ایسا رسول نہیں جس کی رسالت

کرا کر ہو۔

(۶) تمام انبیاء علیہم السلام میرے ساتھ ختم کئے گئے ہیں اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس مطلب کے لئے فیر نے ان احادیث صحیحہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے وہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ ہے۔ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ۖ اَللّٰهُ کریم نے میرے لئے تمام زمین کو پاک بنا دیا ہے اور تمام زمین ہی میرے لئے مسجد بنا دی اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف اس عموم کی حدیث کو ہی حجت بنا لیا جائے اس آپ کی فرمودہ مسجد کی باقی قیودات کو ترک کر دیا جائے تو نماز کے حجاز کی کوئی حدوت ہی نہیں۔ کیونکہ آپ نے مقام نماز کے کمی قیودات فرمائے ہیں اور ان مذکورہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی گندی سے گندی جگہ بھی ہو۔ پاخانہ ہو یا حمام جائے مغصوبہ ہو یا طہارت خانہ ہر جگہ نماز جائز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کسی مذہب میں یہ جائز نہیں بلکہ مقام نماز یا مسجد کے لئے جو جو شرائط اس حدیث کے علاوہ ذکر فرمائے ان شرائط کو پایا جانا یا آپ کی تجویز کردہ احتیاطات سے محاط رہنا ضروری ہے۔ اگر مقام نماز بھی مقدس نہ ہو تو نماز درست ہی نہیں تو اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب خام سمجھا جائیگا۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا ۖ اَوَّ طَهُورًا پہلے مذاہب میں جہاں گر جائے کلیسہ بن جاتا اسی میں ان کی نماز جائز ہوتی یا بیت المقدس میں ہی ان کی نماز جائز ہوتی اگر باہر سفر میں ان کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے کا وقت آجائے تو مسجد اقصیٰ کی مٹی خرید کر پلے بانڈھنی پڑتی جس کو کسی کپڑے پر بچھا کر اوپر نماز ادا کرتے۔ دوسری عام زمین پر نماز ادا نہ کر سکتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری خاطر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے تمام مسجد کو پاک بنا دیا ہے جہاں چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں ان کے بیت المقدس کی طرح ہمیں بیت اللہ یعنی بیت الحرام

کی زمین کے معودہ تمام زمین پر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی نہیں کہ ان کے بیت المقدس کی طرح ادا کسی جگہ مسجد بن سکتی ہی نہیں بلکہ میرے لئے دبا عزت نے تمام تر زمین مسجد بنا دی ہے جہاں چاہیں ہم مسجد بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے آپ کے جوامع الکلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ بلا شرائط پوری زمین پر نماز جائز ہے خواہ کسی ہر جگہ اس علم ارشاد کے بعد شرائط کا ذکر بھی فرمایا نہ ہو۔

مساجد اللہ میں کم از کم کردہ شے کا احتیاط

(۳) اخبرنا قتبہ قال حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البصاق في المسجد خطيئة كَفَّارٌ لَهَا دَفْنُهَا۔ (نسائی شریف ۱۱۱۱۔ مسلم شریف ۱۱۰۰ بخاری شریف ۱۰۶۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکر کا گناہ ہے امداس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔
یعنی مسجد میں تھوکر کا گناہ ہے لیکن فعلی سے ڈال دے تو اگر مسجد سے علیحدہ جگہ کچا ہو تو دفن کر دے اگر فرش پر پڑے ہو تو دھو دے۔

مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے

(۴) حدثنا قتبہ قال نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم رَأَى نَحَامَةً فِي الْبَيْتَةِ فَشَقَّ ذَالِكُ عَلَيْهِ حَتَّى رُدِّي فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَخَكَّهُ بِبَيْدِهِ الخ (بخاری شریف ۱۰۶۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے

قبیلہ کی دیوار پر کھنگار پڑا ہوتا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گزری تھی۔ آپ غضب ناک ہو گئے تو اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا۔

مبجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا

(۵) اخبرنا اسحق ابواہیم قال حدثنا عائد بن جلیب قال حدثنا حید بن الطویل عن انس بن مالک قال رَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ تُخَامَتُ فِی قَبْلَتِہِ اَلْحَمِیْدُ فَنَغْضِبُ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ وَجْہُہُ فَقَامَتْ اِمْرَءَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنُكِّلَتْہَا وَجَعَلَتْ مَکَانَہَا خُلُوْۤا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَا اَحْسَنَ ہَذَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبجد کے قبلہ کی طرف ایک کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ جناب کا سرخ اندر سرخ ہو گیا تو انصار سے ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ تو اس کو اس نے کھرچ دیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا فعل ہے

اگر تر ہو تو دھوے

(۶) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ قُطِیْتُ عَلٰی قَدْرِ طِبِّ فَاغْسِلْہُ۔ (بخاری ص ۱۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی غلاظت تر تھری جائے تو اس کو دھو دو۔

اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے

(۴) ابو ناعس بن علی قال حدثنا یحییٰ عن اشعث عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوة فی إعطان الأبل - (نسائی شریف ۱/۱۱۱)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیا اونٹ بٹھانے کی جگہ کو اپنے جُحِلْتُ فی الأَرْضِ مَسْجِدًا قَطُّہُورًا سے ممتاز نہیں فرمادیا؟

قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے

نسائی شریف ۱/۱۱۵ { رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنة اللہ علی الیہود والنصارى اتخذوا قبور انبیاءہم صنادید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔

کیا جُحِلْتُ فی الأَرْضِ مَسْجِدًا قَطُّہُورًا میں قبرستان داخل نہیں حالانکہ قبرستان میں نماز پڑھنے والے کو آپ نے لعنتی فرمایا۔ کیا اس حدیث سے آپ قبرستان کو ممتاز نہ سمجھیں گے؟ اگر اُس کا عموم ہی رکھیں تو پھر تو تمہارے نزدیک جائز ہونی چاہیے ورنہ نہیں۔

حمام و متقا برو زمین بابل میں نماز جائز نہیں

ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲}$ { اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْضُ

كُلِّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحِمَارَ وَ الْمَقْبَرَةَ وَ بَيْتَ شَا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے سوائے حمار اور مقبرے کے۔

ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲}$ { اِنَّ عَلِيًّا قَالَ اَنَّ حَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّيَ
فِي الْمَقْبَرَةِ وَ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّيَ فِي اَرْضِ بَابِلَ

فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

بے شک علی الرضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے منع فرمایا کہ میں مقبروں میں نماز پڑھوں اور مجھے منع فرمایا کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں
اس لئے کہ وہ ملعونہ ہے۔

بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں

توبہ $\frac{۱۱}{۱۱}$ { لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا اَلَمْ يَجِدْ اَسْتَسْ عَلَى التَّقْوَى مِنْ اَوَّلِ

يَوْمٍ اَخْتَرْتُمْ اَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُعْبَتُونَ اَنْ يَتَّخِذُوا لِلَّهِ
يَحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ۔

آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ کھڑے ہوتیں البتہ ایسی مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ

پر بنائی گئی ہو اول دن سے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوتیں ان میں ایسے

آدمی ہیں جو اس امر کو زیادہ پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک رکھیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہونے

دالوں کو درست رکھتا ہے۔

یہ مسجد منافقین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی غیبت کے لئے تعمیر کی۔ تو ربّ العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ یہ مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر نہیں۔ اس لئے آپ اس میں نماز ادا کریں۔ جو مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر ہو اس میں آپ نماز پڑھنے کے لائق ہیں۔

کیونکہ آپ کے آدمی بھی پاک ہیں اور پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ جناب وہ تو ارشاد تھا جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَقْطَعُهَا لَكُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ تمام زمین پاک ہے اور مسجد ہے اور یہاں مسجد ہے اور پاک نہیں ہے اور پاک لوگوں کے لائق نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام زمین آپ کے لئے پاک و آبادی گئی ہے اور مسجد بھی بن سکتی ہے لیکن زمین کا ہر خواست ظاہری و باطنی سے پاک ہونا لازمی ہے۔

اس آیت کریمہ میں سب اعتراف نے نماز کے لئے مقام کے پاک ہونے کی شرط لگائی اور مسلمانوں کو پاک کہنے کا حکم بھی جاری کر دیا۔ دونوں امر اس ایک آیت کریمہ سے ثابت ہو گئے۔ اب جیسا کہ زمین کی پاکیزگی کے حکم عام کے لئے تخصیص موجود ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی طہارت شرط ہے اگر بدن اور لباس پاک نہ ہو تو نماز جائز نہیں۔

مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط تھا وہ تو ثابت ہو گیا۔ اب جیسا کہ بدن اور لباس اور مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی پانی کا پاک ہونا شرط ہے اگر پاک ہے تو بدن اور لباس پاک ہے ورنہ نہیں۔

پانی کے پاک ہونے کی تدریسی دلیل

جواب (۳) فرقان ۱۹ ﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ اور ہم نے آسمانوں سے پاک پانی اتارا۔

اس آیتِ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ پانی مطلق بغیر کسی ملاوٹ کے بذاتِ خود پاک ہے جس کا ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَاءُ طَهُورٌ مَّا لَا يَبْغُضُهُ شَيْءٌ كَرَفَسٍ پانی بالذات پاک ہے۔ آسمانوں سے نازل ہو یا زمین سے تھوڑا یا بہت پانی بالذات پلید نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس شے کی اس میں ملاوٹ ہو حکم اس کا رکھے گا۔ اگر پلید شے میں مل گیا تو پلید اور اگر پاک شے میں مل گیا تو پاک ہے کیونکہ جیسا کہ کورہ پانی آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اس کو رَبِّ الْعَرْشِ نے طَهُورًا فرمایا۔

تو پھر ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کا حکم رکھے گا۔ پاک کے ساتھ پاک اور نجس کے ساتھ نجس پانی کی ذات میں نجاست نہیں ہے اگر پانی کی ذات میں نجاست ہے تو وہ مظہر نہیں ہو سکتا۔ مسائل ۱۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ پانی یعنی کونٹوں میں کمی چیزیں پلید کرتی ہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پلید ہونے کا حکم جاری نہیں فرمایا۔

معلوم ہوا کہ کونواں خارجی شے سے بھی پلید نہیں ہوتا۔ خواہ گندی سے گندی شے اس میں گرے۔ گندی شے کو نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہے نہ۔

ابوداؤد و ترمذی شریف ۱۱ ﴿بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ بیہ بضاعتہ جس میں حیض کے بھرے ہوئے لپٹے عورتیں پھینک دیتی تھیں اور مومے ہوئے گتے بھی لوگ اس میں پھینک دیتے اور پاخانہ بھی اس میں ڈالاجاتا ہوتا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پلید نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا اَلْمَاءُ طَهُورٌ مَّا لَا يَبْغُضُهُ شَيْءٌ۔

اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُتَجَسَّسُ شَيْئٌ كَامِطٌ

اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُتَجَسَّسُ شَيْئٌ پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

جواب (۱): اس حدیث شریف کا بھی مطلب ایسا ہی عام ہے جیسا کہ ماقبل حدیث کے عموم کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک عموم حکم کو ملے کہ اس کے متنازعوں کو چھوڑ دینا اسلام کے خلاف ہے۔ اگر اس حدیث شریف سے عموم ہی مراد لو گے تو سابقہ حدیث شریف جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَقْطَعُورًا سے بھی ہر پلیدی پاخانے پشاب الی جگہوں پر بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دے دو اور عام مقابر میں اور اونٹ بٹھانے کی جگہوں پر اور بابل کی زمین اور مسجد مزار میں بھی نماز ادا کر لے کا فتویٰ بھی دینا چاہیے حالانکہ یہ اتفاقاً ناجائز ہے تو اگر جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَقْطَعُورًا میں باقی حدیثیں مخصوصہ موجود ہیں اور ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تو الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُتَجَسَّسُ شَيْئٌ میں باقی حدیثوں کی تخصیص کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب (۲): اگر اس حدیث شریف کو عام ہی رکھا جائے تو رنگ و بود و مزہ بدلنے سے بھی پانی پلید نہیں ہونا چاہیے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً پلید ہے۔

جواب (۳): جواب اذل تو یہ ہے تو اس حدیث میں سائل کا علم نہیں قبل اذیقال لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع نہیں لہذا بحث مذہبی و دوسرا جواب آپ کی مذکورہ حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا يُتَجَسَّسُ شَيْئٌ (ضعیف ہے قرآن کریم وَالْمُحْضَرُّ

فَاَجْزُوْا كَے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کے ضعیف کے متعلق آپ کے گھر سے ہی جواب عرض کر دیتا ہوں۔

مِثْلُ الْاَوْطَارِ (اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُ شَيْئًا) وفی اسنادہ ابو سفیان
مسنفہ شروکانی ۱/۱۹۱ | ظریف بن شہاب وهو ضعیف متروک وعن ابن
عباس عند احمد وابن خزیمة وابن حبان بخوہ وعن سهل بن سعد
عند الدارقطني وعن عائشة عند الطبرانی فی الاوسط وابی یعلی
والبزار وابن السکن فی صحاحہ ورواہ احمد من طریق اخری صحیحہ
لکنہ موقوف و اخرجہ ایضا بزیادۃ الاستثناء الدارقطني من
حدیث ثوبان ولفظہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ
رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ ، وفی اسنادہ رشد بن سعد وهو متروک
وقال الشافعی لا یثبت اهل الحدیث مثله وقال الدارقطني لا یثبت هذا
الحدیث قَالَ النَّوَوِيُّ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُونَ عَلَى تَضْعِيفِهِ -

(اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُ شَيْئًا) اس کے اسناد میں ابو سفیان ظریف بن شہاب
ضعیف ہے متروک ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت احمد ابن خزیمة
ابن حبان کے نزدیک ایسے ہی ہے اور سهل بن سعد سے ہے دارقطنی کے نزدیک اور
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے طبرانی اوسط میں اور ابویعلیٰ اور بزار
ابن السکن نے اپنے صحاح میں کیا ہے اور احمد نے دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے
لیکن وہ موقوف ہے اور دارقطنی نے ثوبان کی حدیث میں استثنا کی زیادتی سے بیان کیا
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيْحُهُ

او کُتِبَہُ ، اسی کی اسناد میں رشد بن سعد متروک ہے اہم شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسی حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور وارثی نے کہا ہے یہ حدیث ثابت نہیں اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ لہذا فقہاء اس حدیث سے اسناد لال قرآن کریم کے مقابلے میں غلط ثابت ہوا کیونکہ تمام محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے فقہاء سے بہت بڑے محدث شریکانی نے اقرار کر لیا اب فقہاء ہی اس حدیث نے بھی ساتھ نہ دیا۔

(۳) تعمیر اجواب : جب تم اس حدیث پر عقیدہ رکھتے ہو اور باقی قرآنی آیات جو مہلکات کے متعلق ہیں ان کو شکر کرتے ہو اور اہل حدیث صحیحہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مختلف عزراؤں سے مذکور ہیں ان کو بھی پس پشت ڈالتے ہو۔ اور جن اشیاء کو قرآن و حدیث نے قطعاً حرام فرمایا ہے۔ اس ایک منقطع حدیث پر عمل کرتے ہوئے تمام حرام چیزوں کے استعمال سے حرام کو حلال بناتے ہو تو پھر یہ عمل کر دو۔

۱۔ مذکورہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ کھتے مراد کو یا فھر کے پاخانوں کی گندگی کو یا حیض کے بھرے ہوئے گندے کپڑوں کو نکال دو اور بعد میں پانی استعمال کرو تو یہ تم نے اس حدیث کے کس فقرے سے نکالا کہ اِنِیْ غُلَظْتُ لَکُمُ الْکَلَامَ پھینکو تو پانی پاک رہتا ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے اَلْغُلَظُّ طَهْرٌ مَّا لَا يَبْجَعُ شَيْئًا پانی پاک ہے اس کو کوئی حرام شے چلید کر سکتی ہی نہیں۔ تو جب تم نے اس اصول کو اپنا معیار بنایا تو گندگی کو پانی سے نکلانے کی کیا ضرورت ہے جب پانی کو کوئی شے چلید ہی نہیں کر سکتی تو گندگی کو مت نکالو پانی پاک ہے اور نہ ہی حکم ہوا کہ مردہ کھتے اور حیض کے بھرے ہوئے کپڑے نکال دو اور پاخانوں کی گندگی نکال دو تو جب تم حدیث پر غلط

بلفظ عمل کرتے ہو تو ان کو مت نکالو یا نکلانے کا حکم دکھاؤ۔

(ب) بلکہ تمہیں تو چاہیے ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے گڑ کا پانی پیو۔ وضو بھی کرو۔ غسل بھی کرو۔ اس سے کپڑے بھی دھوؤ۔ کیونکہ میر بضاہ کا مذکورہ چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ کنیز کا پانی تو کھڑا ہوتا ہے اور گڑ یعنی گندے نالے کا پانی بہتا ہوتا اس سے اچھا ہے اور یہ نالہ تنہا اس مسئلہ میر بضاہ کا ہم مثل ہے اور تم بھی آپ کے ہم مثل اور یہ گڑ تنہا ہے مجرب میر بضاہ کا ہم مثل اب تو مثل کو مثل مل گیا مسئلہ حل ہو گیا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ مثلاً بمثل یداً بید شوبہ کامل ہو گئی۔

۴۔ چوتھا جواب: یہ حدیث قرآن کریم کی آیات صریحہ و التَّجَنُّبُ فَاجْتَنِبُوا و احادیث صحیحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ ثانی ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتی اسلام طہارت کے لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اگر تم نے طہارت کے مسئلہ کو ہی گڑ میں استعمال کر لیا تو اسلام کو تم نے ختم کر دیا۔

۵۔ پانچواں جواب: جب قاعدہ کلیہ بن گیا کہ اَلْأَنَاءُ طَهَرَتْهُمَا لَا يَنْجُسُهُ شَيْءٌ اَلْأَنَاءُ کا لفظ مطلق ہے۔ پانی تنقہا ہو تو وہی کتے کے گوشت یا حیض کے کپڑے پڑنے سے پاخانہ پڑنے سے بھی ملید نہیں ہونا چاہیے۔ مار کثیر کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہو۔

۶۔ اصول شرعی ہے کہ جس چیز کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ جب مرے کتے کا پانی پاک اور حلال ہے تو کتا بھی حلال ہونا چاہیے جب حیض کی بھری ہوئی ٹیٹا کا پانی پاک و حلال طیب ہے تو حیض کے غرن کو بھی حلال و طیب ہونا چاہیے۔ جب پاخانہ کا پانی تھا اسے نزدیک حلال و پاک ہے تو پاخانہ بطریق اولیٰ حلال و پاک ہونا چاہیے۔ حالانکہ تمہا سے نزدیک بھی کتا حرام لیکن کتا اگر مردہ کنویں میں پڑا ہے تو مرے ہوئے کتے کا پانی حلال

طیب حیض پلید حرام لیکن حیض کے برے کپڑے کو اگر کنڈ میں ڈال دیں تو غوی حیض کا پونڈ پانی حلال و طیب! پاخانہ پلید حرام لیکن اگر کنڈ میں میں جتنا بھی پاخانہ ڈال دیں کنڈ میں کپانی کو حرام و پلید نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا پانی استعمال کرنا جائز۔ جیسی تہا ری یہ مغن جہاں سمجھ سے دوسرے پہلے تو یا رہم سنتے تھے کہ ہم دہلی گوہ اور بھو اور کھوے اور جھگی چمپے کو ہی حلال سمجھتے ہو۔ لیکن تہا ری پوری حلال چیزوں کا میرے علم میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

اور جن کے نزدیک گندہ اور جس پانی بھی پلید و حرام نہیں بلکہ پاک سمجھتے ہیں تو اسی کی نہ طہارت بدلی ہوئی اور نہ باسی بلکہ ایسے پانی سے تازہ وضو بنایا جائے تو جلے نماز بھی پلید تو جس عبادت کے تمام اسباب ہی معفو ہوں تو مسبب کیسے پایا جاسکتا ہے تو ہزاران مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِطَهْرٍ تو تہا ری نماز کجا کوئی عبادت بھی صحیح نہ ہوئی جس کے کپڑے بدن تمام سب ہی پلید ہوں وہ تو حقیقی پلید ثابت ہوا اور یہ سب پلیدی صرف پلید پانی کے استعمال سے پڑی اب فقیر شرعی طور پر اس کا حل قرآن و حدیث سے کرتا ہے۔

کتبہ کا جھوٹا حرام اور پلید ہے

مسلم شریف ۱۱۱۱ ابو داؤد و شریف ۱۱۱۱ حدیثنا ذہیب بن حوہ قال ناہم بیل
ناسائی شریف ۲۲۱۱ ترمذی شریف ۱۱۱۱ بن ابراہیم عن ہشام بن حسان عن
مشکوٰۃ شریف ۵۲ نیل الاوطار ۱۱۱۱ احمد بن سیرین عن ابی ہامیہ قال
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهَّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا دَخَلَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغَسِّلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ ثَمَنِيًّا بِالْعُقَابِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تھائے کسی برتن میں چاٹے تو تھائے اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ مٹی سے صاف کیا جائے۔ سات دفعہ دھویا جائے۔

کیوں جناب! جب کتے کے منہ لگائے ہوئے برتن کو پاک کرنا ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مٹی سے خوب صاف کر کے پھر سات دفعہ پانی سے دھوئے تو پاک ہوتا ہے تو جہاں جس پانی میں کتا مرا ہوا پڑا ہو اس پانی سے دھونے سے کیسے وہ برتن پاک ہو سکتا ہے اگر کتے مرے پڑے کا پانی پاک تھا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے پاک فرمانے کا کیا مطلب بلکہ فرماتے کہ برتن میں اگر کتا منہ ڈالے تو برتن پاک ہے۔ جب پانی میں کتا مرا پڑا ہو تو پانی پاک ہے تو برتن میں کتے کے منہ لگانے سے برتن کیسے پلید ہو گیا اور دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں تو چاہیے کہ جس برتن میں کتا منہ سے چائے اس کو گڑ کے پانی سے صاف کیا جائے تاکہ طہارت علی المطہرات سے تہا رہی دو نو سنتیں پوری ہو جائیں۔ یا یہ کہو کہ کتا پانی میں مرنے سے تو مرنے کے بعد بھی منہ پانی سے باہر رکھنا ہے یا یہ کہو کہ اس کے منہ کا لعاب تو پلید ہے اور پلید کھندہ ہے۔ لیکن اس کا گوشت پوست حلال و پاک ہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔ دشمنان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں پیش کر کے مذاق کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ بلکہ اس مذکور بالا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ کتا جب برتن کو چاٹے تو مٹی سے پہلے صاف کیا جائے اور سات دفعہ دھونا چاہیے۔ تب برتن صاف و پاک ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کوئی مٹی میں کتا مر جائے تو اس کو بھی پہلے مٹی سے پر کیا جائے تاکہ مٹی کتے کی پلیدی کھینچ لے بعد میں مٹی کو کوئی شے کے چپے تک نکالا جائے تو کناں پاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال: مٹی سے صاف کرنے والی سنت تو ایسے ادا ہو جائیگی۔ لیکن سات دفعہ

دھونے کی سنت رہ جائے گی۔

محمد عمر: پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی سے کتے کی نہایت اٹھ گئی باقی رہا پانی کی سات شرطیں تو وہ جیسے جیسے اخیر کی مٹی نکلتے جائیں گے ساتھ ساتھ پانی بھی صاف ہوتا جائیگا۔ ایک دفعہ تو پانی نہیں آجاتا۔ بلکہ جب مٹی اخیر کی رہ جائے گی۔ تو پانی ساتھ ساتھ زیادہ آئے گا۔ جس کے صاف کرنے سے شرائط بھی پوری ہو جائیں گی۔

اب مذہبی صداقت کا فیصلہ تم پر ہے ایک مذہب کنویں سے مرے ہوئے کتے کو نکال کر کنویں میں مٹی بھر کر اخیر تک نکال کر کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں وہ طیب ہیں اور ان اللہ یُحِبُّ الْمُتَوَاسِعِينَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ سے پاک ہی کر خداوند کریم کی دوستی کے لائق بنتے ہیں اور دوسرا مذہب کنویں میں مرے ہوئے کتے کے پانی کو پی کر اس سے کپڑے دھو کر اس سے غسل و وضو کر کے خدا کے دوست بن سکتے ہیں؟ یا طیبین کا دعویٰ کر کے خداوند کریم کی دوستی کے لائق بن سکتے ہیں؟ اسی لئے ایسے پانی کو استعمال کرنے والے لوگ تمام عمر فحاشیاں پڑھتے ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اگر کتے مرے ہوئے کا پانی پاک ہوتا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے ہوئے برتن کو پاک و صاف پانی سے برتن پاک کرنے کا ارشاد نہ فرماتے اور اگر کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو صاف ستھرے پاک پانی سے دھویا جائے تو تمہارا استدلال اَللَّمَّا عَطِیْهُمُوْا لَا یَجْنِبُوْا شَیْءً غُلظٌ ثَابِتٌ ہو گا۔

سوال جواب :- اگر کتے بے وغیرہ جثلی جانور مردہ ہی پانی میں گرنے سے حلال و پاک تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھری مرے ہوئے جانوروں کو پاک فرماتے کی کیا ضرورت تھی اور بھری پانی کی خصوصیت نہ فرماتے۔

ماء البحر کا حکم

نسائی شریف ۱۲۱۱ ابوداؤد شریف ۱۱۱۱ { أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

صفوان بن سليم عن سعيد بن مسلمة ان المغيرة بن ابي بريدة عن بني عبد الدار اجزءاً اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا أَفَنَسْتَوْضِئُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ وَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوُّ مَاءُهُ الْبَحْلُ مِنْهُ ابرہرہ رضی اللہ تعالیٰ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دریا سمندر میں جلتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں۔ تو اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم پیا یا سمندر کے پانی سے دھو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اس کا مزہ جانو کہ حلال پاک ہے۔

ترمذی شریف ۱۱۱۱ { حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ لَازِقٍ أَنَّ الْمَغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرَيْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا أَفَنَسْتَوْضِئُ مِنَ الْبَحْرِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَا عَدَا الْحَيْضَ وَنِسَاءَهُ
 فِي الْأَبْيَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالتَّقِيَّاسِي قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَ
 هُوَ كَقَوْلِ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَكَعْبَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ سَابِئٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی
 نے سوال کیا کہ حنفیہ ہم دریا یا سمندر میں جاتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لیتے
 ہیں تو اگر ہم اس کے ساتھ وضو کر لیں تو پلے سے نہ جائیں کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے
 وضو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے اس
 کا مردہ جانور حلال پاک ہے اور اسی باب میں جابر اور فراسی سے بھی روایت ہے کہا
 ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ
 فقہاء کا ہے بعض ان سے ابو بکر و عمر و ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں انہوں
 نے دریا اور سمندر کے پانی سے استعمال کو جائز فرمایا ہے۔

ان احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ سمندر اور دریا کے پانی کے
 جانور پانی میں مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا بری جالبہ جن کو قرآن و حدیث نے حرام و پلید
 فرمایا ہے ان سے کنوؤں کا پانی ضرور پلید ہو جاتا ہے ان کی تطہیر کے بغیر ان کے پانی
 حرام و پلید کو استعمال کرنا حرام و گناہ ہے۔

حیض کی نجاست قرآن کریم سے

بقرہ ۲۸ { دَيُّكُم مِّنْ عَنِ الْمُنْجِصِ قُلْ هُوَ الَّذِي فَاغْتَوَزُوا النِّسَاءَ

فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْدِرُ بُوْهُنَ حَتَّىٰ يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ -

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں حیض کے خون کے متعلق فرما دیجئے کہ وہ پلیدی ہے حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب خون حیض سے پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم فرمایا ہے ان کے قریب آؤ بے شک اللہ تمہارے توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک ہونے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے پانچ ارشاد الہی ثابت ہوئے۔

۱۔ حیض کا خون پلید ہے۔

۲۔ حیض کی حالت میں آدمی اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا حیض والے مقام کو جو اس کے لئے پہلے حلال تھا چھو نہیں سکتا۔ ایام حیض میں خون حیض کی وجہ سے قریب جانا خداوندی ممانعت ہے۔

۳۔ خون حیض کے آنے سے عورت پلید ہو جاتی ہے۔ اس کے ظاہر بدن پر لگے یا نہ لگے اس کے اندر سے خون حیض بہتے ہی عورت پلید ہے سوائے ہاتھ منہ کے کیونکہ اس کی تخصیص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ یہ دھونے سے پاک ہے۔
۴۔ جو شخص ایام حیض میں عورت کے قریب چلا جائے جب تک توبہ نہ کرے گنہگار ہے۔ غنا کا سختی ہے۔

۵۔ جو شخص عورت کی اس نجاست سے پرہیز کرے گا۔ اپنے کپڑوں اور بدن کو خون حیض کی پلیدی سے محفوظ رکھے گا اور عورت کے قریب بھی نہ جائے گا وہ پاک ہے ورنہ

پلید اور بچنے والے پاک لوگوں کو اللہ تعالیٰ محبوب بنا لیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خون حیض کو پبیدی فرمایا اگر تمام شہر کی عورتوں کے خون حیض سے لٹھڑے ہوئے پٹریے کنوئیں میں پڑنے سے کنوئیں کا پانی پاک ہی رہنا تھا تو رب العزت کو قُلْ هُوَ اَدْعٰی فَرَمَا کہ حیض کو پبیدی کا فتویٰ کیوں لگانا تھا۔ بلکہ فرمادیتا اچھی چیز ہے امدان دلوں میں حوست کو حیض کی وجہ سے پبیز نہ ہونے ہی نہ دیتا جس سے خون حیض نکلے وہ مقام تو پبید۔ لیکن جس پانی میں وہ خون حیض کا مجموعہ داخل ہو وہ پاک تو یہ تہا ہی منطق ہی ثابت کرتی ہوگی۔ تہدی یہ حدیث قرآن و حدیث صحیحہ کے صراحۃً خلاف ہے اس لئے شاذ ہے اور قرآن کریم کے صریح حکم کو چھوڑ کر ہم پبیدی کے مرتکب کیسے ہی جائیں۔ جب رب العزت نے خون حیض کو پبیدی کا حکم لگا کر خون حیض سے اجتناب کرنے والوں کو پاک فرمایا اور حالات خون حیض کو پبید فرمایا۔ اور یہ بھی حکم سنا دیا کہ اس کے قریب جانے سے تو بہرہ کرو اور اگر قریب نہ جاؤ گے تو میں تجھے دوست بنا لوں گا۔ تو بھی جس شخص کو خدا کریم کی دوستی مطلوب ہے وہ حیض کی سبب سے اجتناب کرے کیونکہ رب العزت تو مسکین کو ہی دوست بناتا ہے تو جس کا دل چاہے غریب حیض امدان کی مرکہ اشیائے پرہیز کر کے وہ پاک ہے اور دوست خداوند کریم بن جائے اور جس کا دل چاہے غریب حیض کے معرکہ کنوئیں کے پانی کو استعمال کر کے خداوند کریم کے شریک کا دوست بن جائے۔

دوسرا جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کی تاکید فرمائی جس کو فقیر طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کرنا چاہتا۔ فرمایا کہ خون کے قطرے ہوئے کپڑوں سے نماز جائز نہیں اور اگر خون حیض کے بھرے ہوئے کپڑوں کو پاک کرنا مقصود ہو تو پھر پانی بھی دیا ہی دستیاب ہو جس میں حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے

ہوں اور مرے ہوئے کتے اور پاخانے سب شہر کے پڑے ہوں تو وہ حیض کا کپڑا حیض کے عرق سے کیسے پاک و صاف ہو گا۔ جب وہ خود پلید ہے تو جس میں پڑے گا اس کو پاک کیسے رہنے دے گا۔ فَأَعْتَبْتُ ذُوْاِیَا اَوْ لِیْ الْاَبْصَارِ -

اب تم کہتے ہو کہ جس کنوئیں میں کتے مرے ہوئے پڑے ہوں اور حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے ہوں شہر کا پاخانہ بھی اس میں پڑتا ہو۔ اس کنوئیں کا پانی پاک ہے اور تم نے قرآن و احادیث صحیحہ اور طہارت اسلامی کے خلاف ایک شاذ حدیث پڑھ دی جس کے متعلق فقیر نے کتے کی نجاست کا بیان تنہائے سلمے میں کر دیا۔ اور حیض کی پلیدی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب باقی رہا پاخانے کی نجاست اس کا تو میرے خیال میں جھنگی بھی قائل ہو گا کہ پاخانہ نجس ہے اور جس کنوئیں میں پڑ جائے اس کو پینا حرام ہے اور نہ ہی وہ پی سکتا ہے سوائے تنہائے لیکن میں اب اس کے درے صرف پیشاب کی غلاطت اور نجاست کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ وہ پانی میں پڑنے سے اس کی کیا حالت رہتی ہے اگر تم زیرک ہو گے تو نجاست پاخانہ کو خود سمجھ جاؤ گے۔

پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

ابرو اوو ۱/۱، ۱/۲ { حد ثامنہ د قال حد ثنائیجی عن محمد بن عجلان قال سمعت ابی یحییٰ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسوی لک اخذکم فی الماء الدائم و لا یغسل فیہ من الجنابة -

محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے تھے۔ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کوئی بھی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔
ثابت ہوا کہ پیشاب اور غسل جنابت سے پانی پید ہوتا ہے۔

ترمذی شریف ۱۱ { أخبرنا محمد بن عبد الله بن يزيد المقرئ عن
سفيان عن أبي الزناد عن موسى بن أبي عثمان عن أبيه عن أبي هريرة
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن أحدكم في الماء
الواكد ثم يغتسل منه }۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کھڑے پانی میں کوئی تمہارا پیشاب ہرگز نہ کرے پھر اس سے غسل کیا جائے۔
اس حدیث میں بھی کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی مخالفت ہوئی اور آپ نے منع فرمایا
کہ اگر اس میں پیشاب کیا جائے۔ پھر غسل جنابت کرے تو پیدائی دور نہ ہوگی۔

بخاری شریف ۱۴ { حدثنا أبو إيمان قال أنا شبيب قال أنا أبو الزناد
أن عبد الرحمن بن هرم أخرج حديثه أنه سمع أبا هريرة أنه
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الأحرار والنساء
والبائس قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجدي ثم
يغتسل منه }۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم
آخرائے ہیں صفت لے جانے والے ہیں امما کی اسناد کے ساتھ فرمایا ہرگز نہ پیشاب
کرے کوئی تم سے کھڑے پانی میں۔ جو دبیچے پھر اس میں غسل کیا جائے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ جس پانی میں پیشاب کیا جائے اس میں غسل جنابت کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا۔ پلید ہی رہتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کرنے سے پانی پلید ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ ۲۹ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ حدیثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدٌ كَهْرًا فِي الْمَاءِ الْمَاكِدِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

مسلم شریف ۱۳۸ { حدیثنا یحییٰ بن یحییٰ و محمد بن رمح قالانا اللیث ج و حدیثنا قتیبة قال فابیث عن ابی النضر بیوعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْمَاكِدِ -

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا۔ پیشاب سے پانی کا پلید ہونا جب احادیث سے ثابت ہوا تو بول و براز پانی میں پڑے تو پانی کو پلید کیسے نہیں کر سکتا۔

پیشاب کے چھٹیوں سے عذاب قبر

نسائی شریف ۱۲ { أَخْبَرَنَا عَنَّا دِينَ السَّوْءِ عَنْ دِيكَمَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُخْبِرُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

فِي كَبِيرٍ اِمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِيحُ مِنْ بَوْلِهِ اَوْ اِمَّا هَذَا فَانَّهُ كَانَ يُسْتَبْطِى بِالْأَنفِ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قبروں والوں
پر عذاب کئے جا رہے ہیں۔ اور کسی کبیر و گناہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ ایک تو پیشاب سے
پاک نہیں رہتا تھا۔ اور یہ دوسرا غیبت سے چلتا تھا۔

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کی غیبت سے بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔ اور
پیشاب سے ناپاک ہونے والے کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔

اب تم سوچو کہ جب بدلی پر پیشاب کے چھینٹوں کے پڑنے سے عذاب قبر ہوتا ہے
تو جس کے اندر دبا ہر بول و براز کا پانی ہو گا۔ جلا دیکھے زبردست عذاب قبر میں مبتلا
ہو گا۔ بچو اور گڑ کے پانی کو کسی کے کپے سے استعمال نہ کرو ورنہ سخت عذاب قبر میں
مبتلا ہو گے امد اگر تمہارے استعمال اَفْئَاءُ حَلْفُوْدٌ لَا يُجْتَمَعُ شَيْءٌ اِلاَّ كَرْتِهًا
کپے مطلقاً ہی مراد یا جلے تو کتے کے جھوٹے والی تمام احادیث صحیحہ اور نہایت
حیض والی آیت خداوندی و احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پانی میں پیشاب
کرنے کی احادیث کثیرہ کی تکذیب عام لازم آتی ہے اب تمہاری مرضی پر موقوف
ہے چاہے ایک ضعیف حدیث کا غلط مطلب سمجھ کر تمام آیات قرآنیہ و احادیث
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دو اور چاہے اس کو باقی حدیثوں سے تطبیق
دے کر سب کو تسلیم کر دے امد پلیدی کہ چھوڑ کر خداوند کریم اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاک و صاف امتی بن جاؤ۔

پاک پانی قرآن کریم سے

فرقان ۱۹ ﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِّنُخْرِجَ بِهِ بَلْدَةً مَّيِّتًا وَنُسْقِيَهُ فَمَا خَلَقْنَا إِنْعَاءً مَا ذِٰلِكَ بِشَيْءٍ﴾

اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا تاکہ ہم مردہ شہر کو اس سے زندہ کریں۔ اور وہ پاک پانی ہم اپنی مخلوق سے چوبایوں اور بہت سے انسانوں کو پلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جبکہ آسمانوں سے بلا ملاوٹ صاف پانی نازل ہوتا ہے وہ خود طہا ہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔ خود بھی پاک پلیدی کو بھی پاک کر دیتا ہے تو پھر ایسے مار طہور میں اگر پاک شے کی ملاوٹ ہو تو پاک رہے گا۔ اگر پلیدی کی ملاوٹ ہو تو پلیدی کا حکم رکھے گا۔ پانی من حیث الماء پلیدی نہیں ہے۔ خارجی پلیدی چیزوں سے پلیدی ہوتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْعَاءُ طَهُورًا لَا يَجْتَنُّهُ شَيْءٌ جس پانی پاک ہے نختہ ہر یا بہت اس کو کوئی شے پلیدی نہیں کرتی۔ پہاڑ سے جاری ہو چاہے زمین سے نکلے چاہے کنویں میں ہو خواہ پختہ اینٹوں کے حوض میں ہو چاہے خواہ آسمان سے نازل ہو۔ مگر اگر جس شے اس میں مل جائے پھر تو ہر صورت پلیدی ہے۔

الفال ۹ ﴿إِذْ يُنْفِثُ كُفْرُ النَّعَاسِ أَمْنَةً مِّنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيَطَهِّرَ كُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ﴾

جب تمہیں اونگھنے لگا تو اللہ کی طرف سے ٹھہراپ لیا اور دب العزت نے تم پر آسمانوں سے پانی نازل فرمایا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ پاک کرے اور تم سے شیطان کی پلیدی دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پانی پاک صاف بغیر پلیدی طے کے پاک کرنے والا ہے اور پلیدی ملا ہوا پانی نہ پلیدی پھڑے کی پلیدی کو دور کر سکتا ہے نہ بدن کی پلیدی کو۔ اور رجز الشیطان ہے یعنی جنابت بھی پاک پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ یکسی شخص مرے ہوئے کتوں اور حیشروں کے ٹھہرے ہوئے کپڑوں کے معرق پانی اور بل و براز کے مرکز۔ پانی سے وضو کرے یا غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو وہ کبھی پلیدی سے پاک نہیں ہو سکتا بلکہ جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ کو بھی پلیدی کرے گا۔ ہمارے یہاں تو یہی جس پانی میں کتے مرے ہوں اور گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہو اس کو گٹر کہتے ہیں۔ لیکن تمہاری اصطلاح میں اس کو کٹوں بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں کنواں اس کو کہتے ہیں جو پاک و صاف پانی ہو گندگی سے مبرا ہو۔ آگے تمہاری پسند جس کو چاہو پسند فرماؤ۔

جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا

زمرہ ۱۱۱ {وَسَيَقُولُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِنَّا الْبَحَثُوْا زُرَّاحَتِيْ اِذَا جَاؤْ هَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَابْتُمْ فَاَدْخَلُوْهَا خِلْدِيْنَ -

اور چلائے جائیں گے خداوند کریم کے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ حتیٰ کہ جب جنت کے پاس تشریف لائیں گے اور اس وقت جنت کے دروازے کھلے جائیں گے اور جنت کے دربان ان کو عرض کریں گے سلام علیکم وہ آپ پر اللہ کا سلام ہو تم دنیا میں پاکیزہ رہے تو آپ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائیے۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ پاک لوگوں کا ہی استقبال کریں گے اور

پاک لوگوں کو ہی سلام علیکم کہیں گے اور عرض کریں گے کہ طِبِّتُمْ فَاذْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ تم دنیا میں پاک ہے اور تم نے وَالتَّوَجُّوْا فَاجْزُوْا حکم خداوندی پر پورا عمل کیا پانی بھی گندا استعمال نہیں کیا اور رجز الشیطان منی وغیرہ سے بھی اجتناب رکھا تو اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو دخل جنت پاک لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر گٹر کا پانی ہو بدن گٹر کے پانی سے معرق ہو کپڑے منی سے چپکتے ہوں بھلا ایسے لوگوں کو جنت کہاں نصیب ہوگی۔

تو مسلمانو! اگر جنت کی خواہش ہے تو قرآن وحدیث کے مطابق پاک ہو جاؤ اور التَّوَجُّوْا فَاجْزُوْا سے ہر نجاست سے پرہیز کرو۔ دوست اب تم ہی بتاؤ کہ پاخانہ اور حیض کے ٹھکڑے ہوتے کپڑے اور مرے کتے کیا طہیبت سے ہیں یا خباثت سے ہیں ایسے ہی حیض کے کپڑے طہیبت سے ہیں یا خباثت سے ایسے ہی منی طہیبت سے ہے یا خباثت سے یہ فیصلہ تم پہ ہے اگر خباثت ہے تو ان سے اجتناب کرو اگر تمہارے نزدیک طہیبت سے ہیں تو سبحان اللہ پھر طہیات تمہارے جیسے طہیوں کو ہی مبارک رہیں ہم تو ان سے بیزار ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَاحُ الْمُبِيْن۔

قرآن کریم سے مردہ اور بہنے والا خون حرام ہے

اَللّٰمُ {۱۸} قَدْ لَا اَجِدُ فَيْئًا اَدْحٰی اِلَیَّ مُحَرَّرًا مَّا عَلٰی طَاعِمٍ لِّطَعْمِهِ
اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيِّتَةً اَوْ دَّمَاسًا مُّفَوَّحًا اَوْ لَحْمًا خَنِیْزِرًا فَاِنَّهُ رَجَسٌ
اَوْ فِسْقًا اَوْ هَدًى اَعْيَدَ اللّٰهُ بِهٖ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرُ بَاغٍ وَلَا عَادِيٍّ فَانْ
ذَبَحَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو میری طرف وحی کی گئی میں کسی کھانے کو حرام

نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مردہ ہر یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت بے شک وہ پلید ہے۔ یہ بے حیا جو غیر اشد کے نام سے بوقت فوج پکاوا گیا۔ پھر جو شخص بے قرار کیا گیا باغی ہے نہ حد سے گزرنے والا ہے تو بے شک آپ کا رب بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مردہ حرام کیا گیا بہنے والا خون حرام کیا گیا اور خنزیر حرام کیا گیا اور پلید بھی کہا گیا۔ تم نے مڑے سے کتے مڑے کو اور بہنے والے خون سے خون جیض کو پنا۔ اور خنزیر سے مڑے خنزیر کو پسند فرمایا کہ اگر یہ تینوں کنویں میں گرے ہوں تو حلال و پاک ہیں اللہ تعالیٰ خشک کو کھانے اور استعمال نہیں کرنے دیتا تم قیدیں معرقتہ کو حلال کہتے ہو اللہ کریم تمہیں ہدایت عطا فرمادے۔

۲۔ البقرہ ۲/۱۷۱ { اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْخَنَازِيرِ الْمَيْتَةِ وَالْدَّمَ وَلَحْمُ الْخَنَازِيرِ

اور کوئی بات نہیں تم پر مردہ اللہ نے حرام کر دیا اور خون اور خنزیر کا گوشت۔

کیوں جناب! رب العزت نے مڑے کو حرام کر دیا تم کہتے ہو کنویں میں گر جائے تو حلال و پاک ہے۔ کسی آیت سے تم بھی یہ ثابت کر دکھاؤ۔ فقیر نے تو حرم قطعی قرآن کریم سے ثابت کر دی اس کی حلت تم بھی قرآن کی کسی آیت سے ثابت کر دو۔ وَالْدَّمَ مڑے خون کی حرمت قرآن نے ثابت کر دی۔ وَالْدَّمَ جیسی خون جیض کی طہارت تم کسی آیت سے ثابت کر دو۔ ایسے خنزیر کی حرمت بھی ثابت ہوئی تم مردہ خنزیر کی حلت پانی میں کسی آیت سے ثابت کر دو۔ ب مردہ اور خون اور خنزیر کو تم کسی بہانے سے ہضم کر جاتے ہو۔ گو کنویں کے بہانے سے ہی یہی لیکن مَا أَهْلًا پر زور دے کر بڑے پیر کی گیارھویں کو حرام بنا دیتے ہو جس کی حرمت کی صراحت قرآن مجید میں ہرگز مذکور نہیں اور جو تم اپنا استنباط کر دو حرام قطعی معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ تم قن حرمت کو استعمال کرتے ہو اسی لئے حلال طیب گیارھویں کا کھانا رب العزت تمہارے

ہم امداد جانے نہیں دیتا۔

قرآن کریم میں حلال کو نسی چیز ہے

۱۔ مائدہ ۶ { يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ

حضرت آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ فرمادیجئے

تمہارے لئے طہیبت چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اب قرآن کریم کا فیصلہ تو حلال چیزوں کے لئے یہ ہے کہ اگر طیب ہے تو حلال ہے

اگر طیب نہیں تو حلال نہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ مردہ کتا اور حیض کے تھڑے پوتے

پکڑے اور پاخانہ طہیبت میں شامل ہے یا غثث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

بول و براز کے لئے بیٹھو تو بایاں پاؤں پاخانہ میں پہلے داخل کر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ الْخَبَائِثِ کہو۔

۲۔ مائدہ ۱۳ { وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَ اَقْبُوا اللّٰهَ

الَّذِیْ اَنْتُمْ بِہِ مُؤْمِنُوْنَ ۔

اور کھاؤ اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے حلال طیب اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ اللہ جس کے ساتھ تم ایمان لانے والے ہو۔

رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے

۳۔ انفال ۱۳ { وَ رَزَقْکُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّکُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں طہیبت سے رزق دیا۔

ثابت ہوا کہ جو شے طیب نہیں وہ ایمانداروں کے لئے رزق نہیں۔

۴۔ مائدہ ۴ { قُلْ لَا يَسْتَوِي الْجَنِيْتُ وَالطَّيِّبُ }

فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جنیٹ اور طیب یکساں نہیں ہیں۔

۵۔ البقرہ ۲ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا دَنَّاكُمْ }

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں طیبت یعنی پاکیزہ سے رزق دیا ہے تم اس کو کھاؤ۔

ہم تو بھائی اُس رزق خداوندی کو استعمال کرنے کو تیار ہیں جو رب عزوجل ہمیں طیب رزق

عطا فرمایا ہے۔ مردہ کتے اور لحم خنزیر مردہ اور غوی حیض اور پاناد وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے

ہمیں یہ رزق عطا نہیں فرمایا اسلئے ہم تو اس کو استعمال کرنے کو تیار نہیں جو آیت قرآنیہ مذکورہ بالا نے

ارشاد فرمایا۔

۶۔ البقرہ ۲۱ { يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا لَا تَتَّبِعُوا }

خَطَوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُودٌ بَصِيرٌ }

اے لوگو تم اس چیز سے کھاؤ جو زمین میں حلال طیب یعنی حلال اور پاکیزہ ہیں اور شیطان

کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارے لئے بھی دشمن ہے۔

دوست اب قرآن کریم کی آیات کریمہ فیتر نے سنا دی ہیں۔ پھر خصوصی حرام چیزوں کی تیز

بھی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب حلال طیب کو تم خود پسند کرو۔ اور حرام چیزوں کو ترک

کردو یہ فیصلہ تم پر ہے اگر تمہاری کنویں کے پانی کی مرکبات حلال و طیب ہیں تو بے شک

استعمال کرو اور اگر قرآن کریم میں مراحہ حرام ہیں تو تم کسی ملاں کی اتباع میں کیوں اپنا ایمان

ضائع کرتے ہو۔

”سائل“ مروی صاحب یہ تو میری سمجھ میں بات آگئی کہ قرآن نے مردہ کو اور غوی کو

اور خنزیر کو حرام فرما دیا ہے گو کنویں میں ہی گسے ہوں اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آگیا۔ لیکن یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کوئی چیز جاندار یا کچھ مٹھوڑی سی گندگی بھی کنویں میں گر جائے تو تم فداؤ ڈول نکالنے شروع کر دیتے ہوئے۔ اس کا کہاں خبوت ہے۔ کیا تمہارا ڈول بھی مجھ مارے کہ پلید پلید پانی نکال لاتا ہے اور پاک پاک چھوڑ دیتا ہے۔

محمد عمر، درست جن اخبار کو رب العزت نے حرام قطعی فرمایا ہر وہ حرام قطعی ہی رہتی ہیں۔ مٹھوڑی ہو یا بہت اسی سے پرہیز کرنا بھی ویسے ہی فرض ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر حرام شے مٹھوڑے پانی میں گر جائے تو جائز ہو جائے۔ حرام شے سے جتنا احتیاط مذہب میں پرہیز ہے اور کسی مذہب میں نہیں اسی لئے سختی مذہب کے لوگ ادویہ اور اداغیاں اور اقطاب و ابدال کے درجات تک پہنچتے ہیں۔ باقی مذہب میں نہیں کیونکہ انکار پرہیز گاری اسی مذہب میں ہے دیکھئے کنوئیں میں تم چٹانک بھر دو پوٹاشیم، کہ یعنی کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوائی کو ڈال دو تو چند ڈول نکالنے سے پانی سفید ہو جاتا ہے اگر زیادہ ڈال دیں تو ڈول زیادہ نکالنے پڑیں گے پھر سفید ہوگا۔ اسی لحاظ سے فقہانے مٹھوڑی گندگی اور خوراک اور وغیرہ کنویں میں گرنے کا صحیح اذکارہ لگایا ہے۔ اس سے بھی جتنی گندگی کی علامت کا پانی ہوتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے باقی پانی پاک آنے لگ جاتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس پلید پانی نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور سب مہلت کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اور حرمت سے بچنے کے لئے کھردرائی کی جاتی ہے کیا تم پانی کو نکالتے ہی نہیں تو کیا حرمت کا طہر پانی تمہارے اندر نہیں جاتا؟ یا یہ بتائیے کہ حرام حرام پانی تمہارا ڈول کنویں میں چھوڑا تا ہے اور پاک پاک پانی نکال لاتا ہے۔ ہم نے تو دلیل سمجھا دیا وہ تم خود نگہار گندگی ڈال کر دیکھ لو۔ اور ہمارے فقہانے کے مسئلے پر عمل کر کے جتنے ڈول کہیں نکال کر دیکھ لو کہ پانی اگر سفید آنے لگ جائے تو ہماری بات کو تسلیم کر لینا کہ واقعی تم پانی کو پاک کر کے پیتے

ہو۔ ورنہ ہمیں بھی اپنا ساتھی ہی سمجھ لینا۔ اور پوسے کتے مروے اور خنزیر وغیرہ اور زیادہ پانخانے
گرنے سے تو ہمارے یہاں مٹی بھر کر پورا خالی کیا جاتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔

دوزخ صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں صاف پانی مانگیں گے

۷۔ اعراف ﴿۷﴾ ذَا ذِیْ اَصْحٰبِ النَّارِ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ اِنْ اَبْقٰنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا دَرَسْکُمْ اللّٰهُ قَاتُوْا اِنَّ اللّٰهَ حَزَنًا لِّمَعٰلِی الْكَافِرِیْنَ۔
اور دوزخ جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی بہاؤ یا اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے
رزق دیا ہے تو جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کا صاف پانی اور جنتیوں کا کھانا
کفار پر حرام کیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ پاک و صاف پانی رب العزت نے تم پر حرام کیا ہے۔ تاکہ
ان کے اندر پاک پانی نہ جائے ایسا نہ ہو کہ پاک ہو جائیں پھر تم بھی دباؤ کہو گے کہ ہم پر پاک
پانی بہاؤ تاکہ ہم بھی پاک ہو جائیں تو جنتی کہیں گے کہ پاک پانی تمہارے حرام ہے۔ دنیا میں تم نے
پاک پانی استعمال نہیں کیا اب قیامت میں تمہیں پاک پانی کیسے نصیب ہو سکتا ہے دنیا میں تم
پاک نہیں ہوئے تو قیامت کے دن رب کریم قَلَّیْکُمْ ہُمْ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُوْا اِلَیْہُمْ
یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا یُؤْتِیْہُمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کا حکم سنا دے گا۔
فرمان الہی بجز شیطان نے منی کی پیدی بھی ثابت کر دی۔

سائل۔ مولوی صاحب ہمارے یہاں تو سنا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے کیونکہ اس سے
انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ پاک ہے خشک ہو جائے تو کپڑا پاک ہی رہتا ہے۔
چنانچہ ہمارا معمول ہے۔ ہمیں جنابت ہو جائے تو غسل کر لیتے ہیں لیکن کپڑا نہیں دھوئے کیونکہ

ہمارے مولویوں نے ہمیں فتویٰ دیا ہوا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے۔

منی کی پلیدی قرآن کریم سے

۱۔ انفال ۹ { دَنْزِلْ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّیَطْفِهِنَّ كَمَا یَبْدُ
وَدَّ یَذُوبُ عَنْكُمْ رِجْزُ الشَّیْطَانِ -

اور اتار اس نے تم پر آسمان سے پانی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور
تاکہ تم سے شیطان کی نجاست دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں کہ جنابت بدنی کو پانی پاک ہی صاف کر سکتا ہے
اور دوسری چیز یہ کہ منی کو رجسٹا شیطان فرمایا۔

معلوم ہوا کہ منی جب انسان سے خارج ہو جاتی ہے تو رجسٹا شیطان کا حکم رکھتی ہے
باقی تہہ را کہنا کہ اس سے انسان کی پیدائش ہے تو یہ تہہ را استدلال غلط ہے کیونکہ جب
خلق بدن میں ہوتا ہے تو پاکی کا حکم رکھتا ہے لیکن جب بدن سے علیحدہ ہو جائے تو پلیدہ ایسے
ہی جسم انسانی کی کوئی چیز ہے میں۔ جب تک ساتھ ہے مضائقہ نہیں۔ جب علیحدہ ہو جائے
تو پلیدہ۔ جب تک انسان کے اندر ہے۔ رحم میں آجائے تو بھی پاکی کا حکم نہیں رکھتی بلکہ جس
کے خراج سے انسان کا تمام بدن قابل غسل ہو جاتا ہے وہ خود شے کیسے پاک ہو سکتی ہے اگر
پاک ہے تو ذرہ کھا کر دکھاؤ۔ جب رب العزت نے منی پر رجسٹا شیطان کا فتویٰ لگایا تو
تمام اس کو کیسے پاک کر سکتے ہو۔

۲۔ مرسلت ۲۹ { اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِیْنٍ -

کیا تم کو پانی ذلیل سے پیدا نہیں فرمایا۔

اس آید کریم سے بھی رب العزت نے منی کو ماء طہیثاً نہیں فرمایا۔ بلکہ ماء مہینہ فرمایا اگر منی پاک ہوتی ماء طہیثہ سے اس کو نازا جانا کیونکہ بقول تمہارے اس سے زیادہ عظیم السلام بھی پیدا ہوئے ہیں اس کو پاک ہونے کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن جب رب العزت نے ماء مہینہ فرمایا۔

ثوابت ہوا کہ یہ جب تک ماء ہے یعنی جب تک ماء مہینہ ہے جب تک بچہ نہ بنے اس میں روح نہ پڑے پاک نہیں ہوتا اس کو پاک کرنے والی چیز روح ہے۔ اگر روح نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۳۔ المدثر ۲۹ { ذَا الشَّجْوَا فَانْجُوْا۔ اور پیدھی کو حضور ترک فرمائیے۔

پہلی آیت میں رب العزت نے منی کو رجس اشیطی فرمایا۔ پھر مدثر میں ذَا الشَّجْوَا فَانْجُوْا فرمایا۔ اگر اب بھی تم منی کو پاک کہو اور اس سے پرہیز نہ کرو بلکہ اپنے پکڑوں کو اس میں بربریہ دکھو تمہاری مرضی۔ پہلے منی کو ماء مہینہ فرمایا۔ پھر مہینہ کے مد پے ہونے سے روک دیا لیکن تم اس کو بائزگی کی رٹ ہی لگا رہے ہو۔

قلم ۲۹ { قُلْ لَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَالٍ مَّهِينٍ۔

حضور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذیل کی اتباع نہ کریں۔

اللہ رب العزت نے آدمی مہینہ کے پیچھے گھنے سے منع فرما دیا تم ماء مہینہ کو

بٹھالتے پھرتے ہو۔

اب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں کہ آپ نے منی کے پکڑے کو دھویا اور ترک پڑا ہی کر میں بائزہ کر جماعت میں تشریف لے گئے۔ اگر گھر جانا ہی کافی ہوتا تو آپ ایسا کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ آپ ہر کام میں امت کے آسان فرماتے ہیں۔ نیسے؟

منیٰ کو دھونے کا ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۔ ابن ماجہ ۴۱ { حدثنا محمد بن یحییٰ الشایبانی بن یوسف الترمذی حدثنا
احمد بن عثمان بن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ الرقی قال ثنا عبید اللہ
بن عامر وعن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرقة قال سأل رجلًا النبي
صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي ياتي فيه أهله قال لا
إلا أن يترى فيه شيء فيعسله -

جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کہ جس کپڑے کو پہن کر بیوی کے پاس آئے اس سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا
ہاں۔ مگر اس میں اگر کچھ دیکھے تو اس کو دھو دے۔

۲۔ ابوداؤد ۱۴۸ { حدثنا محمد بن رافع نا یحییٰ بن آدم ثنا سفيان
عن قيس بن فهب عن رجل من بني سبيعة بن عامر عن عائشة نينا
يغضب بين الرجلين الساعة من الماء قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يأخذ كفاً من ماء فيصيب على الماء ثم يأخذ كفاً
من ماء ثم يصيبه عليه -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت اور آدمی کے درمیان جو غلط
منیٰ گنتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلو سے پانی لے کر جس کپڑے
کو منیٰ لگی ہوئی اُس مقام پر ڈال دیتے پھر چلو بھرتے اور منیٰ کے کپڑے کے مقامِ نجاست پر پانی
ڈال دیتے۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ بعد از فراغت مقام نبیست کو دھرمیتے اور پہلی حدیث میں آپ نے دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔ تم اگر دکھا دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز جماعت کے پڑھنے اور دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔

پانچ سوپے نقد انعام لے لو

۳۴ ترمذی شریف ۱۱۱۱ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھویا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ دھوتی جاتی تھی

نسائی شریف ۱۱۱۱ { أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْخَيْرِيِّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْبُدُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَيَّ الْعَلَمَاءُ وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ مقام جنابت کو دھوتی تو آپ نماز کی طرف تشریف لے جاتے اور بے شک پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۴۔ مسلم شریف **۱۱۱** { حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال سألنا محمد بن بشر عن عمر بن میمون قال سألت سليمان بن يسار عن المنيّ يصيب ثوب الرجل يغسله أم يغسل الثوب فقال أجبتُ مَنِيَّ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ المنيّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى آخِرِ الْغَسْلِ فِيهِ -

عمر بن میمون نے کہا کہ میں نے سوال کیا۔ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منیٰ کے متعلق جو آدمی کے کپڑے کو لگ جائے کیا اس کو دھوئے یا کپڑے کو دھوئے تو سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مقام منیٰ کو کپڑے سے دھوتے پھر نماز کے لئے اسی کپڑے میں تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان اس میں دیکھتی۔

۵۔ مسلم شریف **۱۱۱** { وحدثنا ابو كامل المحدث قال سألنا عبد الله بن زياد عن ابي حنيفة قال سألنا ابو كريب قال سألنا ابن المبارك و ابن ابي زائدة كلهم عن عمرو بن ميمون بهذا الاسناد اما ابن ابي زائدة فحدثني شة كَمَا قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ المنيّ وَ أَمَّا ابْنُ مَبْرُوكٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَحْمَدَ فَيَقُولَانِ حَدِيثَهُمَا قَالَتُ كُنْتُ أَعْبَسُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ابن بشر نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منیٰ کے کپڑے کو دھوتے اور یحییٰ ابن مبارک اور عبد الواحد کی حدیثوں میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ کو دھوتی تھی۔

۶۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا عبد ان قال اننا عبد الله بن مبارك قال اننا عمار بن ميمون الجعفي عن سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل الجنابة من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة وان بقع الماء في ثوبه -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ جنابت کو دھوئی تھی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا۔

۷۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا قتيبة قال ثنا يزيد قال ثنا عمار بن سليمان بن يسار قال سمعت عائشة ح وحدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمار بن ميمون عن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصب الثوب فقالت كنت اغسل من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة واثرو الغسل في ثوبه بقع الماء -

سليمان بن يسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا منی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوئی تھی تو آپ نماز کے لئے نکلتے اور دھوئے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۸۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا موسى بن اسحق قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمار بن ميمون قال سمعت سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة واثرو الغسل في ثوبه بقع الماء -

الْحَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اغْتَسِلُهُ مِنْ ثَوْبٍ دَسُّوَلِ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَ اَشْوُ الْغُسْلِ فِیْهِ لِقَمٌ اَلْمَاءِ۔

عمر بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے سیمان بن یسار سے سنا جو کپڑے کو جنابت پہنچے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لئے نکلنے تو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کا نشان اس میں موجود ہوتا تھا۔

۹۔ بخاری شریف ۱/۲۶ {حدثنا عمی و بن خالد قال ثنا زھیر قال ثنا عمر بن میمون بن مھلن عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ انھا کانت تغسل الثوب من ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم امس اذ فیہ بقعۃ اولقعا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھرتے پھر میں اس میں تری کا داغ دیکھتی۔

کیوں جناب! احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں صحیح صحاح کی آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر منیٰ کے کپڑے کو استعمال فرماتے تو ہمیشہ دھو کر استعمال فرماتے اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کپڑا اتار کر مے پیچے تو وہ بھی ہمیشہ آپ کے کپڑے سے جنابت کو دھوتیں جس سے ثابت ہوا کہ اپنے منیٰ کے کپڑے کو بغیر دھوئے استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی انشاء اللہ العزیز کسی حدیث صحیحہ سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ اپنے بغیر دھوئے کپڑے کو استعمال فرمایا ہو۔

سوال: بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے

سے منیٰ کو کھرچ دیتیں اور زمین پر رگڑ دیتیں۔

محمد عظیمؐ وہ اس نے تاکہ دھوئے میں وقت نہ ہو اور تراویح کا نشان اس وقت تک
 اہل سے خشک ہو جائے تو دھوئے میں آسانی ہو جاتی ہے امدین سے اس لئے رگڑ دیتے
 تاکہ اس کی تراویح دوسرے کپڑے کو پھینک کر سے باقی رہا کہ اپنے اس کپڑے ہوئے اور
 رگڑے ہوئے کپڑے کو استعمال بھی فرمایا ہے یا نہیں؟ تو جیسا کہ منی سے کپڑے کو دھو کر
 تو ہیکہ بہن کو تشریف لے گئے ہم کسی حدیث صحیحہ سے دکھا دو کہ آپ نے کپڑے سے منی کو کھرا
 ادریشی سے رگڑا پھر اس کو پہن کر نماز بھی پڑی آپ کا استعمال کرنا دکھاؤ پھر آپ نے
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منی کا کپڑا اہلک دیا اور آپ اس کو ہمیشہ دھو کر تھیں تم
 دکھا دو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے منی کو کھرا اور ادریشی پر رگڑ کر کپ
 کوٹے دیا۔ تو آپ نے اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی ہو۔ اور آپ جنابت کے کپڑے کو اتار کر
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیوں دیتے دیے ہی پہنے رکھتے اور کھرنے اور
 رگڑنے کا کام خود ہی کر لیتے یہ کوئی عقل نہ تھا تو آپ کا منی کے کپڑے کو اتار کر حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینا ہم بھی منی کے پید ہونے کی علامت ہے فقہ کو
 دلتا ہو دیا اولی الالباسا۔

اور وَالشَّجْوَا جَعَزَ بِرَحْمَتِ اللَّهِ عَلَىٰ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي
 اور منی کے کپڑے کو پاک و صاف کر کے اللہ کریم کی دوستی سے مشرت ہو جائیے اور
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ میں داخل ہو جائیے۔
 دوسرا جواب صحیحین نے جو پیش فرمایا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔

۱۰۔ دارمی شریف ۱۰۳۳ { أخبرنا عبد الله بن صالح حدثني عقیل
 عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدي قال قاله قد أذترك الباقی مثلاً

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْغَنِيَّاءَ الَّتِي كَانُوا يَفْتُونُ
 بِهَا فِي قَوْلِهِ ائْتَاءُ مِنَ ائْتَاءِ رُحَصَتِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ
 فِيهَا فِي أَذَلِّ الْأَسْلَافِ ثُمَّ أَهْرَ يَا الْغَنِيَّاءُ بَعْدُ -

سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور پندرہ برس
 کی عمر میں آپ سے حدیثیں سنیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اسی وقت
 پندرہ برس کی تھی مگر فرمایا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
 نے حدیث بیان کی کہ جو ان آدمی جب ائْتَاءُ مِنَ ائْتَاءِ کی رخصتہ کا فتویٰ دیتے تھے یہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم ائْتَاءُ مِنَ ائْتَاءِ کی رخصت شروع اسلام میں دیتے تھے پھر بعد میں آپ نے
 دھرنے کا ارشاد فرما دیا۔

ثَلَاثَ عَشْرَةَ كَامِلَةً

بھلا یہ تو بتائیے کہ مرے ہوئے کتوں کے پانی اور حیضوں کے تھڑے ہوئے کپڑوں
 کے پھوڑ اور بول و براز کے گڑ کے پانی کو استعمال کرو گے تو منی سے بڑھ کر تو ان کی پلیدی ہو جائے
 گی تم بھی سچے ہو کہ اگر مرث منی کو کپڑے سے کھرچ دیں اور زمین پر گر گز دیں تو مثل برزخا سے ایسے
 پانی کے پاک کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔

اب بتائیے کہ جس شتر کے لئے گڑ کا پانی غسل اور وضو اور کپڑوں کے لئے ہو غسل بھی ایسے
 ہی پانی سے کیا ہو۔ کپڑے بھی اسی سے چور ہوں۔ پھر طعنت پر طعنت ہو کہ بعد میں منی کے آثار بھی اس
 میں موجود ہوں کیونکہ منی کو تم پاک سمجھتے ہو پھر وضو بھی اسی مخصوص پانی سے کیا ہوا ہو تو بھلا اس سے
 غذا اس کی ہوئی کیسے مقبول نہ ہوگی۔ سبحان اللہ تو منی کو پاک سمجھ کر جو غسل کر لیتے ہیں اور کپڑے سے

مُحَمَّدٌ عَمْرٌ: قرآن مجید ہے جب فرائض میں شامل فرمایا ہے تو دھونا فرض ہی ہوگا اور چونکہ رب العزت نے انہیں پاؤں کا ذکر فرمایا ہے تو دھویا بھی انہیں ہی جائے گا۔
جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مائدہ ۴- { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ -

اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو پہلے اپنے منہوں کو دھو وادھو اپنے
ہاتھوں کو کہنیں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھو و دھو تک۔

اس آیت کریمہ میں طہارت کا مکمل فریضہ کا ذکر ہے اس لئے منہ کا سوال ہی نہیں۔ تو پاؤں
کا دھونا بھی فرض ہی ثابت ہوا باقی رہا کہ رب العزت نے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ
کا ذکر درمیان میں فرمایا تاکہ ترفیع وضو نہ بدل جائے چونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے
کو بعد میں ذکر فرمایا اور آذَجَلَّكُمْ کا عطف آيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ پر ہی ہوگا
کیونکہ آيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ میں بھی يَدَيْنِ کے دھونے کی حد مصافحتیں تک
کی مقرر فرمادی ہے اور پاؤں کے دھونے کی حد بھی کہنیں تک فرمائی ہے۔ اگر
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ پر عطف ہوتا تو رجلیں کی حد بھی نہ بیان کی جاتی کیونکہ
سر کے مسح کی حد بھی مذکور نہیں ہے۔ تو رجلیں کی حد کہنیں تک مقرر فرمانا ارشاد خداوندی
ثابت کر رہا ہے کہ یدین کو کہنیں تک دھونا فرض ہے تو رجلیں کو کہنیں تک بھی دھونا
فرض ہے۔

اگر پاؤں کا مسح ہی ہو تو طہارت کا مکمل فریضہ میں بھی کمی لاحق ہو جائیگی۔ کیونکہ منہ

اور ہاتھوں کو دھونا فرض فرما دیا جس کا استعمال باالغیاض کم ہوتا ہے اور پاؤں جن کا گزرا چھتے
بڑے مقام سے ہوتا ہے اس کا مسح فرض ہو جائے۔ تو طہارت کا ملہ نہیں ہوگی بلکہ ناقصہ ہی
ہوگی۔ کیونکہ اگر پاؤں کے دھونے کو سنت بنایا جائے تو سنت کے ترک سے فرضیہ ادا ہو جاتا
ہیں۔ لہذا فرمان خداوندی کے مطابق پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک فرض ہی ثابت ہوگا تاکہ طہارت
کا ملہ ہو جائے۔

سوال ”مروی صاحب بعض لوگ گردن کا مسح نہیں کرتے کہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت
نہیں بدعت ہے۔“

گردن کا مسح بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے

”محمد عمر“ مجمع الزوائد ۱/۱۱۱ { وَعَنْ وَائِلِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَى بَشَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَكْفَأَ عَلَى يَمِينِهِ
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ يَمِينَهُ فِي الْإِسَاءِ فَأَقْبَضَ بِهَا عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ الْيُسْرَى
فَغَسَّ حَقْنَةً مِنْ مَاءٍ لَمْ تَقْصُصْ بِهَا ذَا اسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ كَفِيهِ
فِي الْإِسَاءِ فَخَلَّلَ بِهَا مَاءً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَتَمَسَّحَ بِاطْنِ
أُذُنَيْهِ وَادْخَلَ خِنْصَرَكَ فِي دَاخِلِ أُذُنَيْهِ يَبْلُغُ الْمَاءُ ثَمَرَهُ رَقَبَتَهُ ثُمَّ
ثَمَرَهُ رَقَبَتَهُ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسح کیا جس سے گردن
کے مسح کا ثبوت ثابت ہوا۔ اب تمہارے بڑے امام کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

مثل الاوطار ۱/۱۱۱ { عَنْ يثْرِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّحُ

مصنف حروکانی

رأسه حتى بلغ القذال وما يليه من مقدم العنق (رواه احمد)

معروف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر کا مسح کرتے تھے کہ گدی تک پہنچتے اور جگر دن کے اگلے حصے سے ملتے۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ { دروی القاسم بن سلام فی کتاب الطہور عن عبد الرحمن بن مہدی عن المسعودی عن القاسم بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن طلحۃ قال (من مسح قفاه مع راسہ و فی الغل یوم القیمۃ) موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ ہی گدی کا مسح کیا اس نے قیامت کے دن زنجیروں سے گروں کو بچا لیا۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۱ { و اخرج ابو نعیم فی تاریخ اصباح قال حدثنا محمد بن احمد حدثنا عبد الرحمن بن داود حدثنا عثمان بن خوزاذ حدثنا عمہ و بن محمد بن الحسن حدثنا محمد بن عمر و الانصاری عن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ کان اذا توضا مسح عنقه و یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا و مسح عنقه لم یخل بالانفل

يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (والانصارى هذا واه)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب وضو کرتے اپنی گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گلے میں زنجیر نہ ڈالا جائیگا۔ (ابن نعیم نے کہا ہے کہ انصاری بفضل آدمی ہے، لیکن وایہ کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے یہ ابن قیم کی زیادتی مسم ہوتی ہے پھر اگے گردن کے مسح کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

نیل الاوطار ۱/۸۰ { قال الحافظ قترب جواز رواہ ابو الحسن ابن فارس باسنادہ عن فلیح بن سلیمان عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ قال من توضأ ومسح بیدہ علی عنقہ وثی الخ یومہ القیمۃ وقال ان شاء اللہ هذا حدیث صحیح

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اب لڑتہاے بڑے امام نے گردن کے مسح کی حدیث کو مفصل بیان کر کے تسلیم کیا اور تہارادبعت کہنا غلط ثابت ہوا امدان احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر سے گردن کا مسح ثابت ہے حدیث ضعیف بھی ہوا استجاب سے خالی نہیں اور جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی عیش و عشرت مختلف مندوں سے مذکور ہوں پھر بھی جو مسلمان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والا پس عیش سے تروہ بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن وہی کی زنجیروں سے اس کی گردن جکڑی ہوگی اور جو وضو میں بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں

سے گردن کا مسح کرتا ہے وہ نیت میں زنجیروں سے نجات پائے گا۔ ہمارا کام کہ دینا ہے یا رد۔ تم آگے چاہے مافریاد مانو۔

سوال ”مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تو انسان کا خون کل آئے وضو فاسد نہیں ہوتا اس کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔“

خون سے وضو کا فاسد ہونا

مجمع الزوائد ۱/۱۱۱ { عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ لِيَعْدْ وَوَضُوْءًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارے کسی ایک کی نماز میں ٹخیر چھوٹے تو چاہئے کہ مناس سے پھر جائے پھر خون اپنے سے دھوئے پھر چاہیئے کہ اپنے وضو کو دہرائے

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگا کہ

(۱) بدن انسان سے خون بہے تو اس کو دھوئے۔

(۲) وضو بھی فاسد ہو جاتا ہے دوبارہ وضو بنائے۔

اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی حدیث ہو کہ خون بہنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا تو دکھا دو ورنہ وَإِنْ لَحَرْتَ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَا تَقْتُلُوا النَّارَ الْخَبِيْثَةَ وَتَقْتُلُوا النَّاسَ وَالْجِبَارَةَ أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ۔

معلوم ہوتا ہے کہ پلیدی کی طرت تمہاری رغبت زیادہ ہے۔ پانی کا معاملہ آیا تو تم نے

پیدہ کو پسند فرمایا۔ لباس پاک کرنے کا معاملہ آیا تو تم نے غلاطی کو پسند کیا اب جو وضو کا معاملہ شروع ہوا تو بھی تم نے گندگی کو ہی پسند کیا۔ طہارت کی طرف تم رغبت نہیں کرتے طہیات اشیاء کو پسند کرو گے تو طہیین میں شامل ہو جاؤ گے اگر جنیحات اشیاء مرغوب ہوں گی تو جنیحات میں شریعت لائی ہے۔

اذان میں انگوٹھے چرنا

وروی عن النضر بن سويد عن ابي بكر بن الصديق رضي الله تعالى عنه
اُسْمِعِ الْاَذَانَ قَبْلَ كَقَدْ اُبْهَمَ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا عَلَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ
الله صلى الله عليه وسلم لَا تَعْرِضِي فَقُلْتَ هَذَا قَالَ تَيْمَنُ بِأَيْمِيكَ
الْكُوفِيِّ قَالَ عَلَيْهِ اسْلَامٌ حَسَنَةٌ كَمَنْ عَمِلَ بِهِ فَقَدْ آمَنَ مِنَ
الرَّمْلِ -

اور بیان کیا گیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سنی اور دونوں انگوٹھوں
کے ناخنوں کو چوما اور دونوں انگوٹھوں کو اپنی دوڑا لکھوں پر ملا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم نے یہ کیوں کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا حضور آپ کے اسم کریم کی برکت حاصل کرنے کے لئے بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا کام ہے پھر جس شخص نے اس پر عمل کیا تو ضرور آکھوں کی تکلیف سے وہ
بے خوف ہوگا۔

طحاوی شریف ۱۲۲ { ذَكَرَ الْقِمَاتَانِ عَنْ كَسْبِ الْعِبَادِ أَنَّهُ
يُنْتَجَبُ أَنْ يَقُولَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ

مِنْ أَشْهَادَتَيْنِ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَعِنْدَ سَبَاحِ الشَّائِئَةِ قُتِرَتْ عَيْنِي بِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْتَمُّ مَتَعْنِي يَا سَمْعَ وَالْبَصَرَ لَعْدَ وَضَحِ
أَبْهَامِي عَلَى عَيْنِي وَمَا شَأْنُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ
لَهُ مُتَأَيِّدًا فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ التَّيْلَقِي فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ
أَبِي بَكْرٍ الْقَدِيقِيِّ مَرَّ فَوْعًا مِنْ مَسْجِدِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ أَمَلَتِي
الْشَّابَتَيْنِ لَعْدَ لَقَبِيلِيهَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا أَمْرًا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ مَا ضَيَّعْتُ يَا اللَّهُ رَبَّاءَ يَا الْأَيْسَلَامَ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا حَلَّتْ سَفَاعَتِي وَكَذَّأْمُ دِي عَنِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبِمِثْلِهِ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ -

دہستانی نے کنز العباد سے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ اشہدان محمد رسول اللہ
جب مؤذن پہلی دفعہ کہے تو (سننے والا) کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
اور دوسری دفعہ اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت (سننے والا) کہے قُتِرَتْ
عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْتَمُّ مَتَعْنِي يَا سَمْعَ وَالْبَصَرَ اپنے
دونوں انگوٹھوں کو دونوں انگلیوں پر رکھ کر یہ پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت
میں اس کے قائد ہونگے۔ اور وہی نے فردوس میں ذکر کیا ہے ابو بکرؓ کی حدیث ہے
مرفوعاً دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کے پوروں کا بوسہ کرے کہ انگوٹھوں
پر طہ مؤذن کے اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت۔ اور کہے أَشْهَدُ

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ اَنْبِيًّا تو اُس کو میری شاعت لازمی ہوئی اور اسی طرح حضرت
علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے اور اسی طرح فضائل میں عمل کیا جاتا ہے،

روالمختار شامی ۱/۳۴ { (متمم) يَنْتَعِبُ اِنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ
الْاَوَّلَى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الشَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةُ عَيْنِي يَا رَسُولَ
اللّٰهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي يَا اَسْمِعِ وَالبَصَرِ اَحَدَ وَضَعِ ظَفَرِي
الْاَيْهَا مَسِيْنِ عَلَى الْعَبِيْنِ فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ قَائِدًا
لَهُ اِلَى الْجَنَّةِ -

مستحب ہے یہ کہ کہا جائے موزن کے کلمہ شہادت اشد ان محمد رسول اللہ
کہنے کے وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسرے کلمہ شہادت کے
وقت کہے قُرَّةُ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي
يَا اَسْمِعِ وَالبَصَرِ دونوں آنکھوں پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں
کے ناخنوں کو رکھنے کے بعد اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت
کی طرف اُس کے قائد ہوں گے۔

کیوں جی نام کے حنفی کہلانے والے اگر حنفی ہو تو اس پر عمل کر کے اپنی خفیت
کو قہم دور و حقیقت کہلانے چھوڑ دو کیونکہ جو فقہاء کو سمجھ آئی ہے وہ تمہیں
نہیں آئی۔

موضوعات ملا علی قاری ۶۴ { قُلْتُ وَاِذَا ابْتَدَأْتُ دَفْعُهُ

إِلَى الصَّدِّيقِ نِكَفَى الْعَمَلُ بِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ -

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں :- میں کہتا ہوں کہ (یہ عمل) جب صلیق
الکبر تک مرفوع ثابت ہوا تو اس کے ساتھ عمل دانگوٹھے چومنے کا کافی ہے
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ تم یہ میری سنت اور خلفائے راشدین
کی سنت لازمی ہے -

تذکرۃ الموضوعات سید تکران { ۳۴ } وَحِكَايَ عَنِ الْبَعْضِ مَنِ صَلَّى
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ ذِكْرَهُ فِي الْأَذَانِ وَجَمَعَ أَصْبَعَيْهِ الْمُسَبَّحَةَ فَلَا يَمْلَأُ
وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ لَمْ يَزِدْ أَبَدًا وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَسَمِعَ
عَنِ الْبَعْضِ الشَّيْخِ أَنَّهُ يَقُولُ عِنْدَ مَا يَسْمَعُ عَيْنَيْهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا حَبِيبَ قَلْبِي يَا نُورَ بَصَرِي وَيَا نُورَةَ
عَيْنِي قَالَ وَمَذُفَعْلَتُهُ لَمْ تَزِدْ مَدَّ عَيْنِي وَفَدَا جَوَّبَ كُلَّ مِنْهُمْ
ذَلِكَ وَرَدَى الْحُجْنَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنِ الْحُجْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يُعِينِيهِ اِنْتَهَى -

ابعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دو پڑھا
جب آپ کا ذکر اس نے اذان میں سنا اور اپنی دو دو مسم انگلیوں کو اور انگوٹھے
کو اکٹھا کیا اور ان کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی -
اور ابن صالح نے کہا اور بعض بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ اپنی دو نو آنکھوں کو

ملے وقت کہے صلی اللہ علیہ وسلم یا سَتَدِیْ یَا دَسْتُولُ اللّٰهُ یَا جَبِیْتُ قَلْبِیْ
یا مُنَدَّ بَصَوِیْ یَا قُدَّةَ عَیْنِیْ قرآن نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے
میری آنکھیں نہیں دکھیں اور یہ تمام بزرگوں کا تجربہ ہے۔ اور حضرت حسنؑ نے بھی دہا
کیا ہے بعینہ جیسا کہ خضر علیہ السلام سے مروی ہے۔ (نقطہ)

مر جا ہے تجھ کو اسے میرے بند سے آدم اور میں
انجیل برنباس ۶۶ جھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے

پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے۔ جو کہ اس وقت کے بہت
سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا ایا رسول ہو گا کہ اُس کے لئے میں نے سب چیزوں
کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئے گا وہ دنیا کو ایک روشنی بخشنے لگا۔ یہ وہ نبی ہے
کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی
کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔ پس آدم علیہ السلام نے ہمت یہ کہا کہ اے پروردگار
تو میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن پر عطا فرما نبی اللہ نے پہلے انسان کو یہ
تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ دلہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر
یہ عبادت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ۔
تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پوری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں
آنکھوں سے ملایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام مومنین پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

نماز کی فرضیت

نہار ۱۵ { اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْظُوْعًا -

بلاشبک نماز ایمانداروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے

اس آیت کریمہ سے نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اور وقت مقررہ پر نماز پڑھنے کی بھی تاکید

پانچ نمازوں کی فرضیت کی حدیث شریف قدسی

تاریخ ابن عساکر دودید بن نافع من اهل دمشق ويقال من اهل حص

حدث من ابی صالح السمان وعطاء بن ابی رباح

۲۴۹

وعروة بن الزبير وغيرهم وروى عنه الليث وغيره و

اسند الحافظ وابن زنجويه اليه عن ابی قتادة بن ربعي ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى اِنِّيْ فَرَضْتُ

عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلٰوةٍ وَعَهْدْتُ عِنْدِيْ عَهْدًا اَنْتُمْ مِّنْ حَافِظِيْ

عَلَيْهِنَّ لِيَوْمِيْهِنَّ اَوْ حَلَّتْهُ الْجَنَّةُ فِىْ عَهْدِيْ وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهِنَّ

فلا عهد له۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے دیا وعدہ کر لیا ہے کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کو حفاظت سے پورا کیا اس کو میں اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کی اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔

اپنوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید

طہ ۱۶} { وَامْرَأَتُكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔
اپنے اہل کو بھی نماز کا ارشاد فرمائیے اور قائم رکھیے۔

سوال :- مروی صاحب پانچ نمازیں تو صرف تہکے مرویوں کی بنائی ہوئی ہیں
قرآن میں کہیں ذکر نہیں صرف دو نمازوں کا ذکر ہے۔

محمد عمر: قرآن کریم انسانی عبادہ و اصطلاح کے موافق رب العزت نے مصطفیٰ اعلیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ اسی انسانی عبادہ ہے۔ کہ عموماً ہر چیز کو اس کی ہیت قضائیہ کی مناسبت پر ہی چیز کا نام پکارا جاتا ہے۔ ثابت ہو جائے کہ درجہ صفت بھی اس شے کی عجیب و اعلیٰ ہے۔ امداد الٰہی کو زیادہ عجیب ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے بھی انسانی عبادہ کے مطابق کلمات استعمال فرمائے ہیں مثلاً مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے تشریف فرما ہیں تو رب العزت کو ادا پسند آئی اس صفت سے آپ کو یاد فرمایا **يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ** اس کے معنی بلندی کے ہیں اس لئے رب العزت نے اس کو سنا سے یاد فرمایا۔ اس کے معنی محبت کے ہوتے ہیں انسانی کے ساتھ رب العزت کو محبت ہوئی اس لئے اپنے بندے کو انسان سے یاد فرمایا۔ **عَلَىٰ هَذَا الْقِيَاسِ**

نماز میں تسبیح و تحمید پڑھی جاتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بھی اس لئے نماز کا خطاب اپنے کلام پاک میں تسبیح و تحمید سے ہی فرمایا یعنی تحمید و تسبیح کو صلوٰۃ کا مترادف بنایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا کُنْتُمْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تَبِیْحُ بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ہی جملہ میں فرما دیا۔

نماز فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر

مومن ۲۴} وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔
 اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔
 آل عمران ۴۱} وَ سَبِّحْ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔
 اور تسبیح بیان فرمائیے عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

دوسری دلیل حافظوں اَعْلٰی الصَّلٰوۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّوَ سَطٰی اس آیت کریمہ میں بھی صلوٰۃ جمع ہے۔ ثابت ہوا کہ دو نمازوں کا عقیدہ رکھنے والا مکلف قرآن ہے نمازیں دو سے زائد ہیں۔ اگر دو ہی ہر تین تو صلوٰۃ نئی ارشاد ہوتا۔ صلوٰۃ فقط جمع استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ دو آیتیں دو سے زائد نمازوں کو ثابت کرتی ہیں۔ پھر اگر تم خداوندی اصطلاح تسبیح و تحمید کا انکار کرو تو تم مقصد خداوندی کے مخالف ثابت ہو گے۔ اور اگر مراحمہ کے ہی خواہاں ہو تو رب العزت نے ایسے منکرینی کے لئے بھی حکم صریح سے پانچ نمازیں ارشاد فرمادیں۔

صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام

صود ۱۲ ﴿ اَقْبِرِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ -

آپ نماز قائم فرمائیے دن کے دوڑوں طرفوں میں اور رات کے حصوں میں۔

(۱) اَقْبِرِ الصَّلَاةَ امر سے قیام نماز کی فرضیت ثابت فرمادی کہ نہ کہ اَقْبِرِ صِفۃ امر ہے۔

جن اوقات میں فریضہ نماز ادا کرنی ہے

صبح و مغرب میں فرضیت نماز

(۲) طَرَفِي النَّهَارِ دلی کی دوڑوں طرفوں کے وقت دن کی ایک طرف کی جنت

كِبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ دن کی دوسری طرف مغرب کے وقت کی جس میں نماز مغرب فرض ثابت ہوئی۔ وہ طَرَفِي النَّهَارِ سے واضح ہے

وقت عشاء کی نماز کی فرضیت

(۳) وَزُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ کچھ حصوں رات سے رات کا کچھ حصہ جانے کی نماز عشاء کی

فرضیت ثابت کرتی ہے جس کی تائید فرمان خداوندی۔

روم ۲۱ ﴿ وَعِشْيَا زُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ کے وقت کا تقریر اور عِشْيَا سے نماز عشاء

کا نام مقرر فرمادیا کہ جو کچھ سحریات گزریں نماز فرض ادا کی جاتی ہے جس کا نام وقت عشاء ہے۔

تو جو شخص عشاء کی نماز کا منکر ہے وہ قرآن کے حکم فرضی کا منکر ہے تو تین نمازوں کو قائم رکھے
 کا صریح حکم فرمایا اور تین نماز کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ نماز کو تمام عمر ان اوقات میں قائم
 رکھئے جب یہ اوقات پائے جائیں تو نمازیں تم پر فرض ہیں یہ نہیں کہ صرف ایک ہی وضو ایک
 دن میں پڑھ لیں تو فرضیت ادا ہو گئی بلکہ ہر روز ان اوقات میں نمازوں کو قائم کرنا فرض ہے
 دوسرا یہ کہ نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرنا فرض ہے الا من عذر۔

ظہر مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے

بنی اسرائیل ۱۵۱ { اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ
 وَتَرَاءَنَ الْفُجْرِ إِنَّ تَرَاءَنَ الْفُجْرِ كَمَا كَانَ مَشْهُودًا ۝

اور نماز قائم فرمائیے سورج ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے ہونے
 تک۔ اور نماز قائم فرمائیے۔ فجر کے وقت قرآن زیادہ پڑھیے۔ کیونکہ وقت فجر
 کی نماز میں قرآن پڑھنا خداوند کی حاضری ہے۔

اس آیت کریمہ اَقِمِ الصَّلَاةَ سے نماز قائم کرنے کی ان مذکورہ اوقات میں فرضیت ثابت
 ہوئی۔ جن اوقات مقررہ میں نماز پڑھنی فرض ہے۔

۱۱، اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ

نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔ اس آیت کریمہ سے ظہر کی نماز کو قائم رکھنا
 فرض ثابت ہوا۔

تو اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد اگر کوئی شخص سورج ڈھلنے کے وقت نماز نہیں
 پڑھتا تو وہ اس آیت کریمہ کا حامل نہیں اور کذب قرآن ہے۔ اور اس کی تائید دوسری آیت

سے فرمائی۔

ظہر کی نماز کی تشریح

روم ۲۴ { وَحِينَ تَظْهَرُونَ -

اور ظہر کے وقت بھی رب کی تسبیح بیان کرو لِيَذْكُرَكَ الشَّمْسُ کے وقت کا نام ظہر معروض فرما دیا۔ نماز کو قائم کر کے اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کا ارشاد فرما کر ظہر کی نماز میں تسبیح و تحمید کے فرض فرمادی اب ظہر کے وقت نماز کا منکر منکر قرآن کریم ثابت ہوتا۔ جو اسی صول آیات قرآنیہ سے ظہر کی فضیلت ثابت ہوئی اور ظہر کی نماز کے تارک کو اتنا ہی ضاب ہو گا۔ جتنا صبح کی نماز کے تارک کو۔

فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم

(۲۴) اِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ نماز قائم کرو رات اندھیرے ہونے کے وقت۔

رات کا جب اندھیرا شروع ہوتا ہے اس وقت پر بھی اَقْبِرِ الصَّلَاةَ کا حکم اہل علم و دین ہوتا ہے اور غَسَقِ اللَّيْلِ مغرب کی نماز کو قائم کرنا میں تسبیح و تحمید آیات قرآنیہ سے ثابت ہوتا اور طَرَفِ الشَّامِ کے ایک جزو کی تشریح ہے اس کا نام مغرب ہے اور پھر قیامی تا یہ تقرر وقت کی۔

روم ۲۴ { فَصَلُّوا لِلَّهِ حِينَ تُمْسُونَ سے فرمائی کہ یہ صلوٰۃ مسابینی مغرب کی نماز فرض ہے اور چوتھی تا یہ۔

طہ ۱۶ { وَاطْلُؤْا الشَّامِ سے اس نماز کی تا یہ فرمائی۔ مغرب کی نماز

کے متعلق چار حکموں سے تائید الہی کے حکم جاری کرنے سے بھی اگر مغرب کی نماز کا کوئی شخص ناکار کرے تو حکم خداوندی کا صاف منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کذاب قرآن ہے۔

نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے

(۳) وَقُرْآنَ الْفَجْرِ۔ اور نماز قائم کرو فجر کے وقت قرآن پڑھ کر

اس کا تعلق بھی اقْبِرِ الصَّلٰوةَ کے ساتھ ثابت ہوا جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ اَفْعِلِ الصَّلٰوةَ نماز قائم فرمائیے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ فجر کے وقت قرآن پڑھ کر فجر کے وقت کی تخصیص قرآن پڑھنے کے ساتھ اس لئے فرمائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ قرآن نماز کا رکن ہے دوسرا اس لئے کہ فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھا فرمان الہی کے حکم کو بجا لانا ہے اور پھر ساتھ اس وقت میں زیادہ قرآن مجید پڑھنے کا سبب خود فرمادیا کہ اے نمازیو! میں تمہیں اس لئے اس وقت میں قرآن پڑھنا زیادہ بتا رہا ہوں کہ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے سے دوبارہ الہی میں حاضری منظور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مشہود ہے حاضری کا ہے۔

سب ملائکہ مقربین دوبارہ خداوندی میں فجر کے وقت حاضر ہوتے ہیں اور ان کی حاضری سبج ہوتی ہے۔ یہ فجر کے وقت سات دن کے ملائکہ ڈیوٹی سے بدلنے والے بدلنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تم بھی اس وقت میں حاضر ہو جاؤ اور نماز کو قائم کرو تاکہ تمہاری ڈیوٹی عبادت بھی ان مقربین کے ساتھ درج ہو جائے اور اس کی دوسری تائیدی ۱۶ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سُوْرَچ پڑھنے سے پہلے سب کریم کی تسبیح بیان کرو سے ہوئی اور تیسری تائیدی طہ ۱۶ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ پھر چوتھی تائیدی ہود ۱۲ طَهَّرْ فِي الْفَجْرِ کے جزو سے فرمائی۔ پانچویں تائیدی اَطْهَرَاتِ الْفَجْرِ سے فرمائی

چھٹی تائید مومن ۲۲ ذی الحجہ سے فرمائی۔ پھر ساتویں تائید مزید آل عمران ۳۰ ذی الحجہ سے فرمائی۔ آٹھویں تائید میں اس کے وقت کا نام دوم ۱۲ جلی تائید ہوا جب تم صبح کو تہے ہو سے عیوں کے لئے نام کو ماضی مقرر فرمایا۔ اور ذی الحجہ سے فجر کی قسم کھا کر سب العزت نے نماز فجر کی شان کو دوبالا فرما دیا۔

اس فجر کی نماز کے قیام کی فرضیت کا ذکر فرما کر رب العزت نے عقلت طوق سے آٹھ بار تائیدات پیش فرمائیں اب اگر اس کا کوئی شخص انکار کرے تو مگر قرآن کریم ہے۔ اس ایک آیت کریمہ الہیہ سے تین نمازوں کا یکساں حکم ہوا۔ فجر کی فضیلت زیادہ فرمائی۔ کیونکہ اس وقت کی فضیلت زیادہ ہے۔ اور اس وقت میں نماز پڑھنا فرض پر زیادہ مشکل ہے لیکن ظہر کو فجر پر مقدم فرمایا ثابت کرتا ہے کہ ظہر کے حکم پر پیدا ہونے تھے۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کا بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ حکم الہی کو تسلیم کرتے ہوئے فجر کی نماز ادا کرتے ہو تو ظہر کے نماز کی فرضیت کے حکم کو بھی مقدم سمجھو۔ فجر کی نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز کو فراموش نہ کریں۔ ایک ہی آیت میں تینوں کا ذکر فرما دیا۔ اور ظہر کی نماز کی تائید مقدم فرمائی۔ اب مقدم کے حکم کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص مؤخر کے حکم کو ادا کرے تو وہ قرآن پورے کا منکوث ہوگا۔

نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے

عصر کا وقت بھی چونکہ رب العزت کو زیادہ محبوب تھا اس وقت کی قسم کھائی ذی الحجہ سے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اگر کوئی شخص پیارے وقت میں پیارے کی باتیں کرے گا تو وہ بھی میرے پیاروں میں شمار ہوگا۔ اس لئے عصر کو خصوصاً تاکید سے بیان فرمایا۔

بقرہ ۲۳۱ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ ذُقُوا مَوَالَہٗ
قَاتِلِیْنَ صَلٰۃ کا لفظ جمع فرما کر کسی نماز میں پڑھنے کا ثبوت دیا اور حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلٰۃ
تمام نمازوں کی نگہبانی کرو سے بندے کو خبردار کیا کہ خبردار تمام نمازوں سے کسی نماز کی بھی
سمتی نہ کرنا سب نمازوں کو حفاظت سے ادا کرنا۔ اور جو ہمیں کسی ایک نماز سے روکے
گا تو تم میرے حکم حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلٰۃ کو یاد کر لینا مانع کی اقتدا میں کہیں میری
نماز نہ ترک کر دینا اور نماز عصر میں قیام خداوند کریم کے دوہر و فرماں بڑاری سے ہو۔

پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے

مائدہ ۱۱۴ ﴿اِنَّمَا يُرِیدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یَّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبُغْضَ فِی الْخُلُوفِ وَالْمَنَاسِرِ لِیُضْذَکَّ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰۃِ
فَہَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ۔

اور کوئی بات نہیں شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت بغض شراب
اور جھگڑے کے ذریعے ڈال دے۔ اور شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے روکے گا۔ اور نماز سے
روکے گا کیا تم رک جاؤ گے ؟

اگر تم شیطان کی اتباع میں پانچوں نمازوں سے کسی نماز کو ترک کر دو گے تو وہ بقرہ ۲۳۱
خداوندی مطیع شیطان ہے اب فیصلہ تم پر ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کر کے خداوند کریم کی
اطاعت میں مطیع اللہ و مطیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاؤ۔ یا پانچوں زنیفہ
نمازوں سے کسی کو ترک کر کے مطیع شیطان کہلاؤ۔

توبہ العزۃ نے حَافِظُوا اَعْلٰی الصَّلٰۃ سے تمام نمازوں کی تاکید فرما کر تمام

غزوں کی گنجائی کا دشاؤ فرمایا بعد ازاں وَالصَّلَاةِ اَنْتُمْ عَلٰی کَاخْصَرْمٰی تَقَرَّرُ فَرَمَیَا کہ تم غزوں کی خصوصاً حفاظت کرو۔ پانچوں غزادوں کے وقت کا تعین خصوصاً فرمایا۔
 رب العزت کو معلوم تھا کہ عصر کی غز کے منکبین پیدا ہو جائیں گے اس لئے اس نے اس نے اس کو غزادوں سے لڑا تا کہ اس کی تائید علیحدہ خصوصیت سے ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس غز کے قبل و بعد اور نمازیں بھی ہیں اور اس کی دوسری تائید طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا سے فرمائی اور فرمایا بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا اور تیسری تائید مزید صبح اور ظہر پہلے اور مغرب و عشا بعد میں قَبْلَ الْغُرُوبِ سے فرمائی۔ فرمایا۔

ق ۲۶ فَبِیْہِ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوبِ اور تبیج بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے تو ان چار آیات سے فرقانہ سے نماز عصر کی فرضیت ثابت ہوئی۔ اور اگر اب کوئی انکار کرے تو ایسا ہے جیسا کہ جس نے صبح کی نماز کا انکار کر دیا تو عصر کی تائیدی نماز کا تارک خداوند کریم کے نزدیک پر سے قرآن کا اور تمام غزوں کا تارک ہے۔
 سوال: مولوی صاحب نماز کے قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے چڑھنے کا حکم نہیں۔

محمد عمر: سبحان اللہ خداوند کریم نے اگر نماز کے قیام کا حکم فرمایا ہے تو ہم بھی نماز کو قائم کرتے ہیں۔ کھڑے ہو کر شروع کرتے ہیں اور اصطلاح بھی قرآنی ہی استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب کسی کو نماز کے متعلق دریافت کرنا مطلوب ہوتا ہے تو وہ بھی یہی کہتا ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی۔ یہ نہیں سوال کیا جاتا کہ پڑھی جا رہی ہے؟ اور دوسری دلیل جب نماز کے لئے جلیس پڑھی جاتی ہے تو بکیر میں نہیں کہا جاتا کہ نماز چڑھنے لگے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ نماز کھڑے ہو کر شروع کی جاتی ہے۔ اس لئے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ کہ فرمانِ خداوندی اَتِمُّوا الصَّلَاةَ کی ادائیگی ثابت ہو جائے اور جب نماز کا قیام ہوتا ہے تو اس میں قرآن کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے۔ رکوع و سجود میں تو محض تسبیحیں ہی ہیں۔ یہ الفاظ جو تمہیں جنگ گھوٹنے والے بتاتے ہیں یہ صرف خدا کے حکم کے چور ہیں۔ قبر اور حشر میں ضرور گرفتار ہوں گے کیونکہ نمازوں کے منکرین کا مرتبہ ایک ہی حکم سے انکار نہیں پانچ احکام کا ایک دن میں انکار ہے اور ہر ایک نماز کے متعلق آٹھ آٹھ دس دس دفعہ تائیدی نازل ہوئیں تو پانچ نمازوں کا منکر خداوندی پچاس حکموں کا منکر ظاہر ہوا۔ جو شخص ایک دن میں خداوندی پچاس حکموں کا انکاری ہے تو ایسے شخص کی عمر کا اندازہ خود کر لو کہ خداوند کی فرمانبرداری میں گریہ یا عمر ہی برباد کر بیٹھا اور یہ اتباع کس کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں نمازوں کے قیام کی تائیدی آیات فرمائی اَتِمُّوا الصَّلَاةَ سے فرما کر ارشاد فرمایا کہ قیام نماز کے بعد پھر پڑھنا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے اوقات کے نام لے لے کر اس میں جو پڑھا جاتا ہے فرمایا کہ نمازوں کے اوقات کی تائید بھی ہو جائے اور جو ان میں پڑھا جاتا ہے مسلمانوں کو اس کا علم بھی ہو جائے۔

قیام نماز کے ابتدا میں پڑھا جائے

چار نمازوں میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

{ ۲۱/۲۱ } فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ

فِي الْمَسْمُوتَاتِ وَالْأَوْعِيَّاتِ وَحِينَ تَنْظَهُمُ دُونَ -

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا ہے (یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنا ہے، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور عشا کے وقت کی نماز میں بھی اور ظہر کی نماز میں تسبیح و تحمید پڑھے۔

اس آیت سے شام صبح ۔۔۔۔۔ عشا اور ظہر کی نماز کا ثبوت ملا اور ان چار نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اور الحمد اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

صبح و عشا کو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی

(۲) مومن ۲۴ { وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالنَّجْوَى وَالْإِنْكَارِ -

اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشا اور صبح کے وقت

اس آیت کریمہ میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پورا پڑھنے

اور الحمد للہ رب العالمین پر اقیام نماز میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

صبح عصر اور مغرب و عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا

(۳) ق ۲۴ { وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْفَجْرِ وَمِنْ الْاَكْلِ فَسَبِّحْهُ

اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور بعض جیسے رات سے بھی۔ اسی کی تسبیح بیان فرمائیے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور الحمد للہ چار نمازوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں بھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مع الحمد للہ رب العالمین پورا پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ اوقات نماز کی تائید بھی ہو گئی۔ اور اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کی تائید بھی ہو گئی۔ اور سُبْحَانَكَ سے اشارہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کی طرف ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور بِحَمْدِ رَبِّكَ سے الْحَمْدُ لِلَّهِ سورۃ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے وہ بھی قرآن میں مذکور۔ تو خداوند کریم نے قرآنی اصطلاح سے قیام کے بعد۔

پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کا قرآن پڑھنے

کا ارشاد فرمایا

(۴) طَمَسَتْ الْإِبْرَاقُ فَاَصْبَحَ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى

جو یہ لوگ آپ کے خلاف کہتے ہیں آپ صبر فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح بیان فرمائیے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھنے سے اپنے رب کی

جو کہ ساتھ یعنی بح الحمد للہ قرآنی کے صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں اور
 اَنَّا بِمِیْلٍ میں نماز میں پڑھی جاتی ہیں یعنی شام و عشا میں بھی اساطرات
 نہاد کی نماز میں بھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قرآنی پڑھتے۔
 اطراف جمع فرمادی جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے تو اطراف
 نہاد فرماتے صبح کی ایک طرف شام کی دوسری طرف دن ڈھلنے کی تیسری طرف
 ثابت ہو گئی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نمازوں میں بھی جب ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی رضا نہ ہو منظور نہیں۔ اور منکرینِ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز میں
 لَعَلَّکُمْ تَشْرَحْنٰی فرمانِ خداوندی مقامِ عبرت ہے۔

(۵)، آل عمران ۳۷ ﴿وَسَيَقُولُ يَا نَعِیْشِیْ وَالْاِبْنُ کَا مِیْرَ -

اور تبیح بیان فرما ہے عشاء اور صبح کی نماز میں۔

دوسرے مقام پر اَقْرِ الصَّلٰوةَ طَرَفِیْنِ الْمَسْجِدِ کَا مِیْرَ لَعَلَّکُمْ تَشْرَحْنٰی
 نماز قائم فرمائیے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے گزرنے میں تورات
 کریمہ میں رب العزت نے صبح مغرب اور عشا تین نمازوں کا ذکر فرمایا اور یہاں وَ سَيَقُولُ
 يَا نَعِیْشِیْ وَالْاِبْنُ کَا مِیْرَ سے قطعاً فرمائی کہ عشا کے وقت نماز قائم کر کے اللہ کی تبیح بیان
 کرنا ہے یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ والی نماز پڑھنا ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 سکھائی ہے۔

تفسیر کبیر ۱۲/۱ { اَنَّ الْاِیَّۃَ سَدَّلَ عَلٰی اَنَّ مَلٰوۃَ الْجَنۡبِیۡ لَا

اُنۡبِیَآءَ وَلَا اَنْفَقَ فَقَالَ اَبُو عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا

وَدَخَلَتِ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ فِيهِ فَقَبِلَ طُلُوعَ الشَّمْسِ هُوَ صَلَافُ
النَّجْوِ وَقَبِلَ غُرُوبَهَا هُوَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ لَا تَهْمَا
جَمِيعًا قَبْلُ الْمَغْرِبِ وَمِنْ آثَاءِ الْيَلِّ قَبْلُ الْمَغْرِبِ الْغَا
الْأَخْبَرَةُ -

بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچ نمازوں سے نہ کی جاسکتی ہے
اور نہ ہی زیادتی تر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس آیت کریمہ میں
پانچوں نمازوں ہی بیان کی گئی سورج چڑھنے کے پہلے وہ فجر کی نماز ہے اور غروب ہونے
سے پہلے وہ ظہر اور عصر ہے اس لئے کہ وہ دونوں مغرب کے قبل ہیں اور رات کے کچھ حصے
سے وہ مغرب اور عشاءِ اخیرہ ہے۔

مختصر ہیئت قضا یہ ترتیب نماز

حج ۱/۴ { وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَقْبَلْنَا
تَشْرُكًا فِي شَيْءٍ وَطَهَّرْنَا بَيْتِيَ الْإِسْلَامَ لِلْعَالَمِينَ وَ
التَّكْوِيمَ الْجَوْدِ

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بیت اللہ کی جگہ میں پناہ دی کہ میرے
ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور بیت اللہ طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود
کرنے والوں کے لئے پاک فرما دیجئے۔

اس آیت کریمہ سے ترتیب نماز ثابت ہوئی۔ قیام و رکوع و سجود جس سے ثابت ہوا کہ رکوع
قیام سے مقدم نہیں اور سجود رکوع سے مقدم نہیں ہو سکتا۔ نماز میں پہلے قیام مقدم ہے

پھر رکوع پھر مسجد۔

سوال "موسیٰ صاحب پہلے جو اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے ہوں اس کا ثبوت قرآن میں کہاں ہے۔

محمد عمر "قرآن کریم میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

نماز کی ہمت قضاویہ کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ اکبر کا ثبوت

المذثر ﴿۱﴾ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ رَبُّكَ فَكَلِمَةٌ
لے چادریں پٹے ہوئے کھڑے ہر جاوے۔ پھر ڈرائے اور اپنے رب کی پھر بکیر پڑھیے
یعنی اللہ اکبر فرمائیے۔

(۱) اعلیٰ ﴿۲﴾ وَذَكَرْهُمْ اِسْمَ رَبِّهِ فَصَلُّ

اور اپنے رب کے اسم ذاتی کا ذکر کیا اسنے پھر نماز پڑھی۔

(۲) اور وَتَسْتَكْبِرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدٰ اَكْمُرْ

اور چاہے کہ تم اللہ کی تکبر پھر جس طریق پر اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

اسم ذاتی کا بیان

(۳) وَلَئِنْ كُنْتُمْ اِلَّا كٰفِرُوْنَ

اور اگر تمہارا اللہ کا بہت بڑا ہے۔ کہہ اللہ اکبر سے پہلے ثابت ہے۔

(۴) اَلرَّحْمٰنُ { سُبْحٰنَكَ اَسْمُكَ رَبِّكَ ذٰی الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ -

تو نماز شروع کرنے سے پہلے ذکر اسم ذاتی کا ضروری فرمایا۔ اور اللہ اکبر کا پورا کلمہ قرآن میں نغیر فرمادیا تو اسی لئے نماز شروع کرنے وقت بھی اللہ اکبر کا ذکر پڑھنا ضروری ہوتا اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بھی حکم خداوندی فستح سے بات قرآنی ثابت ہوگیا دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی دوسرے ملازم میں کسی کو مقرر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کو پہلے وہاں کی مروجہ زبان سکھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی رب العزت کا ارادہ ہو کہ ملازم کو جنت میں لے جانے کا ہے اس لئے جنت کی زبان دنیا میں سکھاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے

یونس ۱۱ { دَعَوْهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

جنت میں جنتی پکاریں گے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

ثابت ہوا کہ جو لوگ یہاں نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے وہ جنت میں جلتے کے غراہند نہیں ہیں۔ اسی لئے وہاں کی بولی نہیں بولتے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ کا ثبوت خداوند کریم سے ملا۔ اور جنتیوں کا کلام ثابت ہوا۔

نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنے کا حکم

طہ ۲۶ { وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُومُ وَ مِنْ الْاَيْلِ فَتَبَهَّ

وَ اَدْبَارَ الْبُجُوْبِ -

اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اپنے رب کے الحمد اللہ کے ساتھ پڑھیے جب آپ قیام نماز میں

اور رات کے ابتدائیں اور تاروں کے پڑھنے کے بعد بھی قیام بیان فرمائیے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ لَمَّا تَقُومُ ۚ وَ سَبِّحْهُ لَمَّا تَقُومُ ۚ وَ سَبِّحْهُ لَمَّا تَقُومُ ۚ
 میں ہی قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ یعنی جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو سُبْحَانَكَ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شروع قیام میں پڑھے جائیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا بھی اس آیت پر
 کریم میں ثابت ہوا۔

جنت کی دوسری اصطلاح

یونس ؑ ۱۰ وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
 اور جنتیوں کا آخری دعویٰ یہ ہو گا کہ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

پوسے الحمد للہ کی تشریح اور پوسے نام کا ظہور

وَ اَتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَشَاقِیِ وَالْقُرْآنِ اَنْعَظِیْمُ ۔

اور دیے ہم نے آپ کو سات چھوٹی گیس اور قرآن بڑی بزرگی والا۔

الحمد شریف پوری سات دہری آئیں پڑھنا بڑا ثواب ثابت ہوا۔

الحمد شریف کامل پڑھنے کے بعد فاتحہ ۱۰ اَمَّا تَتَذَكَّرُ اِنَّ لَكَ لَحَرَفًا مِّمَّا تَدَّعٰی

قرآن پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ پھر

رکوع و سجود کا ثبوت

ج ۱۰ ۱۰ اِنَّمَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَ سَبَّحُوْا وَ اَعْبَدُوْا ۚ

لے ایمان داور رکوع کرو۔ سجدہ کرو اور عبادت کرو۔ یعنی تم نے قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سبک الہم اور الحمد للہ پورے پڑھ لئے اور مَا تَيْسَّرُ مِنَ الْقُرْآنِ سے کچھ قرآن پڑھا تو اب رکوع کر کے اور سجدہ کر کے عبادت خداوندی بھی کرو۔

پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فرغ بھی نہیں کر سکتا

معالج ۲۹ { إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا

إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتُ يُمُونُونَ

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اوپر شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ سوا نماز پڑھنے والوں کے وہ ہمیشہ اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب العزت نے الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتُ يُمُونُونَ صلوٰۃ جمع ارشاد فرمایا۔ جس سے تمام نمازوں کا ذکر ہوا۔ دوسرا اس آیت کریمہ میں رب العزت نے جزع فرغ کرنے والوں کو نمازیوں سے علیحدہ کر دیا اسی وجہ سے جزع فرغ ایسے لوگ ہی کرتے ہیں جو نماز سے خروم ہوتے ہیں اور رب العزت نے جزع فرغ کرنے والوں کا سبب بھی فرمادیا کہ ان کے جزع فرغ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو شرمس کتی ہے تو وہ جزع فرغ کرتے ہیں اور نمازیوں کو نہ شرمس کتی ہے اور نہ وہ جزع فرغ کرتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

پانچ نمازوں کے منکرین جہنم میں سیر کریں گے

در ۲۹ { فِي جَنَّةٍ يَتَنَاءَوْنَ مِنَ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ
قَالُوا لَكَ فَلْتٌ مِنَ الْمُصَلِّينَ -

جنتوں میں جنتی دوزخی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس نے پہلایا۔
دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نمازیوں سے نہ تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والوں کا بھی حال بیان
فرمادیا کہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والے بھی دوزخ میں ٹھہریں گے اور جو پوری پانچ نمازیں نہیں
پڑھتے لوگ مساجد میں ادا کرتے ہوں اور منکرین باہر پھر رہے ہوں تو ان کے متعلق رب العزت
نے اسفرت کا حال فرمادیا کہ ایسے لوگ تا کہیں صلوٰۃ خمسہ دوزخ میں ہی ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو پانچوں نمازیں مکمل پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نماز کے تارک کو عتاب

قیمہ ۲۹ { فَلَا صَدَقَ وَلَا صَدَقَ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ثُمَّ
ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ أُولَٰئِكَ فَاؤُلَٰئِكَ ثُمَّ أُولَٰئِكَ
ثُمَّ أُولَٰئِكَ

اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے اہل
کی طرف اڑتا ہوا چلا گیا ہلاکت ہر تیرے لئے۔ پھر ہلاکت ہر پھر ہلاکت ہر تیری تو ہلاکت
تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے بے نمازیوں کے لئے چار دہرہ ہلاکت کی خوش خبری دی ہے

تم تارک نماز بن کر چارہ کتوں کے متقی بنوں گے۔

المسئلت { وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْكُفُوا أَلَا يَسْكُفُونَ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ }
بَلْمُكَذِّبِينَ۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کر دو رکوع نہیں کرتے ویل جہنم ہے اس
دن ملائین کے لئے۔

نماز کے تارک کے لئے قرآن کریم میں بہت عتاب آیا ہے۔ لیکن فقیر اختصار رکھنے
اتنا ہی کافی سمجھتا ہے۔ باقی رہا کہ جب تک تم نماز میں بھی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
عمل نہ کرو گے کبھی تمہاری نماز منظور نہیں ہو سکتی۔

ضرورت احادیث

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر تمام عبادات ضائع ہو جاتی ہیں

(۱) مُحَمَّدٌ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہوا کہ صرف خدائی فرمان سے احکام خداوندی
کی تعمیل نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اطاعت خداوندی فرض ہے ایسے ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اعمال کے ابطال کا فتویٰ دیتا ہے۔ اب تمہارا دل چاہے تو اطاعت اللہ کے ساتھ ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازوں کو صحیح و مکمل کرو ورنہ بغیر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی قابلِ رحم ہو گئے۔ سنئے۔

نماز بغیر اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں

(۲) اور (۱۵) { وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا أَمْرًا مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ }
لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

جب رب العزت نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد فرما دیا تو پھر
وَاطِيعُوا أَمْرًا مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ کہنے کا کیا مطلب؟ اس سے منہ
ظاہر ہے کہ نماز کی فرضیت کو رب کریم نے فرمادی لیکن نماز کو ادا کرنے کا طریقہ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سیکھو اور آپ کے فرمودہ طریقہ کے موافق نماز ادا
کرو ورنہ ادا نہیں ہوگی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے

(۳) نور ۱۸ ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ -

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھرو گے تو اور کوئی بات نہیں اس پر ذمہ داری ہے جو مکلف کیا گیا اور تم پر بوجھ ہے۔ جو تم مکلف ہوئے اور اگر تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی دپانے دے بوجھ نہ لیا، تو ہدایت پاؤ گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوائے علی الاعلان تبلیغ کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہے وہ تر خداوند کریم کا بھی مطیع ہے اور ہدایت پر ہے اور جو شخص فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امامِ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والا ہے۔ احکامِ خداوندی بجالانے میں خود ذمہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذمہ نہیں۔

”سائل“ :- مولوی صاحب مسائل تو نماز کے متعلق ہی شروع ہیں لیکن اس کے متعلق ایک مسئلہ درمیان میں مزوری آگیا کہ تم نے کہا کہ قرآن کریم کے احکام کو ہم بغیر حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ نہیں سکتے یہ کس نے کہا ہے۔

”محمد عمر“ :- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ترجمان نہ ہوں ہم قرآن کریم کو

سمجھ نہیں سکتے۔ یہ رسالت کا ارشاد ہے۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض پر وعید خداوندی

(۴) ﴿لَا تَدْعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُجْزِيَ بَيْنَهُمْ﴾
اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ خَضَعُونَ

اور جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاٹے جاتے
ہیں تاکہ حضور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں تو اس وقت ایک فرقہ الگ
منہ پھرنے لگے ہیں۔

(۵) ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ﴾

إِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتُ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے امارا ہے اس کی طرف آ
جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو
ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ آپ سے پھر جاتے ہیں پورے طرح پھرنا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کتاب اللہ سے اعراض کرنے والوں کا ذکر فرمایا

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کا ذکر فرمایا اور جو آپ سے پھرنے والا ہے
اس پر منافق ہونے کا فزنی ثبوت فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو تسلیم
کرتا ہے۔ لیکن انشاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتا ہے تو وہ منافق
ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بغیر قرآن سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا

(۶) نحل ۱۰۶ وَمَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا تِبْيَانًا لِّمَا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور نہیں اتارا ہم نے آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو مگر تاکہ آپ بیان فرمائیں اُن کے لئے جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایسی قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی شارح ہونے کی وضاحت فرمائی کہ آپ اختلاف کو واضح فرما کر مٹائیں جو آپ کی فرمائی ہوئی قرآنی تشریح پر چلے گا وہ مخالف نہیں اور ہدایت پر ہے ورنہ نہیں۔

(۷) مریم ۱۲۱ فَاَنصَبْ لَهُمْ سُرَّةً يَلْسَنًا لِّكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدُنَّا

تو اللہ کوئی بات نہیں قرآن کو ہم نے آپ کی زبان سے آسان کیا تاکہ اس کے ساتھ آپ اللہ نے والوں کو خوش خبری دیں اور اس کے ساتھ ڈرامیں جھگڑا لوگوں کو۔

رب العزت نے فَاَنصَبْ لَهُمْ سُرَّةً يَلْسَنًا لِّكَ سے ثابت فرما دیا کہ قرآن کریم کو اگر ہم سمجھ سکتے ہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یعنی احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ نہیں کیا مگر این احادیث کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اپنے لیڈروں پر زیادہ اعتماد دے؟ رب العزت عالم الغیب ہے اس لئے اس کو علم تھا

کہ کئی آدمی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم آج قرآن داں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ رب العزت نے وضاحت فرمادی کہ قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سمجھو آپ کے بعد آپ کی احادیث سے قرآن سمجھو ورنہ تم بغیر آپ کے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے۔

اوقات صلوٰۃ

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔

بے شک نماز مومنین کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

بخاری شریف ۱۶۱۱ { ابوداؤد ۱۶۱۱ نسائی شریف ۱۶۱۱

حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك قال

حدثنا شعبه قال الوليد بن العزير اخبرني قال سمعت

ابا عمرا والشيبياني يقول حدثنا صاحب هذا الدار و

اشاهرا الى داسا عبد الله قال سألت النبي صلى الله عليه

وسلم ائني العمل احب الي الله قال الصلوة على وقتها۔ الخ

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سوال کیا کہ کیا عمل اچھا ہے جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز با وقت پڑھنا۔

ابوداؤد ۱۶۱۱ { عن عبادہ بن الصامتہ قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ائها سئكون عليكم

بَعْدَ دُيٍّ أَمَرَ أَنْ تَسْغُلَهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْفَتِهَا
 حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ يَوْفَتِهَا - ۱۶
 عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور میرے بعد تم پر ایسے حکام ہوں گے جن کو کئی چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے مشغول رکھیں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت چلا جائے گا۔ تو نماز کو وقت سے وہ چھوڑ دیں گے۔

صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت

(۱) ابو داؤد ۱/۴۱۶ { حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اسْمَاعِيلَ نَاسِفِينِ عَنْ ابْنِ
 عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ النُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ
 عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدَّاجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصْبَحُوا يَا أَهْلَ الْقُبُورِ فَإِنَّهُ أَغْظَمُ لِجَوْرِ كُفْرًا وَأَعْظَمُ لِلْأَجْرِ -
 رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو سن کر
 کہے پڑھو اس لئے کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے تمام ثوابوں سے
 بہت بڑا ہے۔

۲۔ نسائی شریف ۱/۴۱۶ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَرِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحُوا
 يَا أَهْلَ الْقُبُورِ -

رافع بن خریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا
فجر کو روشن کرو۔

۳۔ نسائی شریف ۱/۹۰ { أخبرنا ابو اہیم بن یعقوب حدثننا ابن
ابی مریرہ أخبرنا ابو عثمان قال حدثنا زید بن اسلم عن عاصم
بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قوصہ من
الانصار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما أسفرتم
بالنہی فانیۃ أعظم بالاجبر۔

عمر بن لبید انصار سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو تم صبح کی نماز کو سفید کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۴۔ دارمی شریف ۴۳۱ { حدثنا حجاج بن منہال ثنا شعبۃ عن
محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید
عن رافع بن خریج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أسفروا
بِقِلَّةِ النہی فانیۃ أعظم للاجبر۔

رافع بن خریج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کو سفید وقت میں پڑھو اس لئے
کہ وہ بہت بڑا وقت ہے ثواب کھلے۔

(۵) مجمع الزوائد ۱/۳۳ { عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن ابيه
عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسفروا
بالنہی فانیۃ أعظم لاجبرکم أو للاجبر رواه ابن اذينة وجماله ثقا۔

عمر بن قادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو سفید کر کے نماز پڑھنا تمہارے اجر کے لئے بہت بڑا فضل ہے ثواب بہت بڑا ہے۔

۶ کنز العمال ۴/۱۴۱ { عن محمد بن المنکدر عن أبي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال اصبحو بالصبح وهو خير لكم ابراهيم }

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال صبح کو روشن کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۷ کنز العمال ۴/۱۴۲ { قال ابو بكر بن المبارك بن كامل بن ابي غالب الخفاف في معجمه انا عبيد الله وعلى انا ناسحا من ابن انا سمعنا من الموسوي انا نجيب بن ميمون بن سهل انا منصور بن عبد الله الخالدي انا عثمان بن احمد بن يزيد الدقاق ثنا محمد بن عبيد الله بن ابي داود المخزومي ثنا شيبان بن سواد عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن أبي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبحو ايا نصبح فانه للأجر (ابن خنبل) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے لئے وقت صبح کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی نماز اسفار میں

۸۔ کنز العمال ۱۴/۲ { عن علی بن ربیعہ الواحی قال سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِمُؤَذِّنِهِ اسْفِرْ اسْفِرْ لَعَنَ صَلَاةَ الصُّبْحِ (عبر عن) علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ اپنے مؤذن کو فرماتے تھے سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لئے۔

عبداللہ بن مسعود کا عقیدہ بھی صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنی چاہیے،

۹۔ مجمع الزوائد ۱۳/۱ { وعن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود یُسَفِّرُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْطُّبْرَانِ فِي الْكَبِيرِ وَجَاهَهُ مَوْتَقُونَ

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور فجر کی نماز کو سفید وقت میں پڑھتے۔

سوال : مولوی صاحب فلس میں بھی تو نماز جائز ہے۔ یعنی صبح کاذب میں نماز پڑھی جائے تو صحیح ہے۔

محمد عمر : صبح ہونا اور بات ہے لیکن ثواب زیادہ اسی میں ہے کہ صبح کی نماز میں صبح روشن ہی ہو جائے تو پڑھی جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں فقیر عرض کر چکا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی و تیرہ عرض کر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ صبح و شام ہر جائے تو نماز پڑھے ثواب زیادہ ہوتا ہے تم بھی کسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ غس میں پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ تعلیم کر لیں گے۔ ورنہ تم غس میں پڑھ کر زیادہ ثواب سے کیوں محروم رہتے ہو صبح کو سفید کر کے کیوں نہیں پڑھتے ثواب بھی زیادہ اور جتنے فاری جماعت میں زیادہ شامل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی تمہیں زیادہ ہو گا۔ دوسرا بلکہ تین گنا ثواب مل جائے گا۔

صلوۃ الظہر کا وقت

۱۰۔ بخاری شریف ۱/۲۶۱ {حد ثنا ایوب بن سلیمان قال حدثنا مسلم شریف ۲۲۴۴ ابو بکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان حد ثنا الاعوج عبد الرحمن وغیرہ عن ابی ہریرۃ وناضح مولیٰ عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر اَنْهُمْ اَخَذُوا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْہُ قَالَ اِذَا شَتَدَّ الْحَرُّ فَابْرِدُوا بِالْمَلْوَةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمِ۔

ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۱/۲۲۴ {حد ثنا محمد بن المنثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت مہاجرا ابا الحسن یحدث انہ سمع زید بن وہب یحدث عن ابی ذؤانہ

أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِظِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَدَّ قَالَ انْتَضَبْ انْتَضَبْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنَ الْحَرِّمْ فِيهِمْ جَهَنَّمَ فَإِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ -

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر اور معذرت فرمایا کہ سخت گرمی جہنم کی بجائے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ان بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص گرمیوں میں ظہر کی نماز پڑھتا ہے وہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کذاب ہے۔

مسجد میں داخلہ کی صورت

بقرہ ۱۱۱ اَوَّلُكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَخْلُقُوا الْاَخْلَاقِيْنَ -

یہ کہیں کہ ان کو حق نہیں ہے کہ مسجد میں داخل ہوں مگر ڈرنے والے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد میں ٹھکرا کر عجزی سے چلنا چاہیے اگر کوئی مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

نماز میں عاجزی سے کھڑا ہونا

لِقُرْءِ { وَتَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ -

اللہ کے لئے عاجز ہونے والے کھڑے ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ نے قیام نماز کی ہیئت تفصیلاً فرمادی۔ عاجزی کا قیام رکن صلوٰۃ سے ہے اگر قیام نماز میں ہی عجز و انکساری نہیں تو قیام نماز صحیح نہ ہوا اور اگر کھڑے ہو نایا پاؤں پیلا کر کھڑے ہونا آیت کریمہ کے خلاف ثابت ہوا۔

ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہونا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے

ابوداؤد ۱۶۱۱۱ { حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا ابَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفُوعُ

صَفْوَتِكُمْ وَقَامِرُ بَوَابَيْهِمَا وَحَادُّ رِجَالِ الْأَعْنَاقِ قَوْلُ الذِّبْنِ لَفْظِي بِيَدِ

إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَتَدَخَّلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفْوَتِ كَأَنَّهُمَا الْخُذْفُ -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ اپنی صفوں کو چرنے لگ کر دو اور صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو

اور گردنوں کو برابر کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

میں نے شیطان کو دیکھا کہ وہ صف میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ بھیڑ کا بچہ۔

کیوں جناب! صف کو چرنے لگ کر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کٹ ڈیڑھ فٹ ٹانگیں چوڑی کی جائیں

معلوم ہوا ٹانگیں اتنی چوڑی کرنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے رُفُوعُ صَفْوَتِكُمْ

کا کذب ہے دوسری بات حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو کہ ٹانگوں میں اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ کہ جس سے بیڑ کا پچو گزر جائے اپنی ٹانگوں میں چلے ہے فاصلہ ہوا ایک دوسرے کے مابین فاصلہ ہو دونوں منع ہیں۔ کیونکہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان بیڑ کے چھوٹے نیچے کی طرح صف سے گزرتا ہے تو شیطان کو تو فاصلہ چلے ہے ٹانگوں کے اندر سے فاصلہ مل جائے یا باہر سے۔ بہر حال فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔

”سائل:“ مولیٰ صاحب بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صرے کی ٹانگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے یہ نہیں کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ نہ کرو۔

”محمد عمر:“ بڑا افسوس ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَضُوا صَفْوَفَ کَعْبُوْا اپنی صفوں کو چرنے لگ کر۔ یہ تو فرمانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ آپ نے سب فاصلے بند فرما دیے اپنی ٹانگوں کا فاصلہ ہو یا دوسرے کے ساتھ چلنے سے ٹانگوں کا فاصلہ ہو۔ تو تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی مٹانی ہے کہ آپ نے فرمایا صف میں فاصلہ نہ ہو تو اپنے باہر سے روکا تم اپنی ٹانگوں میں فاصلہ بندتے ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے شیطان کی گزرگاہ کو پہلوؤں سے تو روک دیا اور اپنی ٹانگوں سے گزرگاہ شیطان بنا دی سبحان اللہ اس کا ہم اتباع ہے۔

”سائل“ مرفعات یہ ہے کہ شیطان کو پہلوؤں سے روکنا کافی ہے۔ اپنی ٹانگیں چلے جتنی بھی چوڑی کر لیں شیطان ٹانگوں کے درمیان سے نہیں گزر سکتا جیسا کہ کسی کو کھا جائے کہ تم ٹانگے نیچے سے گزر جاؤ تو وہ ٹانگے نیچے سے گزرے گا ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ شیطان بھی پہلوؤں سے گزرتا ہے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔

”محمد عمر:“ سبحان اللہ جناب آپ خوب سمجھیں اور غریب استنباط کیا انسان کو شیطان پر

بندہ اگر ننگا ہو تو صحیح الفطرت انسان نہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم طہارت خانے میں ننگے ہونے لگو تو بوت و عمل بایاں پاؤں لکھا کر اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْخُبَاثِثِ پڑھو۔ کیونکہ شیطان ننگے انسان کو پیچھے سے چھڑتا ہے کیوں جی! شیطان اور انسان ایک جیسے ہے یا کچھ فرق ثابت ہوا دوسرا جواب جب آدمی رات کو لیٹتا ہے تو بعض دفعہ جو ان آدمیوں کے سامنے شیطان عمت کی شکل میں جماعت کے لئے آجاتا ہے عورت کو بھی بعض دفعہ آجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے تو رات کو شیطان انسان کی ٹانگوں سے پرہیز نہیں کرتا اور صاف میں دن کو داخل ہوا اور پھر ٹانگوں سے پرہیز کرے اس کو کونسی شرم ہے جناب!

ثابت ہوا کہ شیطان کو ٹانگوں کے باہر سے گزرناتر صاف صفت کو خراب کرنا ہی مقصد ہے۔ ٹانگوں کے درمیان سے اگر شیطان کو فاصلہ مل جائے اور پھر نماز میں جب انسان ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتا ہو پہلو بھی نہ پلٹ سکتا ہو اور وہ صفت میں بھی موجود ہو تو وہ مرقہ جو اس کو رات کو شکل نصیب ہوتا ہے وہ میں اس کی آمد میں پیش کر دیا گیا تو وہ کب ٹٹنا ہے اسی لئے میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ٹانگوں کے درمیان بھی گزرگاہ شیطان ہے

مشکوٰۃ شریف ۹۸ } قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِّوْصَفْوْ فِكُمْ وَحَادُوْ

بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلَيِّنُوْا اِنِّیْ اَیَّدُ عِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسَدُّوْا مَخْلَفَاتِ الشَّیْطَانِ لَیَدْخُلَ فِیْہَا بَیْتُکُمْ بِمَنْزِلَہِ الْخَدَّیْثِ یَعْنِیْ اَوْلَادِ الصَّالِحِیْنَ

الصَّخَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بجائیں کے لئے ہاتھوں کو نرم رکھو اور فاصلے کو بند کر دیکر کٹر شیطان تمہارے درمیان میں سے گزرتا ہے بیڑ کے چھوٹے بچے جیسا۔

کیوں ہی! اب تو فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحت فرمانِ فیما بینکم نے ثابت کر دیا کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان میں بھی جگہ کھلی ہو جائے تو شیطان وہاں سے بھی گزرنے کو عار نہیں سمجھتا اور یہ فاصلہ ٹانگوں کا کم کر دے تو یہی حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو گا۔ اور اگر ٹانگیں فٹ ڈیوٹ چوڑی کر دی جائیں تو فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَدُ الْخَلْفِ کی تکذیب لازم آتی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں نفل کو بند کرو اور ہم ٹانگوں کے درمیان نفل پیرا کی اور یہ جملہ عام ہے ٹانگوں کے اندر کو بھی اور باہر کو بھی تو اس لئے ٹانگوں کے فاصلے کو تنہا کر کے کندھے سے کندھا تنگ کرنے کا مایا جائے اور لَيْتُنَا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ پر عمل ہو جائے تو صفت میں سب فاصلہ ٹانگوں کے اندر اور باہر کے ایسے مساوی ہو جائیں گے کہ شیطان کی گرگاہ بند ہو جائے گی۔ ورنہ ٹانگیں چوڑی کرنا قرآن اور احادیثِ صحیحہ کی تکذیب و مخالفت کا ثبوت واضح ہے۔

نقدِ پانچ پوئے النعام

نفیر اس شخص کو دینے کے لئے تیار ہے جو کسی حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دے کہ ٹانگوں کے اندر سے فٹ ڈیوٹ فاصلہ رکھنا جائز ہے وہاں سے شیطان نہیں گزر سکتا۔

بِیْنِیْ وَبَیْنَهُمَا جُودٌ خَالٍ اَجُودَ کُمْ نَقْتُ
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیئے

مسلم شریف ۱/۱۸۱ { اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوَةِ

نماز میں آرام سے کھڑے رہو۔

جب کھڑے ہوتے ہو تو ٹانگیں ڈیرھ فٹ چوڑی کرتے ہو اور جب رکوع میں گئے
تو دو فٹ چوڑی کر دیں اور اتنی چوڑی ٹانگوں سے سجدے میں نہیں جاسکتا پھر تنگ کر کے
سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو پھر قیام میں چوڑی کرنی پڑیں۔ علیٰ ہذا القیاس نماز میں
پاؤں کی ہیرا پھیری سے فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوَةِ کا کذب
ثابت ہو گیا تو نماز بے جا حرکات سے فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فعل غیر صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ حدیث
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز میں پاؤں
کے ساتھ یہ کھیل کھیل ہو جو تم تمام مذکورہ بالا کھیل نماز میں کھیلتے ہو۔ ورنہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوَةِ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں اتنے چوڑے رکھو کہ
پاؤں سے یہ کھیل بھی نہ کھیل جائے۔ یعنی جہاں پاؤں کا قیام ہو وہاں سے آگے پیچھے بھی نہ
کرنے پڑیں اور فاصلہ بھی پہلوؤں اور ٹانگوں کے درمیان میں مساوی ہو تو صفِ چوٹے گچ ہو
جاتی ہے نہ بازوؤں سے اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے اور نہ ہی ٹانگوں کے درمیان
اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے تو صف بھی چوٹے گچ ہو گئی اس پر بھی عمل ہو گیا شیطان
کو موقع بھی نہ ملا اور قَوْلُ اللّٰهِ قَاتِلِیْنِ پر بھی عمل ہو گیا اور مَسَدٌ وَالْمَخَلَلُ پر

ہی پر اعلیٰ ہوگا۔ اِعْمَلُوا اِیَّا اَمَّتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِمُؤَافَقَةِ
سُنَّتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَلَا تُخَالِفُوْا۔

”ایک نمازی“ مسجد میں آتے ہی بلا نیت زبان کی کنجھوں کے برابر ہاتھ اٹھا کر جلدی
سینے پر باندھ لئے۔

”محمد عمر“ یا زقم نے تو منہ سے کچھ نہیں کہا اور ہاتھ باندھ لئے تہا رے اعمال میں
میں ملائکہ کیا سمجھتے ہوں گے کہ اس شخص نے کیا پڑھا ہے۔ نماز پڑھی ہے یا کچھ اور فرضیہ
ہی یا نفل یا نفل خیر! فوافل تو تم پڑھتے ہی نہیں کم از کم فرضیہ اور سن میں تفریق ضروری
ہے ہاتھ کنجھوں کے برابر کر کے تم نے باندھ لئے لیکن فرضیہ اور سن کا کوئی فرق زبان سے دہرا
لیا اور نہ کھوایا تو فرضیہ خداوندی کیسے ادا ہوں گے اور کھے جائیں گے۔

”نمازی“ مولیٰ صاحب گھر سے نماز کی نیت کر کے ہی آتے ہیں۔ منہ سے کہنے کی کیا
ضرورت ہے۔

”محمد عمر“ فقیہ نے پہلے اس کا جواب دیا ہے کہ جب تک زبان سے کچھ نہ کہا جائے ملائکہ
نہیں سمجھتے۔ کمالا جین تہا ری نماز کو کوئی نماز کہیں گے جب تک تم منہ سے نہ کہو گے ہم
احناف منہ سے نماز کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز فرض یا چار
رکعت نماز سنت یا دو رکعت سنت ملائکہ ہماری نماز کو جو نیت کرتے ہیں سمجھتے ہیں
فرضیہ کی منہ سے نیت کریں تو فرضیہ سمجھ لیں گے۔ سن کی نیت کریں تو سن سمجھ لیں گے اور
وہی ادا ہو جائیں گے۔ تم نے نہ نیت زبان سے کی نہ تہا ری نماز ادا ہوئی ملائکہ نے یہ سمجھ لیا
کہ اس شخص نے ہاتھ کنجھوں تک اٹھا کر جلدی سے باندھ لئے اور پڑھا شروع کر دیا بس جو تم
نے پڑھا اور عمل کیا کھایا۔ لیکن فرضیہ یا سن یا نفل کی ادائیگی نہ ہوئی۔ لہذا بانی نماز کی تفریق

کا اقرار کرنا فرض خداوندی کے ادائیگی کا دعویٰ کرنا ہے۔ تم نے دربار خداوندی میں نہ دعویٰ نماز پیش کیا نہ دعویٰ نماز کی شنوائی ہوئی۔ دلائل بغیر دعویٰ کے منظور نہیں ہوتے عدالت میں اگر کوئی شخص دعویٰ پیش نہ کرے اور گواہوں کو پیش کرنا شروع کرے تو گواہوں کو عدالت سے دھکیل کر نکالا جائے گا۔ حاکم کہے گا کہ میرے علم میں کوئی دعویٰ ہی نہیں تو گواہوں کی میں کیسے سنوں تمہارے ہاتھ پاؤں ناک، سر گواہ ضرور ہیں۔ لیکن تمہارا زبانی دعویٰ نماز کا موجب نہیں تو حاکم کے نزدیک گواہوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

نیت کے متعلق غوث الاعظم حبیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہلی تھے اور فتویٰ امام شافعی کے مذہب پر دیتے تھے اُن دو نو مذہبوں میں اُس وقت بھی نیت زبانی ہوتی تھی۔

غنیۃ الطالبین ۵۶۶ { وَیَنْوِی فِی کُلِّ رُکْعَتَیْنِ اُصَلِّیْ رُکْعَتَی التَّوَاوُعِ الْمُسْتَوْنَةِ

اور زبانی نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ نماز ادا کرتا ہوں تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی بھی ثابت ہو کہ نماز کی نیت زبانی ہونی چاہیے۔

حج کی حاضری کا زبانی اقرار

۱) توحید خداوندی کا تم لاکھ اعتقاد رکھو لیکن اگر زبان سے اقرار نہ کرو گے۔ تو تمہارے اسلام کا کوئی اعتبار نہ کرے گا۔ لیکن جب زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرو گے تو مسلمان موحّد کہلاؤ گے پھر بھی مومن نہیں گو تم دل میں عقیدہ صحیح رکھو جب تم زبان

سے عَزَّوَجَلَّ اللہ کا اقرار کرو گے تو تمہارا ایمان بھی مقبول و منظور ہو گا۔ پھر جب تک زبان سے توحید و رسالت و قرآن سے کسی ایک کا انکار نہ کرے کفر کا فتویٰ بھی علحدہ نہیں ہو سکتا۔ ثابت ہوا ایمان و کفر زبان سے بھی ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہی حج میں لبیک نہ پکارے۔ یعنی جب تک زبانی اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تمہارا حج اور بیت اللہ کی حاضری منظور و مقبول نہ ہوگی۔ اور اگر بیت اللہ کی حد میں داخل ہوتے ہی زبانی زود و دور سے پکارنے کے بغیر تمہارا حاضر ہونا منظور ہوتا ہے کیا وہاں حج میں بیت اللہ کی حاضری کے لئے گھر سے نیت کر کے نہیں جاتے؟ لبیک زبانی کیوں پکارتے ہو اگر وہاں لبیک پکارتے ہو کہ ہم تیرے دربار میں یا اللہ حاضر ہو گئے ہیں زبانی اقرار کرتے ہو تو فریضہ حج منظور ہوتا ہے تو نماز میں بھی زبانی جب تک کہ اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ ہم تیرے دربار میں چار رکعت فریضہ یا دو رکعت سنت ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تیرے فرمان **هَذَا الْمَبِيتُ** پر عمل کرتے ہوئے تیرے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے فلاں نماز سے عبادت ادا کر رہے ہیں اور تیری بندگی ہی غرض ہے۔ اور کوئی غرض نہیں تو تمہاری نماز ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ **وَمَا عَلَيْكَ اِلَّا الْاَبْلَاحُ الْمُبِينُ** اَوْسُوْا بِهٖ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

۳۔ ایسے ہی زکوٰۃ میں جب تک زبانی زکوٰۃ کا نام نہ لو گے۔ تمہارا عطیہ محض صدقہ میں شمار ہو گا اور صدقہ تم نصاب سے زیادہ بھی ادا کر دو تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے

(۴) اور رمضان میں تو بغیر فریضہ کے دوسرا روزہ ہو سکتا ہی نہیں اس لئے فریضہ

ہی شمار ہوگا لیکن پھر بھی نیت روزہ کی سنت ہے۔

نیت نکاح زبانی اقرار سے

(۵) ایسے ہی منکوحہ کے نکاح کا جب تک اقرار نہ ہو یعنی لڑکی اقرار نہ کرے تو اَوْضًا بِاَلْعَقْرِ صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی اپنی لڑکی کو بغیر اقرار نکاح کے دوہما کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔

(۶) بیع و شراء میں جب تک معنی زبانی دعویٰ نہ کرے دل سے کوئی بیع و شراء جائز نہیں۔

خداوند کریم کی ربوبیت کا زبانی اقرار

اے نماز کو بغیر زبانی اقرار کے ادا کرنے والو کیوں وقت کو ضائع کرتے ہو اور اپنے فرضیہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہو نماز کی نیت کا زبانی اقرار کرو اور اعمالِ صالحہ و نیکوں کی اقتدا میں ضائع نہ کرو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے جب عالم ارواح میں ارواح کو خطاب فرمایا کہ اَکُنْتُ رَبَّکُمْ تَوَحَّصْ دِلٌ مِّنْ اَقْرَارِکُمْ سَے متب العزۃ نے بری نہیں فرمایا بلکہ سب نے زبان سے ”ہاں“ کا افراد کیا اس سے معلوم ہوتا کہ جب ہماری ابتدا عبادت تو عیدِ قرب منظور ہوئی۔ جب زبان سے اقرار کیا۔ تو فرضیہ نماز ہمارے ذمہ سے کیسے نکل سکتا ہے اور ادا ہو سکتا ہے جب تک کہ ہم زبان سے افراد کر کے اس کی ادائیگی نہ کریں۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے عزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا

۔ پھر بعد ازاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خداوند کریم نے جب جمع فرمایا اُحد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا حلیہ بیان کیا تو اس وقت بھی صرف سماع پر اقرار کو موقوف نہیں رکھا بلکہ اپنے روبرو عالم ارواح میں زبانی اقرار کرایا نیز رب العزت نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا۔

اَلْاٰمِرَانِ ۙ اِذَا خَلَّدَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَّا اتَّيْنٰكُمْ
مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلُكُمْ مَّصَدِّقًا لِّمَا
مَعَكُمْ لَسْتُمْ مِثْنًا بِهٖ وَلَنْ نَّصْرَئَهٗ قَالَ ءَاٰقُرْزَتْكُمْ وَاٰخِذَتْكُمْ
صَلٰى ذَا الْاِكْمَرِ اَصْرٰى قَالُوْا اٰقُرْزْنَا قَالَ فَاَشْهَدُوْا اَنَا سَمِعْتُكُمْ
مِّنَ الشَّٰهِدِيْنَ فَمِنْ ثَوْلٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلیہ بیان کیا کہ میں جب تم کو کتاب اور وحی عاتیت کر چکا تو پھر تمہاری طرف ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے گا جو مصدق ہوگا اس چیز کا کہ جو تمہارے پاس ہوگی (دبوت و معجزات وغیرہم) اس رسول کے ساتھ منور ایمان لائیو۔ اور اس کی ضرورت کرنا فرمایا رب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس پر میرا پکا وعدہ قبول کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے دوبار خداوندی میں عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا تو رب العزت نے فرمایا تم اب بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہا میں بھی تمہارے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہی

کی شہادت دینے والوں سے ہوں تو تمہارے اس اقرار کرنے کے بعد جس شخص نے رد گردانی کی تو وہ فاسقوں سے ہوگا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے سامنے زبانی اقرار کرایا قال اَقْرَضْتُمُوهُ اور وَاخَذْتُكُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ اِخْرَجِي نے ثابت کر دیا کہ کئی بات تب ہی ہوتی ہے جب اَقْرَضْنَا سے اقرار کیا جائے کیا رب العزت کو یقین نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو میں نے معصوم اور بادی بنایا ہے۔ یہ میری بات کو سن کر عمل کرینگے تو زبانی اقرار کیوں کرایا یا کیا ان کے قلوب کی نیت سے رب العزت واقف نہ تھا ہاءِ اَقْرَضْتُمُوهُ کا سوال فرما کر اقرار نہ کرنا سے نسی کیوں فرمائی؟ تاکہ ثابت ہو جائے کہ جب تک روبرو زبانی اقرار نہ ہو عمل مقبول نہ ہوگا۔ پھر خود بھی اَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ سے توثیق فرمادی کہ اگر تم نے زبانی شہادت دی تو میں بھی تمہارے روبرو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہ کی شہادت دیتا ہوں خداوند کریم کا نذر سے شہادت دینا بھی زبانی اقرار کا مثبت ہے

تو ایسے ہی اگر تم بھی خداوند کریم کے روبرو فرضیہ یا سنن کا اقرار زبانی کر کے عمل کرو گے تو اس کی قبولیت کی شہادت بھی رب العزت اسی وقت سنا دیں گے اگر تم نے صلوٰۃ فرضیہ خداوندی یا سنن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا نوافل عبادت خداوندی کا اقرار دربار خداوند میں نہ کیا تو نہ تمہارا دعویٰ پیش ہو اور نہ جواب دعویٰ رب العزت کی طرف سے سنایا گیا جب انبیاء علیہم السلام کو دربار خداوندی میں زبانی دعویٰ پیش کئے بغیر ان کی عمل اطاعت پر رد گرد نہیں کیا گیا تو تمہارے زبانی اقرار کے بغیر تمہاری عمل اطاعت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں بھی عمل اطاعت کی قبولیت کی ضرورت ہے تو پہلے زبانی اقرار کرو کہ یا اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں

خالص تیری ہی عبادت سے چار رکعت نماز فریضہ یا دو یا تین رکعت نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہیں امداس بیت قضاۃ میں متشکل ہو کر کھڑے ہیں کہ ہمارا رخ دہ ہندوں کے دیوتا کی طرف ہے نہ یہود و نصاریٰ کے قبلہ کی طرف ہے اصراف تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ امد میرے فرمودہ بیت اللہ کی طرف ہے اور پھر دونوں خالی ہاتھوں کو کاندل تک پھیلا کر اس اقرار کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمارا یہ زبانی اقرار ہمارے عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے کہ ہم خالی ہاتھ سے کثیرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں میں اپنے اعمال کا محوے کر نہیں پیش ہو رہے بلکہ تیری رحمت کی امید پر خالی ہاتھ دکھا رہے ہیں کہ تو اپنی رحمت سے ان کو پر کر کے لوٹانا ہمارے گنہگاروں سے درگزر فرما کر اپنی رحمت سے بھرپور کر دینا اور کاندل تک ہاتھوں کو پھیلاتے ہیں کہ یا اللہ ہم سر سے پاؤں تک خالی ہیں تیری رحمت کے سرے پاؤں تک محتاج ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت

خداوندی کا زبانی اقرار کر لیا،

(۸) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتَ اِذْ قَالَ
لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ الْاِلٰهَ
اَبَاءَنَا اِنْ شَاءَ اِهْبَعُوا سُبْحٰنَكَ وَاسْحٰقُ الْاِلٰهَ وَاجِدْ اَوْفَعُ
لَهُ مُسَلِّمُونَ -

کیا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی جب

مقبول و منظور نہیں ہوتے بلکہ مردود ہوتے ہیں۔ اور جن اعمال کی نیت کرے گا ان کا اجر ملے گا۔

مشکوٰۃ شریف ۱۶ { عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ يُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُحِبَّ لِسَانُكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ -

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کے لئے اور بغض کرے تو محض اللہ کے لئے اور تیری زبان ذکر اللہ میں مشغول رہے۔
اس حدیث شریفہ سے عملِ زبانِ ذکر اللہ میں داخل ہے۔

۱۸ ق ۲۶ { مَا يُلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي وَمَا أَنَا بِظَلَّاهِ اللَّعْبِيدِ -

نہیں بوتا کوئی بات بولنے والا۔ مگر اس کے پاس ایک منظر تیار ہے (دیکھنے کو) کوئی بات ہمارے پاس بدلتی نہیں اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے فرضیہ منہ سے نکالیں یا سنیں یا زائل اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو لکھ لیتا ہے پھر بدلتی نہیں۔

تبکیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھانا

(۱) ابو داؤد شریف $\frac{۱۱۲}{۱}$ {حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی عن عبد الجبار بن دائل عن ابيه أنه أَلَصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بِيضًا مِثْلَ مِثْلَيْهِ وَحَازَى بِأُصْبُعَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

عبد الجبار بن دائل اپنے باپ دائل سے روایت کرتے ہیں کہ دائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برائے اٹھائے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں لئے۔ پھر اللہ اکبر فرمایا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ تبکیر تحریمہ کے وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاؤں کے انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کئے۔
 "نائل": حدیث شریف میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہ نے اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے اسی لئے ہم کندھوں کے برابر ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔

"محمد عمر" بھائی صاحب فقیر نے جو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابو داؤد شریف کی پڑھی ہے اس میں بھی رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بِيضًا مِثْلَ مِثْلَيْهِ موجود ہے یعنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر

”محمد عمر“: دوست ان کو مذر ہوتا تھا اگے لکھا ہوا ملاحظہ کر لو یَسْتَفْعُونَ اَمِيْدِيَهُمْ
اِلٰى صَدُوْرِهِمْ فِيْ اِفْتَتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ سَوَاسُ الْاَكِيْمَةِ
اس لئے وہ سینوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ان پر چادریں پٹی جرتی تھیں۔

پھر جس کپڑے سے پورے ہاتھ نہ اٹھائے جا سکیں اس لباس کو نماز میں منع فرمایا
لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے تک نہیں اٹھائے۔ دوسرا جواب جب یمن کی حد
کہیں تک ہے تو انگوٹھے جب کانوں تک برابر کئے جائیں تو کہنیاں سینے تک رہتی ہیں
تو یہ بھی ہمارے ہی حق میں حدیث صحیح ہوئی۔ تم دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
دوڑ انگوٹھے سینے کے برابر اٹھائے ہوں۔ جیسا کہ فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل
حدیث شریف سے دکھایا ہے۔ جیسا کہ فقیر کا اعلان ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا عذر نگے سر نماز پڑھی یا فرمایا ہو کہ نگے سر نماز بلا عذر یا بلا حج
نماز پڑھ لیا کہ تو ایسے شخص کو انشاء اللہ تعالیٰ مہلکات

یکصد روپے نقد انعام

دوں گا اپنے مولویوں کو کہہ کہ ہمیں کسی حدیث سے دکھاؤ میرا پھیری یا اٹے ہاتھ سے
کان نہ پکڑنا سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دکھاؤ بلا عذر سرے نگے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں نہ
ضائع کرو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھ کر سر کو نگے کرنا۔

باس کے متعلق خدائی فیصلہ

{ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا تُوَارِيْ
سَوْآتَكُمْ وَرِيشًا وَبِاسِ التَّفْوَحِ ذَالِكِ

(۱) الاعراف ۳۱

خَبِيرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے فرم کے معانی کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے یا نبی آدم سے انسان کو خطاب فرما کر انسان کے لئے لباس سے بارودہ رہنے کی خصوصی حسن کو بیان فرمایا تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ لباس صرف انسانی حسن کو کمال تک پہنچانے کے لئے نازل کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ لباس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک علامت ہے اور لباس سرے پاؤں کے شخصوں تک شامل ہے تو جس شخص نے مینوں کیپڑوں سے ایک کو ترک کیا اس نے حسن انسانی کے خداوندی نازل شدہ لباس کے انعام کو قبول نہیں کیا۔

{ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ } (۲) الاعراف ۳۱

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہر مسجد میں اپنی زینت کو استعمال کرو۔
سب سے اعلیٰ عضو انسان کا سر ہے اور انسانی لباس سے شاندار لباس سر کا ہے جس شخص نے اپنے سر کو نہیں ڈھانپا اس نے انسانی زینت کو ترک کیا اور یہ بفرمان خداوندی خلاف ایما ہے۔

سر کو ننگا کرنا

{ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا آدَمَ دَجَّ ابْوَيْكُم } (۳) الاعراف ۳۲

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تم کو نہ گمراہ کرے جیسا کہ آدم کو ابویک نے گمراہ کیا۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ مَوَدَّقِينَ مِنْ حَيْثُ لَا تَشْعُرُونَ هُمْ أَنْتَبِطْنَا الشَّيْطَانِ
أَذْيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ -

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جیسا اس نے تمہارے ماں
باپ کو بہشت سے نکالا ان دونوں سے اس نے باس اتر دیا یہ تاکہ ان دونوں کی شرم
کے مقامات دیکھے بے شک وہ اور اس کا کینہ تمہیں دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک
ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے تارکینِ باس کو تنبیہ فرمائی کہ اے آدم علیہ السلام کی
اولاد تم اپنے باس کو ترک نہ کرنا کیونکہ تمہارے والدین کو جنت سے ننگا کر کے نکالا تاکہ ان کی
شرمگاہوں کو دیکھے اور شرارت کرے تو ایسے ہی شیطان بے ایمانوں کا دوست ہے ان کو
بھی وہ ننگا کرنے کی طرف رغبت دلاتا ہے تو ثابت ہوا کہ جو شخص شرمگاہوں کو ننگا کرے
یا اپنے دھڑ کو ننگا کرے یا سر کو ننگا کرے وہ شیطانِ ایماء سے ہے جن کا نافرمان ہے۔
چہ جائیکہ نماز ہی سرنگے پڑھی جائے۔

اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے فرمانِ خداوندی کو قبول کر کے سر و دھڑ ڈالو
کو ننگا نہ کرو بلکہ ڈھانچو یا شیطان کے اکسانے پر سر کو یا دھڑ کو یا ٹانگوں کو ننگا کر لو مگر بھی ایسا
خدی ہے کہ خداوند انسانِ ننگا ہونا پسند نہیں فرماتا بلکہ انسانی حسن کے خلاف فرمایا لیکن بعض مسلمان
خداوندی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے سر کو عمدتاً ننگا کر کے نماز پڑھنا غرض سمجھتا ہے لگاتار
خداوندی رہے یا نہ اعلیٰ تو اطاعتِ خداوندی میں ہر حالت سر و دھڑ کو ننگا نہ ہونے سے سوائے
حاجتِ ضروریہ کے خصوصاً دوبارہ خداوندی میں حاضری کے وقت ترکِ آدمِ انسانی زیبا نفس کو ترک نہ کیا
جائے بلکہ سرے ٹخنوں تک باس پہن کر اطاعتِ خداوندی کا ثبوت دینا چاہیے اور جب باس میں

ہی دربار خداوندی میں مافرائی سے ابتدا کی اور شیطان کو غریش کیا تو وہ نماز میں نیاز و عجز کا ثبوت
دربار خداوندی میں کیے پیش کرنے دیتا ہے تو نماز میں بھی اسی مخالفت سے اٹھ کر پاؤں
پھیل کر ہی کھڑے ہونے کی ترغیب دلاتا ہے۔ فافہم و آمین ولا تکفر۔

اب سر کے متعلق احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھانپا ثابت کرتا ہوں جس سے
یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ سر کو کس کس چیز سے ڈھانپا جائے۔

علامت کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۱ کنز العمال ۱۸
عَلَيْكُمْ بِالْعَمَاءِ لِحَرَفَاتِهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَ
أَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظَهْرٍ كَعَدِّ (دع عن عبادة)
مشکوٰۃ شریف ۳۷
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
بیہقی شریف
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر عمامے لازمی ہیں۔
اس لئے کہ عمامے فرشتوں کی نشانی ہے اور عمامے کا شملہ اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

۱۲ خصائص کبریٰ ۲۰۹
واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عَلَيْكُمْ بِالْعَمَاءِ لِحَرَفَاتِهَا
خَلْفَ ظَهْرٍ كَعَدِّ الْمَلَائِكَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر عمامے لازمی ہیں اور ان کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔
اس لئے کہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔

نماز میں علمائے کرام کی فضیلت

۱۳) جامع صغیر { رَكَعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِينَ رَكَعَةً بِلَا عِمَامَةٍ } (فر، عن جابر - ۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۴) کنز العمال { وَعِشْرِينَ صَلَوةً بِلَا عِمَامَةٍ وَجُمُعَةً بِعِمَامَةٍ } (ابن عساکر عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علمائے کرام یا فرضی نماز پچیس بلا عمامہ کی نمازوں کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ علمائے کرام سے شتر جموں کے برابر ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو ائمہ مساجد صرف ٹوپی سے جماعت کرتے ہیں وہ اپنے ہر مقتدی کو ستر نمازوں کے ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اتنے نمازیوں کو ثواب سے محروم رکھنے کا گناہ اہم کے ذمہ ہے لہذا ہر امام کے لئے خصوصاً لازمی ہے کہ پگڑی اور ٹوپی دونوں پہنے تاکہ گنہگار نہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرۃ انسانی ہے

۱۵) کنز العمال { لَا تَخَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَادِمَةَ عَلَى الْقَلَانِ }

(الدیلمی عن رحمانہ)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فطرت انسانی پر قائم رہے گی جب تک کہ ٹپوں پر عملے باز نہ رہیں گے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا امتی جو ٹپی اور پگڑی و دوزائے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف ٹپی پہنتا ہے یا عرف عمار بازہ حلقہ ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فطرت انسانی سے بھی گرا ہوا ہے۔ چہ جائیکہ اس زمانے میں عوام اکثر نماز نے صرف ٹپی سے یا صوف پگڑی سے بغیر ٹپی نماز پڑھانا اپنا شعار بنا لیا ہے جو مراعاتاً فطرت اسلامی فرمودہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا

(۱۶) طبقات ابن سعد | أخبرنا عتاب بن زیاد قال أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا أبو شيبه الواسطي

رضي الله عنه

ظري بن شهاب عن الحسن قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتز بزي عمامته بين كتيفيه۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ بازہ کرتے رہے اس اپنے علم کے شعلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکتے۔

مومن اور مشرک کے درمیان علمائے کافر سے اور علمائے کی فضیلت

(۸) کنز العمال ۱۸ { الْعَمَامَةُ عَلَى الْقُلُوبِ فَضْلٌ مَا بَيْنَنَا وَمَا بَيْنَ
الْمُشْرِكِينَ يَعْطَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِكُلِّ كَوْرَةٍ
يَسُدُّوْهَا عَلَى رَأْسِهِ نُورًا (البارودي عن ركانة)

حضرت ركانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان امتیازی علامت ہے۔
ٹوپی پر عمامہ باندھنے والا، قیامت کے دن علمائے کفر کے ہر تہیج کے حصے جو وہ اپنے سر پر
پھیرتا ہے نردیا جائے گا۔

(۸) کنز العمال ۱۸ { فَفَرَّقْتُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَبَائِمُ عَلَى
الْقُلُوبِ (تدعن ركانة)

حضرت ركانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا۔
یعنی مشرکین مرنے کی پہلے ہی یا صرف عمامہ باندھتے ہیں اور مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھ کر
اسلامی شعار کا اظہار کرتا ہے۔

(۹) البروداؤد ۲۰۹ { حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا مُحَمَّدَ بْنَ
رَبِيعَةَ نَا ابْنِ الْحَسَنِ الْحَسَقَلَانِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

محمد بن علی بن ركانة عن ابيه ان ركانة صار عابن بنی صلی اللہ علیہ وسلم
قَصَرَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكَانَةُ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ عَلَى الْفَلَاحِ

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ صرت ٹرپے جماعت کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبرت چاہئے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی ہر مومن کو توفیق عنایت فرمائے

نر قانی ۱۰ { فی حدیث عبد الاعلیٰ بن عدی عند ابی نعیم فی معرفة الصحابة انه صلى الله عليه وسلم دعا عليا يوم غدير

خِمْ فَعَمَّمَهُ وَارْتَحَى عَذْبَةً الْعَمَاءِ مِنْ حَلْفِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا اَقَامْتُمَا فَإِنَّ الْعَمَاءَ سَيَمَّا الْمَلَائِكَةُ وَهِيَ حَاجِزُ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا با تو آپ کو عمامہ بندھایا اور عمامے کے شملوں کو اپنے پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایسے عمامہ باندھو اس لئے کہ عمامے باندھنا فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ باندھنا مسلمانانہ مشرکین کے درمیان امتیازی علامت ہے۔

کنز العمال ۱۸ { إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّ فِي يَوْمٍ بَدَدٍ وَحَبِيبٍ بِمَلَأَ بِيكَةً لِيَعْتَمُونَ هَلْ يَرِيهِ الْعَمَّةُ إِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجِزَةٌ

بَيْنَ الْكُفَرِ وَالْإِيمَانِ (المطالسی حق عن علی)

بے شک اللہ تعالیٰ بدر اور حین کے دن ملائکہ سے میری مدد فرمائی۔ یہ عمامہ فرشتے باندھے ہوئے تھے بے شک کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا عمامہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۳۴۴ { عَنْ رَكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ

عَلَى الْقَلَابِيسِ -

رکنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور شرکوں کے درمیان فرق ہے ٹوپوں پر علمے باندھنا۔

غزوہ اہد کے موقع پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو علمے بندھائے

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }
بَيْتَهُ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَعَمَّمَاهُ وَلَبَسَا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علمے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَمَّمَ رَسُولُ
خِصَائِصِ كَبْرَى ۲/۲۰۹ { اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ }
ابْنِ عَمْرٍ وَشَرَكَ مِنْ عَمَامَتِهِ مِثْلَ دُرِّ الْعَشْرِ
ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ مُعَمِّمِينَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو عمامہ بندھایا اور اس کے علمے سے عشر کے درق کی مثل دکھایا پھر فرمایا میں نے فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

چھپے ہوئے عمامہ کا فیصلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

{ (۱۰) طبقات ابن سعد ۴/۴۷ } أخبرنا خالد بن خداش أخبرنا عبد الله بن وهب عن أبي صخر عن ابن قسيط عن عمرو بن الزبير قال أهدى معاوية رسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة مغلطة فقطع عليها ثمر بسمها -

عرفہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا ہوا عمامہ حدیث پیش کیا گیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامے کے چھپے ہوئے نشانوں کو کاٹ کر پھر باندھا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو رنگیزوں سے چھپا کر عمامہ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خلاف ہے۔

{ (۱۱) نمازیں پکڑی نہ باندھنے والے قیامت میں بیدار الہی سے محروم رہیں گے

{ کنز العمال ۴/۱۱ } أخبرنا أبو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله إلى من لم يجعلن عناءهم تحت رداءهم يعني في الصلاة -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نمازیں سر پر عمل نہیں باندھتے اللہ تعالیٰ کے دیار سے محروم رہیں گے۔ ہمارا کام کہ دنیا ہے یا دوزخ آگے چاہے مافویا نہ مافو

صرف ابتدا نمازی میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا

(۲) بہقی ۲/۳۵ } اخیرنا ابو علی الرضی بادی ابناء ابو بکر بن
داستہ ثنا ابو داؤد ثنا عثمان بن ابی شیبہ
ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی
عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ اَنَّهُ ابْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا
بِحَالِ مَكْنِيَّتِهِ وَحَازِلَى ابْهَامَيْهِ اُذْنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ الشَّيْ
وَشَجَعَهُ وَابْوَعُوهُ اَنَّهُ ذَرَأُ يَدَيْهِ بَيْنَ قَدَامَتِهِ وَبَشْرَمِ الْفُضْلِ
وَجَاعَةً عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَكْنَبٍ فَقَالُوا فِي الْحَدِيثِ قَرَفَ يَدَيْهِ
حَتَّى حَازَتَا اُذْنَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدَّثَنَا اُذْنَيْهِ وَرَوَاةُ
شُرَيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ وَقَالَ دَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذْنَيْهِ وَ
كَذَلِكَ هُوَ فِي التَّرَاوِيَةِ الشَّابِتَةِ -

(۳) عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَفِي رِوَايَةٍ
ثَابِتَةٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يُحَازِلَا يَدَيْهِمَا اُذْنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ثَابِتَةً حَتَّى يُحَازِلَا
يَدَيْهِمَا نَرُوعَ اُذْنَيْهِ -

دال بن حجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طرف کھڑے
ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور اپنے دونوں انگلیوں

کو اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا پھر اللہ اکبر پڑھا اس کو ثوری نے روایت کیا اور شعبہ نے اور ابو حمانہ نے اور زائدہ بن قدامہ نے اور بشر بن مفضل نے اور ایک جماعت نے عامر بن کلب سے تو انہوں نے کہا حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا اور بعض نے عازتاً کی بجائے حَدَّ اُذُنَيْهِ فرمایا اور اس کو شریک نے عامر نے روایت کیا اور کہا کہ رَفَعَ يَدَيْهِ حَيْالَ اُذُنَيْهِ اور اسی طرح ثابت کی روایت میں ہے۔ الخ

۴۔ مشکوٰۃ شریف ۷۵ { وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّسْكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَرْدُوعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے حتیٰ کہ ان کو دونوں کازوں کے برابر کرتے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے اسی طرح آپ کرنے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں کازوں کی پہلی ہلک ہاتھوں کو برابر کرتے یہ حدیث بخاری مسلم کی متفقہ ہے۔

کنز العمال ۳۳ { مسند البراء بن عازب، كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ

حَقُّ يَدَيِ ابْنِهَا مَيْهَ قَرِيبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ (ع ب)

برائین عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔

(مسند البراء بن عازب) رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَاوَتْهُمَا ذَيَانِ بَاذُنَيْهِ (د ش)

برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں دست پاک آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔

۵۔ مشکوٰۃ شریف ۴، ۱۷۱ وعن وائل بن حجر انه أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ ذَا آلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَازَى ابْنُهَا مَيْهَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ دَرَاهُ بُولَةً
ووائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر کئے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے کانوں کے برابر کئے پھر اللہ اکبر فرماتے۔

أحد ثنا أبو بكر قال ثنا مؤمل بن

۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۵ اسمعیل قال ثنا سفیان قال ثنا

سید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لَا فُتْتَا ح

الصَّلَاةِ رَفَعَهُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنُهَا مَأْكَةً تَرْيَبَانِ لُحْمَتِهِ
أُذُنَيْهِ -

برائین عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے
کے لئے جب تکبیر پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے کہ آپ کے دونوں
انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی پیلپوں کے برابر ہر جاتے۔

۷ الطحاوی ۱۱۶ { حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ مَلَّ قَالَ سَمِعْتُ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنِينَ يَكْبِدُ لِلصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
جِئَالًا أُذُنَيْهِ -

وائیل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب
نماز کے لئے تکبیر پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے۔

۸- مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ { عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَمَ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ
مِصْبَاحَ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ -

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا
تھی کہ دونوں کو کانوں کے برابر کیا۔

۹- مسلم شریف ۱/۱۶۸ { حَدَّثَنَا ابْنُ كَامِلٍ مَجْدَرِي قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَافِي
بِهِمَا أُذُنَيْهِ ۖ الخ

مالک بن حریث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریر پڑھتے
اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { أخبرنا قتيبة حدثنا الإصمعي عن أبي إسحق
عن عبد الجبار بن وائل عن أبيه قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَمَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ
يَدَيْهِ حَتَّى حَازَتْ أُذُنَيْهِ ۖ الخ

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { أخبرنا محمد بن عبد الأعلى حدثنا خالد
حدثنا شعبه عن قتادة قال سمعت نضر بن عاصم عن مالك
بن الحويرث كَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ
حِينَ يَكْبِّرُ حِيلَ أُذُنَيْهِ ۖ الخ

مالک بن حویرث بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے
کانوں کے برابر جب اللہ اکبر فرماتے۔

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { باب موضع الإجماع عند الرفع أخبرنا
محمد بن بشر حدثنا فطر بن خليفة عن عبد الجبار بن وائل عن
أبيه أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَمَ الصَّلَاةَ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ رِجَاهُمَا يَمِيسُهُ تَعَاذَى سَخِمَتَهُ اَذْنِيَةً
 دائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب
 آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں انگوٹھوں کو
 اپنے دونوں کانوں کے پچھلیوں کے برابر کیا۔

۱۲۔ مجمع الزوائد ۱۸۴ { عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ
 أُذُنَيْهِ يَقُولُ بَخْنُكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَعَالَى
 جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ دَوَاكِ الطَّبَوَاتِي فِي الْأَوْسَطِ دَرَجَاتِهِ مَوْثِقَاتِ
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے جب اللہ اکبر فرماتے تو اپنے دونوں دست مبارکوں کو اپنے دونوں
 کانوں کے برابر تک اٹھاتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ
 وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھتے اس حدیث انس بن مالک کو بطرانی
 نے اوسط میں بیان فرمایا اور اس حدیث شریف کے تمام راوی یکتہ ہیں۔

سوال: مروی صاحب جو پہلی حدیثیں تم نے کتب احادیث سے بیان کی تھیں ان میں
 دائل کی اپنے باپ حجر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

”محمد عمر: یہ متعصبین کا قول ہے دائل کی ایک حدیث بھی اپنے باپ سے غلط نہیں ہے
 غیرتے پہلے مالک بن حرب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں عبداللہ بن زبیر اور برابر بن عازب رضی اللہ
 عنہ اور انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں صحیح بیان کی ہیں جنہوں نے دائل بن
 حجر کی حدیث کی توثیق کر دی لہذا کانوں کے برابر تک ہاتھ کے انگوٹھوں کو برابر کرنے سے یہ دین

لو کدھوں کے برابر کرنے پر بھی عمل ہو جاتا ہے تو کاذوں کے برابر انگوٹھے کدھنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ حدیثوں کا حامل ہو گیا اور کدھوں تک انگوٹھے اٹھانے والا تارکِ اہادیث صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ نیت کے موافق اٹھا کر باندھنا سنت ہو۔ اور سنت بھی وہ جو نمازیں داخل کرتی ہے تو جب نمازیں داخل ہونے والا تارکِ سنت ہو تو نماز میں داخل ہی نہ ہو تو نماز کیسے ادا ہوئی تو زبانی نیت نہ کہنے والا اور تکبیر تحریمہ میں دونوں کاذوں تک ہاتھ کے انگوٹھے نہ برابر کرنے والا تارکِ نماز ثابت ہو نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا کیساں ہو جو گاڑی میں داخل ہی نہیں ہو تو گاڑی اس کو منزل مقصود تک کیسے پہنچا سکتی ہے اور گاڑی میں نہ داخل ہونے والا کب دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی منزل مقصود تک پہنچ گیا ہوں تو جس شخص نے زبانی نماز کا دعویٰ ہی نہیں کیا سنت کے موافق عمل کر کے نماز میں داخل ہی نہیں ہو۔ تو یہ دعویٰ کب کر سکتا ہے کہ میں نے بھی نماز ادا کر لی اور فریضہ خداوندی سے فارغ ہو گیا۔ پنجابی قتل مشہور ہے۔ (مذہبیت نہ پوری لگتی)

”سائل“۔ مولوی صاحب قلم نے تو یہاں حدیث میں خیانت کی۔ ہے دیکھو مسلم نائی کی دونوں حدیثوں میں تکبیر تحریمہ میں کاذوں تک ہاتھ اٹھانا تو ثابت کر دیا۔ لیکن رکوع اور سجدہ کے وقت بھی رفع یدین ثابت ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

”محمد عمر“ صاحب خیانت نہیں ہے۔ تکبیر افتتاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور رکوع اور سجدہ کے وقت رفع یدین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث آگے رفع یدین کے باب میں انشاء اللہ العزیز مذکور ہوگی۔

نکدہ نہ کیجئے چونکہ عمار رکوع و السجدہ آپ نے منع فرمایا ہے اس لئے اس کو میں نے بھی ترک کر دیا ہے

فیتر نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت ثابت کر دیا ہے اور بھی حدیث لکھا ہوں جس میں تکبیر اولیٰ میں کاذوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ باقی جن میں سجدہ

اور رکوع کی تکبیروں کے وقت رفع یدین ثابت نہیں۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۱}{۱۵۴}$ { ابن اددیس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَا نَظَرَتَ إِلَى صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِّنْ أَذُنَيْهِ -

واائل بن حجر سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میں مزدنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا تو فرمایا آپ نے صرف اللہ اکبر فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب تھے (یہ حدیث منقطع ہے)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۱}{۱۵۵}$ { ہشیم عن بزید بن ابی ذیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن اَوَّابِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَادَتْ تَخَاضِيَانِ بِأُذُنَيْهِ -

براہر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کیا۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۱}{۱۵۶}$ { ابن غیر عن سعید بن ابی عروبہ

عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحوثيث قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَمْلَأَ فِي جِهْمَا فَوْعَ أَذُنَيْهِ۔

امام ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی دونوں پٹیوں کے برابر کیا۔

۱۶ بہیقی شریف { حدیثنا ابوالمحسین العلوی املاء انبار ابو بکر محمد بن احمد بن دعویمہ الدقاق ثنا احمد بن الازہر ثنا اسباط بن محمد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرزق بن ابی یعلیٰ عن ابیہ بن عانہ بن عاصم بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا افتتح الصلوة دفع يديه حتى تَكُونَا حُلُوًّا أَذُنَيْهِ يَزِيدُ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ غَيْرُ هَوَى

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں دست پاک کو کانوں کی پٹیوں کے برابر اٹھاتے۔

حدیثنا علی بن محمد الطنافسی ثنا ابو اسامة { ۱۷ ابن ماجہ ۵۸ حدیثنا عبد الحمید بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حنيفة الساعدي يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة

اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

عمر بن عمر فرماتے ہیں میں نے ابو حمید ساعدی سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرت کھڑے ہوتے قیام کی طرت اپنا رخ انور کرتے اور اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے اور اللہ اکبر پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں

۱۸۔ ابن ماجہ ۷۵۷۱ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد بن سیان
عن حارث بن ابی الرجال عن عمارة قال سألت

عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ
فِي الْإِنَاءِ سَمَّى اللَّهَ وَيَسُبُّهُ التَّوَضُّعَ ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
فَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ سُلْبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ
يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يُخَافِي بَعْضُ يَدِهِ ثُمَّ يَرُفَعُ رَأْسَهُ
فَيَقِيْمُ صَلَاتَهُ وَيَقُومُ قِيَامًا هَرَأَظًا مِنْ قِيَامِكُمْ
ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ بِجَاهِ الْقِبْلَةِ وَيُحَا فِي
بَعْضِ يَدِهِ مَا اسْتَطَاعَ فَيُبَارِئُ أَيَّتَ ثُمَّ يَرُفَعُ رَأْسَهُ فَيُجْلِسُ
عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى وَيَنْصَبُ الْيُمْنَى وَيَكُونُ أَنْ يَقْطَعَ

شِقِّهِ الْأَيْبِر -

عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے بسم اللہ پڑھ کر اپنے دست پاؤں کو بتن میں اتارتے اور وضو مکمل کرنے پر تہذیب رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی کہنیوں کو دور رکھتے پھر سر

مبارک اٹھاتے تو پشت مبارک سیدھی کرتے اور تمہارے قیام سے فدا نعمتایا کرتے پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبضے کی طرف رکھتے اور طاق کے مطابق اپنی دونوں کہنیوں کو دور رکھتے جو کچھ میں نے دیکھا پھر سر اٹھاتے اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور بائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر گرنے کو جڑا مانتے۔

۱۹۔ ترمذی شریف ۳۳ } حدثننا عبد افد بن عبد الرحمن انا عبید اللہ بن عبد المجید المحضی نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال سمعت اباہریرة یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قام إلى الصلوة رفع یدیه صلاً۔

سعید بن سمعان نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں کو فدا دیر تک اٹھاتے۔

۲۰۔ بیہقی شریف ۲۸ } أخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو الحسن

احمد بن محمد الغزالی ثناء عثمان بن سعید ثناء عبد اللہ بن رجاء
 ثناء اُسدہ ثناء عاصم بن الکلبی الجرمی قال اخبرنی ابی
 ان دائل بن جہر احبہ قال قلت لا نطرون اِلی رسول اللہ
 کیف یصلی قال فنظرت الیہ قائم و کبدور رفع یدیه حتی
 حاذی اذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری
 فالرسم من الساعی۔

دائل بن جہر سے روایت ہے کہ اس نے خبر دی اس نے کہا کہ میں نے کہا میں
 ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھوں گا کیسے آپ نماز پڑھتے
 ہیں۔ انہوں نے کہا پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں
 کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی تسبیح
 پر رکھا اور کہنے سے کلائی کو لیا۔

تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۸ { اسحاق بن اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن
 قال کان أصحابنا اذا افتتحوا الصلوة رفعوا ایدیہم
 ابی اذا انہم۔

ابی میسرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے

تمام مسلمان جب نماز کو شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہو کر شروع نماز میں کانوں تک دوڑا ہوا اٹھانا اجماع است ہر چکا تھا۔

سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے

مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ { وعن وائل بن حجر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن حجر اذ أصببت فأجل يدك حذاء أذنك والمروة تجعل يدك حذاء شدة يمينها -

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے حجر کے بیٹے جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر دینی اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پستانوں کے برابر کرے۔

کیوں جی! اب تر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ اگر نماز شروع کرتے وقت مرد ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے اور عورت ہاتھ اٹھائے تو اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے اب فیصلہ تم پر ہے چلے مردوں کی سنت کر لو چلے عورتوں کی۔

تمام متقدمین کا قول و فعل عورتوں کی سینے تک ہاتھ اٹھانا ثابت کرنا ہے

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ { هشيم قال انا شيخنا قال سمعت

عطاء سئل عن المرأة كيف تترك يديها في الصلاة قال حدّد
شدّ يديها۔

ہشتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ میں نے عطا
سے سندِ حدیث کے متعلق آپ سے سوال کیا کیا کہ نماز میں کیسے ہاتھ اٹھائے فرمایا
اپنے دونوں پستانوں کے برابر۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ { داؤد بن جراح عن الاوزاعي عن الثوري
قال سئل عن يديها حدّد ومنع بيدها۔
اوزاعي نے زہری سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے کندھوں تک
ہاتھ اٹھائے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ { خالد بن حيان عن عيسى بن كثير عن حماد انه
سئل عن يديها الى شدّ يديها۔
حضرت حماد رضی اللہ عنہ عورت کے متعلق فرماتے تھے کہ جب نماز شروع کرے
تو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں تک اٹھائے۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۲ { يونس بن محمد قال حدثني يحيى بن
ميمون قال حدثني عاصم الاحول
قال رَأَيْتُ حَمَصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ كَبَّرَتْ فِي الصَّلَاةِ وَآلَى مَثَ
حَدَّ وَشَدَّ يَدَيْهَا وَوَصَفَ يَحْيَى مَثَ فَكَبَّرَتْ يَدَيْهَا جَمِيعًا۔
عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیرین رضی اللہ تعالیٰ

عمر کو دیکھا کہ آپ نے نماز کے لئے تکبیر پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں کے برابر اور بکھلی نے بیان کیا کہ بکھلی نے اپنے پورے ہاتھ اٹھائے۔

پانچ روپے انعام

اس شخص کو دیے جائیں گے جو ایسی حدیث یا قول اصحابی یا تابعی ہی دیکھا دے کہ حدیث بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

تحت السرة یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

۱۱۔ کنز العمال ۲۰۵-۲۰۶ { عن جریر الضبی قال رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمَسِّكُ سِلْمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى التَّرَاسِخِ فَوَقَّ السَّرَّةَ -

جریر الضبی سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ کلائی پر نات کے اوپر۔

وفی روایتہ وضع الیمین علی الشال تحت السرة (الحدیث رقم قطو ابن شاہین فی السنة) وضعہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا ناف کے نیچے۔

۲۔ الدامی ۱۴۶ { أخبرنا ابو نعیم شازہیر عن ابی اسحق عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه قال رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی الیسری
قريبًا من الریسم۔

دلیل سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کلائی کے قریب بائیں پر رکھتے تھے۔

۳۔ البروداؤد ۱/۱۱۴ { حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث
عن عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید
عن ابی جحیفہ أن علیاً قال من السنن وضع الکف علی الکف
فی الصلوة تحت الشترۃ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ضرور نمازیں پختہ کی
پشت پر رکھنا مات کے نیچے سنت ہے۔

۴۔ البروداؤد ۱/۱۱۴ { حدثنا محمد بن قدامة اعیان عن ابی ہریرۃ
ابی طاہر عن عبد اسلاہ عن ابن جریج عن ابی
عن امیہ قال رأیت علیاً یسک شمالہ یمینہ علی الریسم
نوف الشترۃ۔

جریر نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کو دیکھا بائیں ہاتھ کو دائیں سے پڑتے
کلائی پر نواف کے اوپر۔

۵۔ بہقی شریف ۲/۳ { أخبرنا ابو بکر بن المحدث الفقیہ ابنا علی بن
عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم بن زکریا

ثنا ابو کریب ثنا یحییٰ بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمن بن

اسحق حدیثی زیاد بن زید السراfi عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ
عنه قَالَ اِنَّ مِنْ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ لَحْتَ
السُّرَّةِ وَكَذَا لَعَنَ رَوَاهُ أَبُو معاوية عن عبد الرحمن ورواه
حفص بن غیاث عن عبد الرحمن -

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں پھیلی کو پھیلی پر رکھنا ان کے نیچے سنت ہے
اسی طرح اسی روایت کو ابو معاویہ نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمن سے اسد اسی روایت
کو حفص بن غیاث نے بھی عبد الرحمن سے روایت کیا ہے۔

۶۔ یہ بھی شریف ۲/۱۳۱ { أخبرنا ابو بکر بن الحارث ابن عمار
الحافظ ثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کریب

ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد
عن علي رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ
وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ لَحْتَ السُّرَّةِ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کی سنتوں
سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم ہے۔

۷۔ الدار قطنی ۱/۱۱۱ { حدثنا يعقوب بن ابراهيم بن اذ ثنا الحسن
بن عوفۃ ابو معاوية عن عبد الرحمن بن

اسحق وحدثنا محمد بن قاسم بن زكريا الحارثي ثنا ابو كريب
ثنا يحيى بن ابی زائدة عن عبد الرحمن بن اسحق ثنا زياد بن

فید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
 أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْكُفِّ عَلَى الْكُفِّ تَحْتَ الشَّرْطِ
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ
 نماز میں پتھیل پر پتھیل رکھ کر ناک کے نیچے باندھنا سنت مصطفیٰ علیہ السلام ہے۔

۸۔ الدارقطنی ۱/۱۰۱ { حد ثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کسریب شافع
 بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان
 بن سعد عن علی أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلَاةِ
 وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الشَّرْطِ۔
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ہمیشہ فرمایا
 کرتے تھے کہ نماز میں بائیں پر دایاں ہاتھ ناک کے نیچے باندھنا نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۹۔ مشاہد احمد بن حنبل ۱/۱۱۱ { الحد ثنا عبد اللہ ثنا محمد بن سلیمان
 الاسدی عن یونس ثنا یحییٰ بن ابی زائد
 ثنا عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی
 جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي
 الصَّلَاةِ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ تَحْتَ الشَّرْطِ
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نیچے
 پتھیل پر پتھیل رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۶۹ {احد ثنا عبد اسلام ابن شداد الحدادی
ابو طاووس قال ناخذوان بن جریور
الضبی عن ابيه قال كان عليّ اذا قام في الصلاة وضع يمينه
على راسه يساره لا يزال كذلك حتى يركع متى ما ذكره الا
ان يصلي ثوبه او يحك جسده}۔

جو رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰؑ جب بھی نماز
میں کھڑے ہوتے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کی کلائی پر رکھتے ایسے ہی ہمیشہ کرتے دیکھ
ہم مگر جب کپڑے کو درست کرتے یا اپنے جسم کو جھلاتے۔

۱۱۔ آثار سنن ۶۹ {عن علقمة بن وائل بن حجو عن ابيه قال رايت
النبي صلى الله عليه وسلم يضع يمينه
على شماله تحت الشرة رواه ابن ابی شيبه واسناد
صحيح}۔

وائل اپنے باپ حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا اپنے دائیں کو بائیں پر رکھتے ناف کی نیچے۔

۱۲۔ آثار سنن ۷۱ {عن الجراح بن حسان قال سمعت انا مجلز اوساكنه
قال قلت كيف اضع قال يضع باطن كف
يمينه على ظهرك شماله ويضعهما أسفل من الشرة
رواه ابو بكر بن ابی شيبه واسناد صحيح}۔

جراح بن حسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنایا دریافت کیا تو میں نے

کہا کیے میں ہاتھ باندھ کر فرمایا اپنے ہاتھ کی پھٹی کے اندر کو بائیں ہاتھ کی پھٹی کے ظاہر پر باندھو اور دونوں کو ناف کے نیچے باندھو

۱۳۔ آثار سنن ۱۷۱ { عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَضَعُ عَيْنَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشُّكْرِ رَوَاهُ ابْنُ ابِي شَيْبَةَ وَاسْنَادٌ حَسَنٌ -

ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز میں دائیں کو بائیں پر ناف کیجے ہاتھ جائیں۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے اور اس کی سنات اچھی ہیں۔

۱۴۔ نیل الاوطار ۲/۱۹۵ { الثَّلَاثَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأُكْفِ تَحْتَ الشُّكْرِ - (رواہ احمد ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰؓ جینے کہ ضرور نماز میں پھٹی کو دوسرے ہاتھ کی پھٹی کی پشت پر ناف کے نیچے نماز میں رکھنا سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کرتے وقت زور لے کر نہیں پڑھی

۱۔ ابن ماجہ ۵۹ { حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضَرِيُّ وَكُبَيْرُ بْنُ خَلْفٍ وَعَقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ قَالُوا سَأَلْنَا صَفْوَانَ بْنَ عِيسَى شَاكِرَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْتَحُهُ الْقِرَاءَةَ بِالحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
ابہمیریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
قرآنہ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زود
سے قرآن شروع فرماتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اور بسم اللہ
الرحمن الرحیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو زور سے پڑھتے ہوئے نہ سنتے معلوم
ہوگا کہ آپ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ کہ حضور نے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہیں پڑھی

۲۔ ابوداؤد شریف ۱۲۱ { حدیث مسند ناعبدالوارث بن سعید
عن حین الملعون بدیل بن میسرہ
عن ابی الجوزاء عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يفتتح الصلاة بالتهليل والتهليل القتر اءة يا الحمد لله
رب العالمين -

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز کو اللہ اکبر سے شروع فرماتے
اور قرآن الحمد للہ رب العالمین سے۔

صحاح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ آہستہ پڑھتے اور روایت کرنے والی بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہو تسلیم کر دیا نہ کرو

امام کو جماعت میں بلند آواز سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** نہ پڑھنے کا بیان

۳۔ الدارمی ۱۴۶ { أَخْبَرَنَا صُلَيْبُ بْنُ أَبِي حَاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَكَى رَعِمَهُ وَعُتْمَانُ كَانَ يُقَالُ لَيْفَتِيحُونَ الْقَبْرَ أَعْلَى بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْقَوْلِ وَلَا أَرَى الْجَهْلَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن کو الحمد للہ سے شروع فرماتے ابو محمد نے کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اور میں نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔

۴۔ موطا امام مالک ۲۷ { مَالِكُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَاشٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَكَى رَعِمَهُ وَعُتْمَانُ كَانَ يُقَالُ لَيْفَتِيحُونَ الْقَبْرَ أَعْلَى بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْقَوْلِ وَلَا أَرَى الْجَهْلَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِذَا افْتَتَحُوا الصَّلَاةَ -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے پیچھے قیام کیا جب وہ نماز کو شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تینوں ہی جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۴۲ { حد ثنا محمد بن المثنی مد بن بشار کلاہما عن
عند ر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال

ناشعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان فلم أسمع أحدا منهم يقول بسم الله الرحمن الرحيم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کسی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۔ مسلم شریف ۱/۴۲ { عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ
أَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَا وَعُثْمَانُ فَكَأَنِّي أَسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِسْمِ آيَةِ وَلَا
فِي آخِرِهَا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حدیث بیان کی فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے چھ نماز پڑھی وہ ہمیشہ الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھے نہ الحمد شریف کے اوّل میں نہ آخر میں۔

۴۔ ابوداؤد $\frac{1}{111}$ { باب من لم یسبح الجہنم بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیثنا مسلم بن ابراہیم ناہنا }
عن قتادہ عن أنس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یَا بُرَکَّ
وَعَمْرُو عُمَیْنَانِ کَانُوا یَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ
العَالَمِیْنَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قمرانہ کو الحمد للہ رب
العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جماعت میں اہم ہونے
کی حالت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے اگر پڑھتے تو حضرت انس رضی اللہ
عنہ ضرور سننے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے تھے اس لئے
حضرت علی المرتضیٰ کم الشوک کی امامت کا ذکر نہیں کیا۔

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا بدعت ہے

۸۔ ابن ماجہ ۵۹ { حدیثنا ابو یکر بن ابی شیبہ ثنا حمیل بن علیہ
عن الجریجی عن قتیب بن معنایہ عن یحییٰ بن عبد اللہ

بن المغفل عن ابيه قال وقلمنا رریت رجلاً اشدد علیه فی الاسلام
 حد ثامنہ فسمعتنی وانا اقر ربیعہ اللہ الرحمن الرحیم
 فقال ائی بخئی ایاک والحدیث فای صلیت مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر ومع عمر ومع عثمان
 فلم اسمع رجلاً منهم یقول لہ فاذا قرأت فقل الحمد لله
 رب العالمین۔

عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں
 نے اپنے باپ سے بہت زیادہ بدعت سے بچنے والا کوئی زیادہ سخت نہیں
 دیکھا میرے والد المغفل نے مجھ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے سنا
 تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ابوبکر رضی اللہ کے ساتھ بھی اور حضرت عمر و عثمان رضوان
 اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں نے ان سے کسی بھی نہیں سنا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 پڑھتے ہوں تو جب قرآن شروع کرے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا۔

۹۔ زانی شریف ۱۴۳۱ھ { شَرَّكَ الْجَهْمُ جِسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اخبرنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق

قال سمعت ابی یقول اخبرنا ابو حمزہ عن منصور ابن
 زادات عن انس بن مالک قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فلم یسمعنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 وصلی بنا ابو بکر وعمر فلم یسمعها منہما۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز پڑھائی تو ہم نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے
 نہیں سنا اور یہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں
 سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

۱۰۔ زبائی شریف {۱۳۳} اخبرنا عبد اللہ بن سعید ابو سعید الاشج

ابی عروبة عن قتادة عن أنس قال صليت خلف رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ودايني بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم
 فلم اسمع احدا منهم يجهر بجسم الله الرحمن الرحيم
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں
 نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسرے پڑھتے ہوں۔

۱۱۔ احکام الاحکام ۷۸ {باب هـ} الْجَهْرُ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَأَنَّهُ يُفْتَحُونَ
 الْعَيْنُ قَرِيبًا مُحَمَّدٌ لِلَّهِ رَيْتُ الْعَالَمِينَ وَفِي رِوَايَةٍ صَبَّحْتُ مَعَ
 ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ
 اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَسَلِمَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَأَنَّهُ يُفْتَحُونَ الصَّلَاةَ

بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الْتَحْلِينَ التَّحْلِيلِ
فِي أَذَلِ قِتْدَةِ لَاقِي آخِرِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے ان سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھتے ہوں (زور سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ وہ شروع قرآن میں پڑھتے تھے اور نہ آخر میں۔

مسند انس عَنِتْ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۔ کنز العمال ۴/۴۰۶ { وَأَبَى يَكُودُ عَمَّا وَعُثْمَانُ فَلَمْ يُجْهَرْ بِجِسْمِ اللَّهِ
التَّحْلِيلِ التَّحْلِيلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہیں پڑھا۔

کیوں جناب! اب تو تمام کتب صحاح اور باقی کتب احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ جماعت میں امام زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھ سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے والا بدعتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا مخالف ہے۔

عہدین کا مذہب بھی اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

ابوداؤد کا عقیدہ

۱۳۔ ابوداؤد ۱۱۲۱ باب من لَدَیْرِ الْجَہْلِ۔

ابوداؤد نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا عقیدہ بھی زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

امام نسائی کا عقیدہ

۱۴۔ نسائی شریف ۱۱۴۱ باب شَرِّكَ الْجَہْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْوَحْدَنِ الرَّحْمٰنِ

امام نسائی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب مقرر فرمایا جس نے ثابت کر دیا کہ نسائی و ماہی کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

۱۵۔ احکام الاحکام ۷۸ باب شَرِّكَ الْجَہْلُ بِجِسْمِ اللّٰهِ الْوَحْدَنِ الرَّحْمٰنِ

عماد الدین قاضی اسماعیل الجلی نے بھی جہر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنے کا باب لکھا جس سے ثابت ہوا کہ قاضی اسماعیل کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے میں تھا۔ اور حافظ قاضی الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جنہوں نے عدۃ الاحکام میں

درج فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے بھی ثابت کیا گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے ایسے خلفاء و مابین و دیگر صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی صحاح کی احادیث صحیحہ و دیگر کتب سے بھی ثابت کیا گیا کہ صحابہ کرام کا عمل بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جماعت میں زور سے نہ پڑھنے پر تھا اب بھی اگر کوئی مسلمان ام جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو تم فیصلہ کر لو کہ ایسا شخص سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و سنت محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہے یا مخالف و ماعیلینا الا ابلاغ المبین۔

باب فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم سے

۱۔ اعراف ۹/۲۴ {وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْحَمُونَ۔}

اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سناؤ خاموش رہو تاکہ تم کو سمجھ لے جاؤ۔
اس آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو جب تم پر پڑھا جائے تو تم قرآن کریم کو خاموشی سے سناؤ۔ تو قرآن کریم خاموشی سے سنا کر فرض ثابت ہو آؤ جو شخص امام کی اقتدا میں پڑھتا ہے اور قرآن کریم کو سنا نہیں دے قرآن کریم کا مکذب ہے۔

سوال :- مولوی صاحب آگے و آخ کُرُ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ مرجع دے کر اپنے نفس میں اپنے رب کا ذکر کرے تو ثابت ہو کہ مقتدی اگر دل میں چھ لیں تو جانتا ہے۔
”محمد کمر“ افسوس صد افسوس آتا بھی نہیں سمجھتے کہ وَاذْكُرْ صَيْخُ وَاحِدٌ ہے فرض

فنا پڑھنے کے دو طریقے ہیں ام کا آہستہ پڑھنا اور زور سے پڑھنا۔ ام زور سے پڑھنے کو فرمایا کہ تم خاموش ہو کر سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر خاموش ہو کر نہ سنا تو رحمت خداوندی کے مستحق نہ ہو گے اور اگلے پھر ام کے لئے بصیغہ واحد ہی فرمایا کہ سب نازیں بھری ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس میں بھی ذکر کیجئے تو یہ غماز صری کا ذکر ہے اور اکیلے ام کا ذکر ہے اگر مقتدیوں کو بھی ہوتا تو اللہ تعالیٰ بصیغہ جمع فرمادیتا کہ جب ام پڑھنے لگے تو تم بھی اپنے نفس میں خدا کا ذکر کیا کرو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خداوند کریم کا کلام متضاد نہیں کہ پہلی آیت میں فرما دیا خاموشی سے قرآن سنو اور ساتھ ہی دوسری آیت میں فرما دیا کہ نہیں! پہلے غلط کہہ چکا ہوں دل میں پڑھو یا کہ تویہ ممکن ہی نہیں یا اس آیت کو پہلی آیت سے منسوخ ثابت کر دو قرآن ثابت ہوا کہ وہ جمع ہے مقتدیوں کے لئے اور یہی اذ کثر ذلک فی نفسک بصیغہ واحد ام کی غفیہ فنا کے لئے ہے۔

(۲) لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجَملَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ
فَإِذَا شَرَأْنَهُ فَانْبِئْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو قرآن کے ساتھ نہ حرکت دیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں بے شک ہم پر لازم ہے کہ اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا تو جب ہم قرآن کو پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع فرمائیں پھر بے شک ہم پر لازم ہے اس کا بیان کرنا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا جائے تو آپ اس کی اتباع کریں اور اتباع اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ اپنی زبان کو حرکت ہی نہ دیں۔ ہم خود آپ کو پڑھا دیں گے۔ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن پڑھیں تو

رب العزت آپ کو ارشاد فرمائے کہ آپ اپنی زبان مبارک کو نہ ہلائیے تو جب ہمارا امام قرآن پڑھے تو ہمیں بطریقِ اولیٰ زبان نہ ہلانی چاہیے اور اگر امام بھی قرآن پڑھتا جائے اللہ مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پڑھتا جائے تو قرآن کی اتباع کو ترک کر کے فَاَتَّبِعُوا قُرْآنًا کَاکَذِبَ ثَابِتٌ ہوتا اب اس کی تشریح حدیث شریف سے سن لیجئے۔

مبلغات یکصد روپیہ

انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو کوئی آیت قرآنیہ اسی نکال کر دکھائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم خود بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ جیسا کہ ہم نے دو قرآنی آیتوں سے صحت ثابت کیا ہے کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو خاموشی سے سنو سنی کہ لبوں کو یا زبان کو آہستہ ہی حرکت نہ آئے ورنہ قرات کی اتباع کے مخالف ہو جاؤ گے۔

قرآنی حکم قرآن سناتے وقت چپکے سے سُنے

نسائی شریف ۱۳۹ { اخبرنا قنبلہ حدثنا ابو عوانہ عن
عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل لَا تُحَرِّکُ بِهِ لِسَانَکَ لِتَتَّبِعَ بِهِ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ
عَلِیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ مِنَ التَّنْزِیْلِ سِدَّةً وَحَکَاتٍ یُحَرِّکُ
شَفَتَیْہِ قَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّکُ بِهِ لِسَانَکَ لِتَتَّبِعَ بِهِ

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَعَدْتُ فِيْكُمْ ثُمَّ لَمَّا فَرَغَ فَأَنبَأَهُ
قَالَ نَأْمِنُ بِهِ لَئِنْ نَبِئْتُكَ لَآتِيَنَّكَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنُهُ لَعَلَّكَ
فَرَمَا حَضَرْتُمْ جِاسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ
إِذَا أُنْكَرَ جِبْرِيلُ اسْتَقَمَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَتَأَهُ كُنَّا أَقْرَأُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا
تُخَوِّفُكُم بِهِ إِنَّا لَنَجْعَلُ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنُهُ لَعَلَّكَ
فرمایا حضرت جاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجتبیٰ
سے یعنی جلدی سے انکار کیا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لہریں کو جاتے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور آپ اپنی زبان مبارک سے قرآن کو جلدی پڑھ کر
حرکت دینے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بیشک ہم پر لانی ہے قرآن کا جمع کرنا فرمایا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ
کے سینہ میں قرآنی جمع کرنا یہ ہم پر لازمی ہے۔ پھر آپ اس کو تلاوت فرمائیں تو
جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں تو آپ اس کی قرأت کی اتباع کریں۔ فرمایا یعنی
قرآن کو سنیں اور خاموش رہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جبریل علیہ السلام آئے آپ سن لیتے تو جب وہ چلے جاتے اس کی تحلیم کے مطابق
آپ خود پڑھ لیتے اس سے ثابت ہوتا کہ اگر کسی پر قرآن پڑھا جائے تو اس
کی خاموشی سے سننا فرض ہے اور جو شخص نہیں سنتا وہ کذب قرآن کریم ہے۔

ام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں

ابوبکر اصحابی کی نماز بغیر فاتحہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

(۱) بخاری شریف ۱/۱۰۸ { حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا همام
عن الاعمش وهو زياد عن الحسن عن ابي
بكره انه استتم الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو سراكه
فركع قبل ان يصل الى الصف فذكر ذاك لي النبي صلى الله عليه
وسلم فقال زادك الله حوصا ولا تعد -

حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکوع کرتے ہوئے اٹھے اور صف سے
ملنے کے پہلے ہی رکوع کر دیا تو یہ بات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر
کی گئی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے
لیکن پھر ایسے دوڑ کر نہ ملنا۔

اس حدیث ابوبکر سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جماعت کی صف میں رکوع کرتے ہوئے ملے تو آپ کی رکعت حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی اقتدا میں بغیر الحمد شریف کے پوری ہو گئی اگر امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض
ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی پھر دوبارہ پڑھو۔ جب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربر و امام کی اقتدا میں بغیر الحمد شریف پڑھے نماز صحیح ہو رہی ہے

تو آج کوئی کہے کہ بغیر الحمد فریضہ نماز نہیں ہوتی تو ہم کیسے تسلیم کریں یا اگر تم کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ اصحابی حضرت علیؓ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اگر طہا پڑھا تو اس نے اسی رکعت کو دہرایا ہو۔ جس میں فاتحہ نہیں پڑھی گئی تو بغیر انشاء اللہ عزوجل ایسے شخص کو مبلغات پانچ روپے انعام دیں گا۔ اور نیچے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۴ { ابو یوسف قال نا حفص عن ابن جریج
عن نافع عن ابن عمر قال اذا جئت
والامام راكع فوضعت يديك على ركبتيك قبل ان يسرف
رأسه فقد اذركت۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تو آگے اس وقت امام رکوع کرنے والا ہو تو تونے
اپنے دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لئے امام کے سر اٹھانے سے پہلے
تو تونے رکعت پالی۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۴ { میمون قال اذا دخلت المسجد
فالقوم ركوع فكبرت ثم ركعت قبل ان يسرف
رأسه فخذركت المؤكدة۔

حضرت میمون سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تو مسجد میں آئے تو نے اللہ
اکبر کہہ کر رکوع کر لیا۔ قبل اس کے کہ قوم اپنے سروں کو اٹھائیں تو تونے رکعت
کو پورا کر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نماز میں امام کی پیچھے قرآن یعنی قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن عبد اللہ بن سعد قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القمآن رواہ احمد وابویعلی وابن اذوجال احد رجال الصیغہ۔

عبد اللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر تم قرآن کو مخلوط کرتے ہو۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن عبد اللہ بن جحیہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل احد فترأ منکم معی ایفا قاتلو العمر قال فی اقوال مالی انا ذاع القمآن فانتھی الناس عن القمآن اء معہ جین قال ذالک رواہ احمد والبطانی فی الکبیر والایوسط ورجال احمد رجال الصیغہ۔

عبد اللہ بن جحیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مقتدیوں سے کوئی ایک میرے ساتھ ساتھ

قریب پڑھتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا
 بلا شک میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں تازہ ہوتا ہے تو جب سے
 آپ نے فرمایا آپ کے ساتھ پڑھنے سے لوگ رک گئے۔

بھری نماز میں آپ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

۴۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن ابن شہاب عن ابن ابيہ العتبی
 عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنْصَرَفَ عَنْ صَلَٰۃٍ جَہَہَا فِیْہَا بِاَلْفِ اَیَّامٍ فَقَالَ
 ہَلْ شَرَّءٌ مَّعِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِنْفَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا یَا رَسُوْلَ
 اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنِّیْ اَقُوْلُ
 مَا لِیْ اَنَا ذَنْعُ الْقُرْآنَ فَاَشَہَدُ النَّاسَ عَنِ الْقِرَآءَةِ سَمِعَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَبِیًّا جَہَہَا فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاَلْفِ اَیَّامٍ حِیْنَ سَمِعُوْا اِذْ لَکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
 بھری سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سے کسی شخص نے میرے ساتھ ساتھ قریب
 ہی پڑھا تو صرف ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
 نے پڑھا۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا بے شک میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جگہ اڑتا ہے۔ تو

جس نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے جب سے انہوں نے یہ آپ کا ارشاد سنا۔

۵۔ نسائی شریف ۱۴۶ { شَرَحُ الْقَوَاعِدِ خَلْفَ الْأَمَامِ فِيهَا جَهْرًا بِهِ اخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَثِيرَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا فِيهَا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَلِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَقُولُ مَا بِي أَنَا دَعُ الْقَوْمَ أَنْ نَأْتِيَهُ النَّاسُ عَنِ الْقَوَاعِدِ فِيَمَا جَهْرًا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا أَذَانَ الْإِكِّ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا تم سے میرے ساتھ قریب ہی کس نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے تو جب سے لوگوں نے یہ ناجہری نماز میں آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

۶۔ ترمذی شریف ۴۲۰ { حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعٌ نَامِعٌ نَامَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَثِيرَةَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا فِيهَا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ

اَنفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَامًا
يَحْتَمِلُهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَصْلُوتٍ بِالْهَيْكَلَةِ
حِينَ سَمِعُوْا اَذَانَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم سے قریب ہی کسی نے میرے ساتھ
پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے
ارشاد فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کبھی قرآن پڑھنے میں دقت ہوتی ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آپ
سے یہ سنا تو تمام جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

سری نماز میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کی پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

{ مسلم شریف ۱/۱۶۲ } حدیثنا سعید بن مسعود قتبہ بن سعید کلاهما
عن ابی عوانہ قال سعید حدیثنا ابو عوانہ عن

قتادۃ عن زرارہ بن ادی عن عمار بن حصین قال صََلَّیَ بِنَا رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ
خَلْفَ بَيْتِي اسْمَ رَبِّهِ اَلَا عَلِيٌّ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا ذَلِمَا اُرِدُّهَا اِلَّا الْخَيْرُ
قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنْ لَبَّصْتُكُمْ خَلْفَ بَيْتِنَا.

عمار بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا تم سے کون ہے جس نے میرے

پچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ارادہ سوائے بہتری کے اور کچھ نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتا ہے۔

۸۔ مسلم شریف ۱/۱۶۲ { حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ رَوَى عَنْهُ جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يَحْدُثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيْتُكُمْ قِرَاءَةٌ أَوْ أَيْتُكُمْ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ لَبْضُكُمْ خَالِئُهُمَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ كَبِ شَكَّابُ بْنُ كَرِيمٍ صَلى اللہ علیہ وسلم نے ظنر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتا رہا تو جب آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے جس نے میرے پیچھے پڑھا یا پڑھنے والا ہے۔ ایک نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا مجھے لگتا ہے کہ تمہارا بعض قرأت میں مجھے خلل ڈالتا ہے۔

۹۔ نسائی شریف ۱/۱۳۶ { حَدَّثَنَا خُبْرَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبْحَ
اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى
قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا -

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ
الْأَعْلَى پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا کس نے سَبْحِ
اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے آپ نے فرمایا
مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے خلل ڈال دیتا ہے۔

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تکڑھے مقتدی عرفائین کہے

۱۰۔ ناسائی شریف ۱/۴۴ { اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال حدثنا یزید
بن زریع قال حدثنی معمر عن النہرہما

عن سجد بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمُغْضُوْبِ عَلَیْہُمْ وَلَا
الضَّالِّیْنَ فَقُوْا اٰمِیْنَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم
آمین کہو۔

اس ارشاد مطیع صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمادیا کہ جب امام غیر المغضوب

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب ام رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللہُ مِنَّ حَمْدِہ کہے تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب اہل علم پڑھنے لگے تو تم (مقتدی) خاموش کھڑے رہو

۱۲۔ ابن ماجہ ۶۱ { باب إِذَا قَرَأَ قَالُوا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ } ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُمْ تَحْرِيماً فَإِذَا اكْبَرُوا فَكَبِّرُوا إِذَا قَرَأَ قَالُوا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا رَكَعَ قَالُوا سَمِعَ اللَّهُ مِنَّا حَمْدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ الخ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب ام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہنا

اور جب غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرو تم رکوع کرنا۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَلْحَمْدُ رَبَّنَا وَلِلّٰهِ الْحَمْد کہنا آخر تک حدیث پڑھیں۔

اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کہے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دو دلائل فرمائے۔ اِذَا اَقْرَأَ فَاَنْصَتُوْا جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش رہنا اور دوسرا فرمایا کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہنا۔

{ حد ثنائیں سف بن موسیٰ القطان ثنا جریس عن
۱۳۔ ابن ماجہ ۶۱ } سلیمان الیتمی عن قتادة عن ابی غلاب عن حطان

بن عبد اللہ البرقاشی عن ابی لاشعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصَتُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيُكُنْ اَدْلٰ ذِكْرًا حَلٰ كُمْ الشَّهَدُ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب آخر قعدے کے قریب پہنچ جائے تو تم پہلے التحيات پورا پڑھ لینا۔

اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصَتُوْا کی شرح حدیث شریف

{ تاویل قولہ عنان جل د اِذَا قَرَأَ الْقُرْآنُ
۴۔ نسائی شریف ۱۴۶ } فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصَتُوْا عَلَیْكُمْ سُرُخُوْنَ

اخیر نا المجارو بن معاذ التومذی حد ثنا ابو خالد الناحما

عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُقِيمَ بِهِ
 فَلَا كِبَرَ فَيَكْتَرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قُلْتُ لَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ مِنْ
 حَمْدِهِ فَتَقْتُلُوا أَتَهْمُرُ بِتَالِكِ الْحَمْدِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے
 بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب
 قرآن پڑھنا شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم
 اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔

۱۵۔ نائی شریف ۱۴۶ { اخبرنا محمد بن عید اللہ بن المبارک
 حدثنا محمد بن سعد الانصاری قال حدثنا
 محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ
 لِيُقِيمَ بِهِ فَلَا كِبَرَ فَيَكْتَرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ ابْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخْتَرَى يَقُولُ هُوَ ثَقَّةٌ يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ
 الْإِنْصَارِي -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب
 اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش
 ہو جاؤ۔

۱۶۔ سنن الدار قطنی ۱۲۴ { قوی علی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز
وانا اسمع حدثکم ابو بکر بن ابی شیبہ

ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی
صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انما جعل الامام لیؤتمر بہ فاذا کتبت فکتبوا واذ اقرئ
فانصتوا تابعہ محمد بن سعد الاشہلی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم بنایا گی ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ
اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرو گے تو تم خاموش رہو۔

۱۷۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ { حد ثنا محمد بن عبد اللہ بن زکریا
والحسن بن اظفر قالانا احمد بن شعیب
ثنا محمد بن عبد اللہ المخزومی ثنا محمد بن سعد الاشہلی الاصل

حدثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام
لیؤتمر بہ فاذا کتبت فکتبوا واذ اقرئ فانصتوا قال ابو
عبد الرحمن قال المخزومی یقول هو ثقہ یعنی محمد بن سعد۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ
اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۸۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ { وحديثنا احمد بن علي بن الحلاء ثنا يونس بن

موسى ثنا جابر بن عبد الله بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم

عَنْ أَبِي غَلَابٍ يونس بن جابر عن حطان بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم
أَبِي موسى الأشعري صلوة العتمة فإذا كمل الحديث بطل إليه وقال فيه
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتُنَا فَكَانَ لِيُعَلِّمَنَا صَلَوَاتَنَا
وَيُبَيِّنَ لَنَا شَيْئًا قَالَ أَيْقُمُوا الصُّلُوتَ لَمْ يَلِدُوا مَكْرًا أَحَدٌ كَمَا فَإِذَا
كَبَّرَ الْإِمَامَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا -

حطان بن عبد اللہ نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں صحابہ
کی نماز پڑھانے کی تربیتی حدیث کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ جب تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ ہمیں ہماری نماز کا طریقہ
سکھاتے اور ہماری غلطیوں کو بیان فرماتے۔ فرمایا مغفول کو سیدھا کہہ دیا
جہاں تک تم سے ایک تھا اہم بنے توجہ اہم اللہ اکبر کہہ تم اللہ اکبر کہہ جب تک
پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۹۔ کنز العمال ۱۲۸ { إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ فَإِذَا كَبَّرَ

غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا
رَكَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا
فَصَلُّوا أَجْلُوسًا رَابِعًا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعَ الرَّبْعَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام بنیایا گیا ہے۔ تاکہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور قرآن پڑھنے لگے تم خاموش ہو جاؤ اور جب غیر المنعوب علیہم ولا مضایین کہے تم آمین کہو۔ اور جب رکوع کرے تم رکوع کرو۔ اور جب سمح اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا وک الحمد کہنا اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر پڑھے تم بیٹھ کر پڑھنا۔

کیوں بھئی! اب تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام اور مقتدی کی غاۃ شروع سے اخیر تک فرمادی جس میں قرآن پڑھتے وقت خاموشی کا ارشاد فرمایا تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ اپنے ام اور مقتدی کی غاۃ کا ذکر پورا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ جب ام قرآن پڑھنے لگے تم بھی ساتھ ساتھ پڑھ دیا کرو۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن اور جب باقی قرآن ام کا پڑھا ہوا مقتدی کے لئے کافی ہے تو ام کتاب ام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی کیوں نہیں۔

۲۰۔ عطاوی شریف ۱۲۸ { حد ثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المحیین بن عبد الاول الاحول قال ثنا ابو خالد

سلیمان بن حیان قال ثنا ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتِيَ تَحْرِيبَهُ فَاِذَا قَرَأَ فَلْيَنْصِتُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ اللہ

پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۴۱۔ کنز العمال ۱۲۹ { إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صَوْتَكُمْ ثُمَّ لِيْسْ مَكْرُ
أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَامَ فَاقْبَلُوا

وَإِذَا قَالَ عَنَى الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ
يُحِبُّبِكُمْ اللَّهُ الْح (حدود عن ابی موسیٰ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کر دو اور چاہیے کہ تہا ایک امت کرائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو اور جب غیر المعضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

مذکورہ بالا آئیں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ امام کی اقتدا واجب ہے اور جب قرآن مجید پڑھے بلند آواز سے ہو یا آہستہ تم خاموش رہو جب مقتدی نے امام کی پیچھے اپنا قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَ تَحْرِيمَہ کی ہم نے تکذیب کی کیونکہ امام کی اقتدا میں ہم نے قرآن پڑھتے وقت خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ خود بھی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ تاہم ہر بات قرآن تمام کی اقتدا باطل ہو گئی اور قرآن کریم میں بھی خداوند کریم نے اقتدا کا معیار لَا تَحْذَرُ بِلَا لِسَانٍ ہرگز فرمایا اب تمہاری مرضی اگر چاہو تو امام کی اقتدا میں قرآن پڑھتے وقت آہستہ ہو یا بلند آواز سے خاموش رہ کر یا جماعت نماز ادا کرو اور اگر تمہارا دل چاہے تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی منہل احادیث سے بیان کیا گیا ہے۔ چھوڑ کر اپنے موری کی بات کو مستحسن سمجھتے

ہوئے اہم کی اقتدا کو باطل کر کے مستقل نماز پڑھ لو۔

اے جو شخص اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوا فرمانِ مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم کی بجائے اِذَا
قَرَأَ فَاَقْرَأْ دُکھی حدیث سے دکھائے یا قُرْآنِ آیت اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا
لَهُ فَاَنْصِتُوا کی بجائے کسی آیت سے اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاقْرَأْ واکلم دکھا دو۔
توفیق ارشاد اللہ العزیز

ایک صد روپیہ نقد
انعام

بلا تاغیر پیش کرے گا ورنہ اہم کی اقتدا میں قرآن و حدیث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کرے اہم کے قرآن پڑھتے وقت خاموش رہ کر اپنی ناز وں کو درست کر لو فاعْتَبِرُوا يَا اُولِيَ الْاَبْصَارِ۔

سوال ”مولوی صاحب تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ نبی علیہ اسلام نے فاسخِ خلفتِ امام سے منہ فرمایا ہو۔“

”محمد عمر“ دوست دیکھتے جب ربّ العزت نے پورے قرآن کی پڑھائی کے وقت سنے اور خاموش رہنے کا ارشاد فرمادیا اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً فرمادیا کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم خاموش رہو تو یہ حکم پورے قرآن پر حاوی ہو گا یا تم کسی حدیث سے دکھاؤ کہ فاتحہ قرآن کریم سے خارج ہے معاذ اللہ۔ بلکہ باقی حصہ قرآن کریم کا ایک ایک دفعہ نازل ہوا اور سورہ فاتحہ سات دفعہ نازل ہوئی اس کو اسی لئے ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

سوال:- مولوی صاحب جب تم کہتے ہو کہ فائنل آٹم الکتاب ہے تو ماں ہر صورت بیٹوں

سے وجود الگ ہوتی ہے۔

محمدؐ سہماں اللہ بھرے میاں اُمّ الکتاب کو تم نے جسمانی ماں پر قیاس کر لیا ہے جسماں واللہ جنا کرتی ہے تو بچہ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ کتابیں جنا نہیں کرتیں سورۃ فاتحہ کا شان باقی قرآنی سورتوں پر بمنزلہ ماں کے ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ نے جن کو قرآن کو علیحدہ کر دیا یہ نہیں کسی مولیٰ نے نہیں دھوکہ دیا ہے اور اگر یہی مطلب لیا جائے تو بھی مطلب ہمارا ہی نکلے گا۔ یعنی اصل ماں ہوتی ہے۔ اولاد اس کی فرع ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا اصل سورۃ فاتحہ ہے باقی قرآن کریم کی صورتیں اس کی فروعات ہیں۔ تو جب آپؐ نے فرما دیا کہ اہم قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش رہو تو اصل خاموشی سورۃ فاتحہ کے دقت ہو گئی۔ کیونکہ اُمّ الکتاب اصل قرآن ہے اور باقی قرآن پڑھنے کے دقت خاموشی اس کے تابع ہو گئی قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ام الکتاب سورۃ فاتحہ جب اہم پڑھتا ہے تو تم بجائے خاموشی کے خود بھی پڑھتے رہتے ہو اور باقی قرآن جب پڑھا جائے خاموش رہتے ہو۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم حکم خداوندی وارثا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہے ہو یا مخالفت کرتے ہو۔

اہم کی مترادف تقدی کے لئے کافی ہے

{ ۲۲۔ دارقطنی ۱۲۲ } حدیثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر ثنا محمد بن حرب الواسطی ثنا اسحق الاذرقی عن

ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ لَهُ اِمَامٌ فَفَتَوَّاءَهُ الْاِمَامُ لَهُ نِعَامَةٌ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا ام ہو تو ام کا قرآن پڑھنا مقدس کا ہی پڑھنا ہے یعنی ام کا قرآن پڑھنا مقدس کے لئے کافی ہے۔

۳۳۔ دارِ قطنی ۱۲۳ { حد ثنا ابو عبد اللہ محمد بن القاسم بن زکریا
المحابی با الکوفۃ ثنا ابو کرم یب محمد بن العلاء

ثنا اسد بن عمرو عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ
عن عبد اللہ بن شداد بن ابیہاد عن جابر بن عبد اللہ قال صلی
بیارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ رجل یقرہا
رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف
تذاعا فقال استخانی عن القرۃ اذ خلف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فتذاعا حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف امام فان قرأته
لہ قرۃ ورواہ اللیث عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی پڑھتا تھا تو اس کو ایک آدمی نے روک دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا تو جب وہ پورا تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا حتیٰ کہ وہ پیچھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی
تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔

حدیث احمد بن عبد الرحمن قال ثنا
۱۲۲ ارطالوی شریف { عمی عبد الله بن وهب قال اخبرني

الليث عن يعقوب عن النعمان عن موسى بن ابي عائشة عن
عبد الله بن شداد عن جابر بن عبد الله أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ
لَهُ قِرَاءَةٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراۃ یعنی قرآن پڑھنا مقتدی
کے لئے کافی ہے۔

۱۲۳۔ دارقطنی { وقال عبد الله بن شداد عن ابي الوليد
عن جابر ابن عبد الله أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ وَخَلْفَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّلُمِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
رَجُلٌ فَتَنَّهَُا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَسْهَأَنِي أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَّ أَكْمَرًا إِذْ لِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَسَلَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةُ ابْنِ الْوَلِيدِ هَذَا
مَجْهُولٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ جَابِرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ حَنِيفَةَ

ورواہ یونس بن بکیہ عن ابی حنیفۃ والحسن بن عمار عن
موسى بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا ظہر و عصر میں تو ایک آدمی نے
اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کو روکا تو جب وہ فارغ ہوا اس نے
کہا کہ تو مجھے منع کرتا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھوں تو آپ
میں ان کی بحث ہو گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
امام کے پیچھے پڑھا تو ہم کا اس کے متعلق قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے
اس میں ایک سند حسن بن عمارہ کی قوی ہے۔

۲۶۔ کنز العمال ۱۳۲ { مَا لِي اُتَاذَعُ الْقُرْآنَ اِذَا صَلَّيْتُ اَحَدَ كُمْ
اَخْلَفَ الْاِمَامَ فَلْيَضْحَكُ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ

قِسْمَانِ وَصَلَوْتُهُ لَهُ صَلَوَاتٌ - (الخطیب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیے کہ خاموش رہے
کیونکہ امام کی قراۃ مقتدی کی ہی قراۃ ہے اور اس کی نماز اس کی نداء ہے۔ یعنی
اگر امام کی نماز صحیح ہے تو مقتدی کی بھی صحیح اگر امام کی غلط تو مقتدی کی بھی غلط ہے۔

۲۷۔ کنز العمال ۱۳۲ { لَا قِرَاءَةَ لِمَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ بَرَقَ فِي الْقِرَاءَةِ
عن الشعبي

شی سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے قرآنی نہیں پڑھنا۔

۲۸۔ کنز العمال ۱۳۲ (ابن ابی شیبہ عن جابر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام موجود ہو تو امام کی قرآنہ مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ فاتحہ

خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر

۲۹۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْغَمَّاعُ اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

قَالَ لَيْسَتْ فِي قِسْمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حُجْرَةٌ .

بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے۔ شاید اس کے منہ میں پتھر پڑیں۔

۳۰۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَتَهُ قِبَرُ أُمِّتِهِ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ فرمایا جس شخص نے ام کے پیچھے نماز پڑھی
ام کی قراۃ مقتدی کو کافی ہے۔

فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

اخبرنا داؤد بن قیس الصفاء المدنی اخبرني
۳۱۔ موطا امام محمد ۹۷ { بعض ولد سعد بن ابی وقاص انہ ذکر لہ
انک سعدا قال ویدت ان الذی یقرأ خلف الامام
فی بیئہ جہنمۃ -

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص ام کے
پیچھے پڑھتا ہے اس کے منہ میں آگ ہو۔

قال محمد اخبرنا داؤد سعد بن قیس
۳۲۔ موطا امام محمد ۹۷ { ثنا عمرو بن محمد بن زید عن موسیٰ بن
سعد بن زید ابن ثابت یحییٰ شہ عن جلدہ انہ قال من قرأ
خلف الامام فلا صلوۃ لہ -

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے ام کے
پیچھے قراۃ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا،

۳۳۔ ترمذی شریف ۱/۲۸۷ { حدثنا اسحق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالک

عن ابی نعیم وھب بن کيسان اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
مَنْ صَلَّى رَكَعَتَهُ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ
يَكُونُ قَدَاءً إِلَّا مَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت
پڑھی۔ اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر
ام کے پیچھے ہر یعنی ام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

۳۴۔ موطا امام مالک ۲۸ { مالک عن ابی نعیم وھب بن کيسان اَنَّهُ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَهُ

لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا قَدَاءً إِلَّا مَا هَذَا -
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے
ایک رکعت پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے
نماز ہی نہیں پڑھی مگر ام کے پیچھے یعنی ام کے پیچھے نہیں پڑھی جاوے گی ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۵۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن نافع أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ
إِذَا سَلَّ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ

قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كَمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَخَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ
وَإِذَا صَلَّيْتُ وَخَلَا فَلْيَقْرَأْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا
يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ -

حضرت ام مالک رضی اللہ عنہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھا جائے یا نہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراۃ کافی ہے اور جب ایسا نماز پڑھے تو الحمد پڑھنی چاہیے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھا کرتے تھے

حدثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع
 ۳۶۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل قل
 ليقموا احد خلف الامام يقول اذا صلى احدكم خلف الامام
 فحسبه قراءاة الامام وكان عبد الله بن عمر لا يقم ثم خلف الامام
 عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی پڑھے
 فرماتے تھے جب تم سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ مقتدی کو
 کافی ہے۔

حدثنا ابن مازوق قال ثنا وهب قال ثنا
 ۳۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { مشجعة عن عبد الله بن عمر قال يكفينك
 قراءاة الامام فلهو ولا يجماعاة فمن استحباب رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قد اجعوا على شوك القراءاة خلف
 الامام۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے امام کا قرآن
 پڑھنا ترے لئے کافی ہے۔ پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جماعت

نے اجاع کی ہے۔ ام کے پیچھے قرآن پڑھنا ترک کرنے پر۔

۳۸۔ انس الکبریٰ البیہقی ۱/۲۰۰ { واخبرنا ابو بکون الخارث الفقیہ ابنا
ابو محمد بن حیان ثنا ابو اہیمر بن

محمد بن الحسن ثنا ابو عامر موسیٰ ابن عامر ثنا الولید یعنی ابن
مسلم اخبرنا مالک وابن جریج عن نافع عن ابن عمر انہ
کانت یقول من اذناک الامامہ راکعاً فکرم قبل ان یؤفک
الامامہ راء سہ فقد اذناک تلک النکحہ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آپ فرماتے تھے جس شخص نے
ام کو رکوع کی حالت میں پایا تو رکوع بھی کیا پچھے اس کے ام نے اپنے سر کو
اٹھایا تو ضرور اس نے رکعت کو پایا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامم نہ پڑھنے پر تھا

۳۹۔ بخاری شریف ۱/۱۲۹ { حدثنا ابو بکر قال ثنا ابو حادق قال ثنا
حدیج بن معاویہ عن ابی اسحق عن علقمہ

عن ابن مسعود قال کنت الذی یقرأ عطف الامامہ مسلماً
فثوبہ شراً اباً۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جو شخص ام کے پیچھے
پڑھتا ہے شاید اس کے مز میں مٹی بھر جائے۔

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن ابي وائل قال جاء رجل الى ابن مسعود
فقال اتقوا خلف الامام قال انطت
موطا امام محمد ۷۸ { لَقُرْآنَ فَاثٍ فِي الصَّلَاةِ شَعْلًا وَسَيْكِلًا

ذَالِكُ الْإِمَامُ رواہ الطبرانی فی الکبیر والادسط ورجالہ متفق
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو اس نے
کہا امام کے پیچھے میں پڑھوں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے کے وقت خاموش
رہو نہ بیشک نماز میں مشغول ہو اور یہ امام تجھے کفایت کرے گا۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۰۶ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق المزنی انباء
احمد بن سلمان الفقیہ انباء الحسن بن

مکرم ثنا علی بن عاصم ثنا خالد الخداع عن علی بن لاقصم عن ابی
الاحوص عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال من لم یذکر الایمان
راکبا لم یذکرک تِلْكَ السَّرَكَةُ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے
امام کو رکوع کی حالت میں نہیں پایا۔ اس نے اس رکعت کو نہیں پایا۔

۴۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ يَا
فُلَانُ لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

إِمَامًا لَا يَقْرَأُ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات -
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے فلاں
امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ۔ مگر یہ کہ امام ہو پڑھا نہیں جاتا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۲۳۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا بدران الہیثم القاضی ثنا محمد بن اسمعیل الاحمسی ثنا وکیع عن علی بن

صالح عن ابن الاصبغانی عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی عن ابیہ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ
الْعِطْرَةَ -

فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے ام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے
نعرۃ کے غلط کیا۔

۲۴۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا محمد بن مخلد ثنا القاضی ابو النضر ثنا
شعبۃ عن ابن ابی لیلی عن ابیہ عن رجل انه سمعہ یقول
يُخْطِئُ مَنْ عَلِيٌّ قَالَ يَخْطِئُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ ام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے۔

۲۵۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا احمد بن یحییٰ
بن المنذر عن اہل کتاب ابیہ ثنا ابیہ ثنا

قیس عن عمار الدحقی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْعِطْرَةَ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی

لاصلوۃ لمن لم یقر بقاۃ الکتاب کاجواب

”محمد عمر“ جناب آپ بیچارے علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اکیلے کا حکم علیحدہ ہوتا ہے اور جماعت کا حکم اکیلے کا نہیں رہتا بلکہ احکام جماعت الگ ہیں لاصلوۃ لمن اس میں من و احد کے سے ہے۔ نہیں نماز اس اکیلے شخص کی جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ حکم واحد کا تم چپاں کر دو جماعت پر تو یہ خلافت قاعدہ ہے واحد اور جماعت کے لئے حکم کیاں تب ہونا کہ حکم بعینہ جمع ہوتا تو عموم واحد ہو یا جماعت میں۔ جب میرے پیالے عروب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم واحد کا فرمایا تو واحد میں عموم ہو گا نہ جماعت جماعت۔

سوال:- یہ تاویل تمہاری ہے یا پہلے بھی کسی نے اس کو بیان فرمایا ہے۔

”محمد عمر“ جناب مرت تاویل نہیں بلکہ حقیقت ہے جو عربی قاعدے کے مانتے بیان کی گئی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ متقدمین سے یہ مطلب حدیث ثابت ہو تو سن رفیقہ مختصر انونے کے طور پر ایک حدیث پیش کرتا ہے۔

۲۸۔ ترمذی شریف ۱۴۴۱ | داماد احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَلَاةَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا كَانَ وَحْدًا وَاجْتَمَعَ بِمُحَدِّثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ فَلَمْ يَصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَحْمَدُ كَهَذَا رَجُلٌ مِمَّنْ أَحْبَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْوِيلُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَلَاةَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِنَّ هَذَا إِذَا

كَانَ وَحْدَهُ۔

اور یکن ام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا صَلَوَاتَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاحِشَةٍ الْكِتَابِ کے معنی فرمائے ہیں کہ فاحشہ کے بغیر اس شخص کی نماز نہیں جو اکیلا ہو۔ اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دلیل اخذ فرمائی ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی جس میں اُمّ القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ام کے پیچھے ہو (تو ہو جاتی ہے) احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آدمی جابر بن عبد اللہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا اس نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا صَلَوَاتَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاحِشَةٍ الْكِتَابِ کی تائید کی ہے کہ واقعی بغیر الحمد شریف کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو۔

کیوں جناب! اب تو امید ہے کہ تسبی ہو گئی ہوگی۔

(۱) بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع میں ملنے ہیں تو ان کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے درست ہو گئی جو دلیل ۱ سے واضح ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی صحابہ کرام رکوع میں شامل ہو کر بغیر سورہ فاتحہ نماز ادا کرتے رہے یہ ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کا عمل جو دلیل ۲ اور ۳ سے واضح ہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطلقاً قرآنی

کریم پڑھنے سے منع فرماتے رہے سورہ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورہ فاتحہ قرآن کریم ہے۔ بلکہ نہ کوئی اور ہو کر منع فرماتے رہے۔ اور پڑھنے والا بھی سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک ہی ہوتا تھا۔ جس کو منع فرما دیا گیا اور اس کے متعلق کئی احادیث مرفوعہ ہیں۔ تو مقتدیوں کو اپنی اقتدائیں مطلقاً قرآن پڑھنے سے ناراض ہو کر منع فرمائیے قرآن کریم کی ہر سورت کو پڑھنے سے روکنا ہے۔ اب ہم فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث بنو تو یہی یہ تمہیں طاقت ہے ہم تو اہم کی اقتدائیں قرآن سننے والوں سے ہیں کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مطلوب ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز باجماعت کی ترتیب و اصول اللہ اکبر سے بعد سے تک بیان فرمائے۔ جو اہم کی اقتدائیں مقتدی کو قرآن پڑھنے کے وقت میں غور و رہنے اور سننے کا حکم صادر فرمایا جس کے متعلق بے شمار صحیح حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں اہم اور مقتدی کے مسائل مزدوریہ میں کوئی ایک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ اہم قرآن پڑھنے لگے تو تم بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ۔ اگر ایسی حدیث کوئی شخص دکھائے تو جانتو انعام جو چاہے حاصل کرے۔

(۵) مقتدی کے لئے اہم کی اقتدا واجب فرمائی اور اقتدائیں غامضی کو اختیار فرمایا اور اقتدائیں میں قرآن پڑھنے کو خلافت اقتدا کا اعلان فرما دیا۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اہم کے پیچھے قرآن پڑھنے والے کے متعلق کوئی کہتا ہے مٹی بھری جائے گی۔ کوئی صحابی فتویٰ دیتا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کوئی صحابی حکم صادر فرماتا ہے کہ اہم کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں آگ لانا پسند کرتا ہوں معذرا السلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ اہم کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر بھر دے گا۔

کا ہے۔ حضرت باب العلم کا فتویٰ کہ اہم کچے پیچھے پڑھنے والا فطرۃ انسان کے خلاف کرتا ہے۔ جو قرآن نہیں سنا۔

(۷) رب العزت کا فتویٰ کہ قرآن کریم پڑھا جائے تو قرآن سنا اور خاموش رہنا فرض ہے
(۸) قرآن کریم پڑھنے کی اقتدا لا تَحْرِثُكَ بِهٖ لِسَانُكَ سے فراموشی اور اقتدا میں پڑھنے والے کو مخالف قرآن ثابت کر دیا۔

اب فیصلہ ان تمام پیش کردہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوار ایمان پر ہے۔

سوال سروری صاحب فاتحہ خلعت الامام کا مسئلہ بفضلہ خوب سمجھ میں آگیا اور انشاء اللہ
آئندہ ام کی اقتدا میں زمیں فاتحہ یعنی الحمد پڑھنے کی کبھی جرأت نہیں کروں گا۔ کیونکہ امام
کی قرائت مقتدی کو کافی ثابت ہو گئی بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ امام کی اقتدا میں الحمد
پڑھنا اقتدا کے خلاف ہے لیکن اس مقام پر ایک اور شک ہے جو مجھے متزلزل کرتا ہے سبابقہ
جتنے بھی بزرگان دین تھے سب سے سنا رہا ہوں۔ کہ ضاد کو صحیح پڑھتے تھے کئے شریف اور
مدینہ شریف میں بھی ایسے ہی پڑھتے دیکھا لیکن آج کل بعض ایشیائی علاقے میں سہارے ہاں ضاد
کو مثابہ بالظاہر پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضاد کو ظاہر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس
کے متعلق بھی تحقیق فرمائی تاکہ شک دور ہو جائے۔

”محمد مگر“: شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ضاد کو ظاہر پڑھنے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے
اور اگر عمدہ پڑھے تو نوبت کو تک پہنچ جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ضاد کو ظار پڑھنا شرعی جسم ہے

۱۔ کتاب الاذکار (۲۳) عَلٰی اَرْجَحِ الْمُؤْتَمِرِينَ اِلَّا اَنْ لَّيْجُزَّ عَنِ الضَّادِ بَعْدَ التَّحْلِيمِ فَيُعَدُّ مَآءً۔

اور اگر نماز پڑھنے والے نے وَلَا الضَّالِّينَ کو ظا سے پڑھا تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی۔ دونوں وجہوں کے راجع ہونے کی بنا پر مگر لیکن کے بعد ضاد سے اگر عاجز ہو تو معذور ہے۔

ثابت ہو کہ محدثین کے نزدیک بھی وَلَا الضَّالِّينَ کو ظا سے پڑھنے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یعنی نمازیں وَلَا الضَّالِّينَ پڑھنے والے کا نماز پڑھنا یا نماز کو ترک کرنا یکساں ہے گویا کہ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

اب اہل حدیث کے دعوے رکھنے والے اگر ضاد کو ظار پڑھیں تو وہ جماعت محدثین کے نزدیک بے نماز ہیں ان کی نماز صحیح نہیں اور جہاں ضاد کی بجائے ظار پڑھتے ہیں وہ تمام تقلید کی نمازیں باطل کرتے ہیں نہ معتدلوں کی نماز درست اور نہ ہی اہم کی اب تہا رہی مرضی۔

۲۔ شرح فقہ اکبر { وَفِي الْمَحْظُوتِ سَبِيلُ الْإِمَامِ الْفَضْلِيِّ عَنْهُ لِقَاءُ
الْغُطَّاءِ الْمُبْتَغَى مَكَانَ الضَّادِ الْمُبْتَغَى أَوْ لِقَاءُ
أَصْحَابِ الْمُبْتَغَى مَكَانَ أَصْحَابِ التَّائِيَةِ أَوْ عَلَى
طاعن قاری ۲۰۵

الْعَكْسِ فَقَالَ لَا يَجُوزُ نَأْيُ أَمَامَتِهِ وَكَوْنُ تَعَدُّ يَكْفُرًا قُلْتُ أَمَّا
كُنْتُ تَعَدُّ كَفْرًا مَلَا كَلَامَ فِيهِ۔

کتاب محیط میں مذکور ہے کہ امامِ فضلی رحمۃ اللہ علیہ سوال کئے گئے ایسے شخص کے متعلق جو ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے یا اصحابِ الجنتہ کی جگہ اصحابِ النار پڑھے یا اصحابِ النار کی بجائے اصحابِ الجنتہ پڑھے تو امامِ فضلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسے شخص کی ہمت جائز نہیں اور اگر عمداً ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے۔ یا اصحابِ الجنتہ کی بجائے اصحابِ النار پڑھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔

علامہ تاجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر عمداً پڑھے تو کافر ہو جاتا ہے اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان { دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَا أَظْهَرَ تَمَّ بِأَلْظَاءِ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
اگر ایسا ہو کہ ظاہر پڑھ کر نماز میں تفسد ہو جائے۔

۴۔ فتویٰ قاضی خان { دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَا أَظْهَرَ تَمَّ بِأَلْظَاءِ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
اگر ایسا ہو کہ ظاہر پڑھ کر نماز میں تفسد ہو جائے۔

۵۔ کبیری ۴۴۹ { دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَا أَظْهَرَ تَمَّ بِأَلْظَاءِ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
اگر ایسا ہو کہ ظاہر پڑھ کر نماز میں تفسد ہو جائے۔

۶۔ فتویٰ قاضی خان { دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَا أَظْهَرَ تَمَّ بِأَلْظَاءِ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
اگر ایسا ہو کہ ظاہر پڑھ کر نماز میں تفسد ہو جائے۔

۷۔ کبیری ۴۴۹ { دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَا أَظْهَرَ تَمَّ بِأَلْظَاءِ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
اگر ایسا ہو کہ ظاہر پڑھ کر نماز میں تفسد ہو جائے۔

هَضِيمٌ قَرَأَ بِالنَّظَاءِ أَوْ بِالنَّذَالِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اِذَا ارْتَدَّ النَّحْلُ
طَلَعَهَا هَضِيمٌ كَوَظَارٍ يَا ذَالِ سَ پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

فتویٰ قاضی خان } وَلَسَوْتُ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ كَرَاءَ فَتَرْضَىٰ
۱۱۔ کبیری ۴۴۹ } بِالنَّظَاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اِذَا ارْتَدَّ النَّحْلُ
لُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ كَرَاءَ فَتَرْضَىٰ کی بجائے تو غلطی ظار سے
پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۲۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ قَرَأَ بِالنَّذَالِ
۱۳۔ کبیری ۴۴۹ } اِنْ تَذَلَّلْ لَيْلٍ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَلَا وَقَرَأَ
بِالنَّظَاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اِذَا ارْتَدَّ فِي تَضْلِيلٍ كَوَظَارٍ سَ سے تذلیل پڑھا
تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر ظار سے پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۴۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ قَرَأَ بِالنَّظَاءِ
۱۵۔ کبیری ۴۴۹ } اَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ تَضِلَّ كَيْدَهُمْ
فِي تَضْلِيلٍ ظار سے پڑھے بعض نے کہا کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۱۶۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَّذِي قَرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَرَأَ
کبیری ۴۵۰ } اِذَا النَّظَاءِ فَتَرْضَىٰ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ اَلَّذِي
قَرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ كَوَظَارٍ سَ پڑھے فَتَرْضَىٰ اس کی نماز فاسد ہو
جائے گی۔

۱۷۔ فتویٰ قاضی خان } اَلَّذِي قَرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَرَأَ
۱۸۔ کبیری ۴۵۰ } لَوْ رَأَىٰ النَّذَالِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِِنَّ الْحُجَّةَ ظَارٌ سَے پڑھے فَكَظَ يَازَال سَے پڑھے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۹۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۶۱ قَالَ الْقَاضِي الْأَمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ وَالْقَاضِي

۲۰۔ فتویٰ بزار یہ ۱/۲۴۱ الْأَمَامُ أَبُو عَاصِمٍ إِنَّ تَعَمُّدَ نَسْتِ

قاضی امام ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی امام ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر عمدۂ ضاد کو ظار پڑھے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا ائمہ فقہاء کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز فاسد

ہو جاتی ہے اور یہ تمام فقہاء کا اتفاق مسئلہ ہے اور بعض نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔

لے حقیقت کے دعویٰ رکھنے والے ضاد کو ظار پڑھ کر کیوں مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتے

ہو اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجرم اور تارک نماز بناتے ہو مسلمان بیچارہ امتہا کی

اقتدائیں نماز ادا بھی کرتا ہے پھر بھی نماز ادا نہیں بلکہ خدائی مجرم لکھا جاتا ہے لیکن تم صرف

مذہبی ضد کی بنا پر ضاد کو ظار پڑھ کر قرآن کو آٹا پڑھ رہے ہو الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں کر

سکتے تو معافی میں ہی تغیر پیدا کر کے مسلمانوں کو مجرم بنا رہے ہو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو

تم آگے جاوے یا نہ مانو

وَإِذَا اقْتَرَأَ مَكَانَ الدَّالِ الْمُجْمَعَةِ بِالظَّاهِرِ

الْمُجْمَعَةِ وَقَرَأَ الظَّاهِرَ الْمُجْمَعَةَ مَكَانَ الضَّادِ

الْمُجْمَعَةِ أَوْ عَلَى الْقَلْبِ مِثَالُ الْأَوَّلِ إِنَّمَا

لَوْ قَرَأَ دَنَظَّ الْأَعْيُنُ مَكَانُ سَلَدَ وَبِمَا ظَرَّءَ مَكَانُ دَرَأَ

۲۱۔ غنیۃ المستملی

جلد ۲۴۸

مَثَلُ الشَّافِي الْمَغْضُوبِ مَكَانَ الْمَغْضُوبِ وَمِثَالُ الثَّالِثِ طِعْفُ
 الْحَيَوةِ مَكَانَ ضِعْفِ الْحَيَوةِ فَتُفْسِدُ صُلُوتَهُ وَعَلَيْهِ أَمْرٌ عَلَى
 الْقَوْلِ بِالنَّفَادِ الْكُلُّ الْأَمَّةِ لِلتَّغْيِيرِ الْفَاحِشِ الْبَعِيدِ -
 اور جب کسی نے ذال کی بجائے ظالم پڑھا اور ظالم کی بجائے ضالم پڑھا مثال
 اول اگر مَثَلُ الْأَعْيُنِ کی بجائے مَثَلُ الْأَعْيُنِ پڑھا اور ذوال کی
 بجائے ظالم پڑھا اور دوسری مثال مغضوب کی بجائے مغلوب پڑھا اور
 تیسری مثال ضِعْفِ الْحَيَوةِ کی بجائے طِعْفِ الْحَيَوةِ پڑھے تو اس کی
 نماز فاسد ہو جائے گی اور اس سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ اکثر ائمہ کا ہے کیونکہ اس
 سے بہت معنی متغیر ہو جاتے ہیں۔

آہستہ آمین کے دلائل قرآنیہ

نخست خداوندی کا ثواب

مَلِكٌ ۙ إِنَّ الَّذِينَ يُخَفُّونَ وَتَجْعَلُ الْغَيْبَ لَمَعَةً مِّنْهُ
 وَاجِدْ كَيْفَ تُؤْتَىٰ -

بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے

خداوند کریم سینے کے رازوں سے واقف ہے

ملک ۲۹ { دَاسِرُّدَا قَوْلُكُمْ اِدَا جَهَلْتُمْ اِيَّاهُ اِنَّهُ عَلِيمٌ

بِذَاتِ الصُّدُورِ

اس اپنی بات کو آہستہ کہو یا زور سے بے شک وہ سینے کے رازوں کو بڑا جانتے

والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم سری و جہری دونوں کو سننے والا ہے۔ لیکن دَاسِرُّدَا

قَوْلُكُمْ سے آہستہ کہنے کو مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ رب کریم کو آہستہ اور ڈر لڑکاوا
جائے تو جلدی قبول فرماتا ہے۔ جیسا رب العزت کا ارشاد ہے۔

رب کریم کو عاجزی سے اور آہستہ پکارنے کا ارشاد خداوندی

الاعراف ۱۰ { اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهُ لَا

يُحِبُّ الْمُعْتَصِلِينَ

اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیت کریمہ سے چار قوانین ثابت ہوئے۔

۱، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا حکم۔

۲، دعا عاجزی سے مانگی جائے اور زور سے دعا مانگنے کی ممانعت ثابت ہوئی

۳، آہستہ اور پوشیدہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ زور سے آمین کہنے والا نین دفعہ بھی زور سے

کے تو ناکام ہوئے گا۔

(۴) جو کفر شروع اور خفیہ کے خلاف دعا مانگے گا وہ جو عہدیت سے تجاوز کر کے اَلْجَبَّارِ الْمُسَكِّبِز کا منظر ہے اس لئے اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ کے قاذن خداوندی سے مجرب خدا بننے کا مستحق نہیں اور جس سے رب کریم کو محبت نہ ہو اس کی دعا رد فرمادیتا ہے تو زور سے آمین کہنے والے کی دعا منظور نہیں ہو سکتی اور آہستہ کہنے والا عاجز دعا سے کبھی خالی نہیں رہتا۔ صحیح ہے۔

مرم { ۱۶ } کہ فی بعض ذکراً رَحِمْتَ رَبِّكَ عَبْدُكَ ذَكْرِيَا
اِذْ نَادَىٰ وَبَلَغَ اُسُوهُ خَفِيًّا

ذکر آپ کے رب کی رحمت کا۔ اس کے بندے ذکر یا علیہ السلام پر۔
جب پکارا اس نے اپنے رب کو پوشیدہ پکارنا۔ جب ذکر یا علیہ السلام نے رب کریم کو پوشیدہ آہستہ دعا کی تو رب العزت نے فوری منظوری کا اعلان فرمادیا۔ فرمایا
يَا ذَكْرِيَا اِنَّكَ بَشَرٌ لِّمَنْ يُّعْلِمُ اِسْمَهُ يُعْنَى لَمْ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔
اے ذکر یا ہم تمہیں اس کے کی مبارک دیتے ہیں جس کا نام کبھی ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا بنایا ہی نہیں۔

آہستہ اور عاجزی سے دعا مانگنا قرآن کریم سے ثابت ہو گیا اور آہستہ دعا مانگنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ثابت ہوئی۔

آہستہ آمین کا ذکر

ترمذی شریف { ۳۴ } وَرَدَىٰ شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمَةَ

بن عقیل عن حجرابی الغبسی عن علقمة بن وائل عن امیہ ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرء غَیْثَ الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا
 لَضَّالِیْنَ فَقَالَ آمِیْنٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -
 وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَیْثِ
 الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا لَضَّالِیْنَ پڑھا تو اس نے کہا آمین اور آپ
 نے آواز کو آہستہ کیا۔

بہتمی شریف ۲۵ } اخبونا ابو بکر بن فروک ابنا عبد اللہ
 بن جعفر ثنا یونس بن جیب ثنا ابو داؤد
 الطیاسی ثنا شعبۃ اخبرنی سلمۃ بن کھیل قال سمعت
 حجر ابی الغبسی قال سمعت علقمة بن وائل یحدث عن وائل
 وقد سمعته من وائل انه صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَیْثَ الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا لَضَّالِیْنَ قَالَ
 آمِیْنٌ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم
 ولا الضالین پڑھا تو اس نے آہستہ آواز سے آمین کہی۔

ربیع وجمیں بغیر رفع یدین نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (۱) بخاری شریف ۲۵۱۶، بخاری شریف ۱۵۱۶ (۳) ترمذی شریف ۱۶۱۶
 (۴) ابوداؤد ۱۶۱۶ (۵) احکام الاحکام ۴ (۶) نسائی شریف ۱۶۱۶

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَهُ فَصَلَّى كَمَا
صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ ثَلَاثًا وَقَالَ وَالَّذِي بَيْنَكَ
بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ عَيْدَكَ -

فَعَلِمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ سَجُدْ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَائِسًا وَافْعَلْ فِي صَلَاتِكَ
كَأَنَّهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبصر میں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی۔ پھر
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام علیکم کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور
فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور نہ لے نماز نہیں پڑھی تو وہ لوٹا پھر اسی نے نماز
پڑھی جیسا کہ اُس نے پڑھی پھر وہ آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام
علیکم عرض کیا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور نہ لے نماز نہیں پڑھی تھی

دفعہ ایسے ہی واقعہ ہوا اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم جس نے آپ کو سختی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کر سکتا تو آپ مجھے سکھا دیجئے پھر آپ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کو پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ پھر رکوع کرتی کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے پھر اٹھ سختی کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا پھر سجدہ کرتی کہ مطمئن ہو جائے تو سجدہ کرنے والا پھر اٹھ سختی کہ مطمئن ہو جائے تو بیٹھنے والا اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔

رفاعہ بن رافع سے یہی روایت ہے

۴۔ ابن ماجہ ۵، { حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَ ثَلَاثُ أَلْفُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ سَمَى اللَّهُ وَيَسْمُو التَّوَضُّعَ ثُمَّ يَقُومُ مُتَقَبِّلًا الْقِبْلَةَ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُحَاثِي بَعْضَ يَدِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُسَبِّحُ صَلَاتَهُ وَيَقُومُ مَقَامًا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تَحْتَ الْقِبْلَةِ وَيُحَاثِي بَعْضَ يَدَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ فَيُحَاثِي ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيُحَاثِي عَلَى قَدَمِهِ

الْبُشْرَىٰ وَ يُنْصَبُ الْمِيْمَتَىٰ وَ يَكْمَلُ اَنْ يَسْقَطَ عَلَىٰ سَيْقَمِ الْاَلَيْسِ۔
 عمرہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو بسم اللہ پڑھ
 کر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالتے اور وضو کو پورا کرتے پھر تہجد کو منہ کر کے کھڑے
 ہو جاتے اور اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھتے
 پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دونوں
 بازوؤں کو صیغہ رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے نویدھا کرتے اپنی پشت
 مبارک کو سیدھے کھڑے ہو جاتے وہ تہائے قیام سے کچھ لینا ہوتا تھا۔ پھر چڑھ
 کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تلبس رخ رکھتے اسطاعت کے موافق دونوں کہنیوں
 کو پیلوں سے دھکے دیتے جو میں نے دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے
 بائیں قدم پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں جانب پر گرنے کو کہہ دے
 سمجھتے۔

۱۱) اس حدیث شریف سے قصہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا ثابت
 ہو گیا۔

۷۔ رکوع و سجود میں عدم رخ دیدی ثابت ہوا ہے۔

۳۔ صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہوا۔

(۸) نسائی شریف ۱۶۱ (۹) ابوداؤد ۱۴۱۱ (۱۰) نسائی شریف ۱۳۲

اخیرنا اسمعیل بن مسعود حد ثنا خالد حد ثنا سعید بن قتادہ

عن یونس بن حبیرون عن حطان بن عبد اللہ اَنَّہُ حَدَّثَنَا اِسْمَہُ
 سَمِیْعَ اَبَا مُوسٰی قَالَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ خَطَبَنَا وَتَبَّیْنَا لَنَا سَلٰتَنَا
 وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ مَا قِیْمُوْا اَصْفُوْا قُلُوْبَکُمْ لِمَا
 یَسُوْءُ مِکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَثُرَ الْاِمَامُ فَلْکَبِّرُوْا کِیْ اِذَا اَقْرَعُ
 غَیْرِ الْمُخَضُّوْبِ عَلَیْہُمْ وَلَا اِلَّا لِیَنْتَظِرُوْا فَقُوْلُوْا اٰمِیْن —
 یُحِبُّ سَلَامُ اللّٰہِ اِذَا کَبَّرُوْا رُکْعًا فَلْکَبِّرُوْا وَادْکَعُوْا اِذَا اَتَتْ الْاِمَامَ سِرُّکُمْ قَبْلَکُمْ
 وَ سِرُّ نَعْمَ قَبْلَکُمْ قَالَ یٰ اَیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَتَلَّ بِتِلْکَ اِذَا
 قَالَ سَمِیْعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَکَ فَقُوْلُوْا - اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ یُسَمِّی
 اللّٰہُ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ عَلٰی یَسٰرٍ نَّبِیْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سَمِیْعَ
 اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَکَ فَاِذَا کَبَّرُوْا سَجَدَ فَلْکَبِّرُوْا وَادْکَعُوْا اِذَا اَتَتْ الْاِمَامَ
 یَسْجُدَ قَبْلَکُمْ وَ سِرُّ نَعْمَ قَبْلَکُمْ قَالَ یٰ اَیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
 فَتَلَّ بِتِلْکَ ۱۶

اس کے آگے ابوداؤد کے الفاظ ہیں - فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْیُکِنْ مِنْ

اَدْلٰی قَوْلِ اَحَدٍ کُمْ اَنْ یَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۱۷

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ
 سنایا اور ہمارے لئے ہمارے سننے کو بیان فرمایا اور ہماری نازوں کا ہمیں طریقہ
 سکھایا تو فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنی مغفوں کو سیسہ کا کر پھر چاہیے کہ تمہارا ایک
 تمہاری امامت کے لئے واجب اہم اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور اہم غلبہ المخلصین
 عَلَیْہُمْ وَالْاِصْطَالِقِیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ تمہاری دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
 لَمْ تُصَلِّ فَسَجَّ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
 حَتَّى تَفْعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ مَا أَحْنَ غَيْرُهُ لَهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
 فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اسْكُتْ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ رَأْيَكَ ثُمَّ اسْكُتْ حَتَّى تَحْتَدِكَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
 سَاحِدًا ثُمَّ ارْقُتْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ
 كُلِّهَا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً بنی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر آیا
 تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا فرمایا
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی
 تو لوٹا آدمی پھر اس نے نماز ادا کی جیسا کہ اس نے پہلے پڑھی تھی پھر حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جا پھر

نماز پڑھو بے شک تم نے نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ اس نے تین دنہ ایسے ہی کیا تو آدمی نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق سبحوت فرمایا مجھے اس سے اچھی نماز کا علم نہیں آپ سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب تک ٹھکرا ہو نماز کی طرت تو اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ جو تجھے قرآن سے آسان ہو پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر پھر سر کو اٹھا حتیٰ کہ تیرا سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کر پھر اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے تیرا بیٹھ جائے پھر اپنی تمام نماز میں یہی کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں نہ رفع یدین عند الركوع والسجود اور نہ ہی

جلسہ استراحت

۱۲۔ نسائی شریف ۱۵۸ { اخبرنا سويد بن نصر قال اخبرنا عبد الله بن المبارك عن يونس عن النهدي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة جين استخلفه فمروا ان على المدينة كان اذا قام الى الصلاة المكتوبة كثر تكبير جين يركع فاذا رآه رأسه من التركة قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يكبر جين يهوي ساجدا ثم يكبر جين يهوي من الثنتين بعد التشهد يفعل حتى يقضى ما صلاؤه فاذا قضى صلاته وسلم اقبل

عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالُوا النَّبِيُّ نَفْسِي بِمِيدِهِ أَيْ لَا تُشْهِكُمُ صَلَوةٌ بِرَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بے شک جب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مردان نے دینے کا غیظ مقرر کیا اس وقت فرضی نماز کے لئے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا جب رکوع کیا پھر جب رکعت سے اپنے سر کو اٹھایا سَمِعَ اللَّهُ لِيْ مَحْمَدًا دَبَّأُوْكَ الْحَمْدُ کہا پھر جب سجدے کو گئے تو اللہ اکبر کہا پھر جب دونوں سجدوں سے اُٹھے اللہ اکبر کہا۔ انہیات کے بعد ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ اپنی نماز کو اپنے پر اکر لیا اور سلام کہا مسجد والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں نے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

۱۳۔ مسلم شریف ۱/۱۶۹ { حدیثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق

عن ابی بکر بن عبد الرحمن أنه سمع أبا هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة يكبر حين يقول ثم يكبر حين يسركم ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يسركم صلبه من التكونع ثم يقول وهو قائم ربنا ذلك الحمد ثم يكبر حين يلهوى ساجداً ثم يكبر حين يسركم رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يسركم رأسه ثم يفعل مثلاً ذاك في الصلاة كلها حتى يقضيها ويكبر حين

يَقُومُ مِنَ الْمَنَامِ بَعْدَ الْخَلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنِي لَا يَكْفُرُ
صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب رکوع کرتے اور جب
۷۰ اپنی پشت مبارک کو رکوع سے اٹھاتے تو سمیع اللہ من حمدہ فرماتے اور کھڑے نہ
کر ہی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فرماتے پھر جب سجدہ کرنے والے گرتے تو اللہ اکبر فرماتے
پھر جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر
فرماتے جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے پھر اپنی پوری نماز میں ایسے ہی کرتے تھے کہ نماز
پوری ہو جیتے اور جب دوسری رکعت کے احتیاط کے جلسہ سے اٹھتے تو اللہ اکبر
فرماتے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ اپنی نماز میں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت میں ہی ہے۔ جلوس سے مراد جلسہ شہد ہے جیسا کہ
نسائی شریف ۱/۱۵۸ نمبر ۱۲ میں اور گرد چک ہے۔

حدثنا يحيى بن موسى نا ابو معاوية نا خالد
۱۲۔ ترمذی شریف ۱/۴۸۸ بن ایاس عن صالح مولی التمیمی عن
ابی هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكفئ رجليه
اوصلوقه على صدق وقد قيل قال ابو عيسى حديث ابو هريرة
عليه السلام عن اهل العلم يخشون ان يكفئ الرجل في
الصلوة على صدق قد قيل.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

اپنے پاؤں کے سینے سے اٹھتے تھے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ اول نماز میں قدموں کے پنجے کے بل اٹھتا ہے۔

۱۵۔ طحاوی شریف ۱۳۴ { حدیثنا ابو بکر قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان
قال شاذان بن ابی زیاد عن ابن ابی شیبہ
عن ابی ہریرۃ عن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کبر لا یحتاج الصلوة رفعة ید یلحی یکنان ابھما ماء قریبا
من شحنتی اذ نیہ ثم لا یعق د۔

براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یا نبی کریم سے
صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں
کو اٹھاتے تھے کہ دونوں کانوں کی پٹیوں کے قریب آپ کے دونوں انگلیں ہوتے
پھر نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل واضح ہیں۔
۱۔ کانوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو برابر کرنا۔

۲۔ صرف نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا پھر تمام نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔

۱۶۔ نسائی شریف ۱۹۱ { وکیع حدیثنا سفیان عن عاصم بن کلیب
عن عبد الرحمن بن الامسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال
الا اصابکم صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی فلم یزد فمد یدہ الا مرفعة واحدة۔

عن عبد الرحمن بن الامسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال
الا اصابکم صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی فلم یزد فمد یدہ الا مرفعة واحدة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا
 کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں تو اس نے
 نماز پڑھی سوائے ایک دفعہ کے اس نے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے
 اب بتائیے عبداللہ بن مسعود کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

۱۸۔ کنز العمال {۲۰۲} (مسند البیہاق عادیب) كَانَ الْيَتِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ
 يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَفْرُغَ -

مصنف ابن ابی شیبہ، اب حنفہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بغیر کبریا افتتاح
 رفع یدین نہیں برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے
 فراغت تک ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۹۔ کنز العمال {۲۰۳} عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَا أَرَيْكُمْ صَلَاةَ
 الْيَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْهُ
 يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا نہ دکھاؤں
 میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو سوائے ایک دفعہ کے اپنے
 دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

۲۰۔ ابوداؤد شریف {۱۱۶} حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
 وَكَيْمٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي

عمر نے مرت پہلی دفعہ رفع یدین کیا یا ایک ہی دفعہ کیا۔

۲۳۔ نسائی شریف ۱/۵۸ { أخبرنا سدید بن نصر حد ثنا عبد اللہ بن المبارک
عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن
بن الاسود عن علقمة عن عبد اللہ قال ألا أخبركم بصلوة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فرفع یدیه
أول مرة ثم لجحد۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں راوی نے کہا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے مرت پہلی دفعہ یدین کیا پھر نہیں اٹھایا۔

۲۴۔ ترمذی شریف ۱/۳۵ { حد ثنا ہناد نا وکیع عن سفیان عن
عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود
عن علقمة قال قال عبد اللہ بن مسعود ألا أصلي بكم صلوة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلی فليرفع یدیه إلا
في أول مرة وفي أبواب عن أنس بن مالك قال أبو عبيد۔

حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ يقول غیر واحد من اهل العلم
من اصحاب البقی صلی اللہ علیہ وسلم واتباعین وھو قول
سفیان و اھل المکن فہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے فرمایا آپ نے کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پٹھانوں تو
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی اور رفع یدین کئے آپ نے

مگر پہلی دفعہ یعنی سوائے تکبیر تحریم کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کیا صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عندالکوع والسجود ہو سکتی ہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی بغیر رفع یدین عندالکوع والسجود ہو گئی تو ہماری نماز کیسے درست نہ ہوگی۔

۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ابو بکر قال ناوکیع عن ابن ابی یعلیٰ عن الحكم وعیسیٰ عن عبد الرحمن بن

ابی یعلیٰ عن البراء بن ابی عازب أنّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ إِذَا ارْتَمَعَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ لَحْرًا لَا يَدْفَعُهُمَا خِلْفَتَيْهِ۔
برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے۔

۲۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن

عقبة عن عبد الله قال الا تریکم صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرفع یدیه الا مرۃ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے ایک دفعہ کے۔

۲۷ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن ابي بكر بن عبد الله بن قنطاط النخعي
عن عاصم بن كليب عن ابيه اَنَّ عَلِيًّا كَانَ
يُزِيدُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يُعَوِّدُ -

عام اپنے باپ کلب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنه جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے پھر تمام نماز میں ارفع یدین نہ کرتے۔

۲۸ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن مسعر عن ابي معشر عن ابراهيم
عن عبد الله اَنَّهُ كَانَ يُزِيدُ فَمُ يَدَيْهِ
فِي أَوَّلِ مَا يَسْتَفْتِحُ ثُمَّ لَا يُزِيدُ نَعْمًا -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کرتے تو پہلی بار اپنے ہاتھ
اٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ابن مبارك عن اشعث عن اشعث اَنَّهُ
كَانَ يُزِيدُ فَمُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ
ثُمَّ لَا يُزِيدُ نَعْمًا -

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۳۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { هشیر قال اخبرنا الحصبی ومغيرة عن
ابن ابي عمير اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا اكْبَرْتُ

فِي قَائِمَةِ الصَّلَاةِ نَزَعْتُ يَدَايَ ثُمَّ لَا يُزِيدُ نَعْمًا - فیما بقی -
حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ
جب تو شروع نماز میں اللہ اکبر کہے تو رفع یدین کر پھر رفع یدین نہ کر۔

۳۱ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹ { دیکھ دو ابو اسامہ عن شعبۃ عن ابی اسحق
 قَالَ كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ وَاصْحَابُ
 عَلِيٍّ لَا يُدْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا فِي إِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَالَ
 دُكِيمٌ لَمْ لَا يُعْمَدُونَ -

ابو اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 کے معتقدین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتقدین شروع نماز
 کے سوارفہ یدین نہ کرتے دیکھ نے کہا کہ پھر نہ لوٹتے۔

۳۲ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۰ { ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد
 قَالَ مَا دَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَدُ فَمَ يَذِيهِ
 إِلَّا فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ -

مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما کو شروع نماز کے سوارفہ یدین کرتے نہیں دیکھا۔

۳۳ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۰ { یحییٰ بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبدالملک
 بن الجعد عن الربیع بن عدی عن

أَبِي هَاشِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَزِفْ
 يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ
 عَبْدُ الْمَلِكِ وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَأَبَا هَاشِمَ وَأَبَا إِسْحَاقَ لَا يُزِفُونَ
 أَيْدِيَهُمْ إِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ -

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عز کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز شروع فرمائی تو رفع یدین کیا پھر اپنی تمام نمازیں
رفع یدین نہیں کئے عبدالملک نے کہا کہ میں نے طبعی اور ابراہیم اور ابو الحسن
کو دیکھا وہ سوائے شروع نماز کے رفع یدین نہ کرتے۔

۳۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{1}{140}$ ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس قال تَرَفَعُ الْأَيْدِي

فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَعَى الْبَيْتَ وَعَلَى الْعَصَا
فَالْمَرْكَاةِ وَفِي غَيْرَ ذَلِكَ وَفِي جَمْعٍ وَعِنْدَ الْخُتَابِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سات مقامات پر رفع یدین کیا
جاتا ہے جب نماز کے لئے قیام کرے اور جب بیت اللہ کی زیارت کرے اور عصا
پر اور عرفات میں اور جمع میں اور کلکیاں مارنے کے بعد۔

۳۵۔ منہنام احمد بن حنبل $\frac{1}{388}$ حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا وكيع ثنا سفيان عن
عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود

عن علقمة قال قال ابن مسعود إِذَا أُصْبِحَ لَكُمْ صَلَاةٌ رُسُلِي
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلُّوا خَلْعُوا سَيْرَ قَوْمٍ يَدُ إِلَهٍ هُ
حضرت علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دو کھادیں علقمہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عز نے نماز پڑھی تو سوائے پہلی بار کے رفع یدین نہیں کیا۔

۳۶۔ منہنام احمد بن حنبل $\frac{1}{381}$ حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا وكيع عن سفيان
عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ اُصلیٰ بکم مصلوۃ رسول اللہ فزکۃ
یَدِیْہِ فِی اَوَّلِ۔

حضرت علقمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں تو اس
نے صرف پہلے بار ہی رفع یدین کیا۔

تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود

۳۴۔ البر وادود ۱۱۱ | فلیتم حدثنی عباس بن سہل قال اجتمع ابو حنیفہ
و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمہ فذکر ان اُصلوۃ
رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَبُو حَنِیْفٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلَاۃِ
رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرَ بَعْضُ هَذَا اَقَالَ لَمْ رُکِعَ
فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَشَرَّ يَدَ يَدِ فَجَاءَ
فِي جَنْبَيْهِ وَقَالَ لَمْ يَجْعَلْ فَاَمَكَنَ اَلْفُؤُ وَجَبْهَتَهُ وَكُشِيَ يَدَيْهِ
عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَلَكَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُ رَاسَهُ حَتَّى رَجَعَ
كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَّغَ۔ الخ

ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ تمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں تو ذکر کیا۔ اس نے بعض اس کا پڑھا پھر اس نے رکوع

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس نے رکھے گویا کہ ان دونوں کو پکڑنے والا ہے اور پھیلا کر رکھا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو پیر و در رکھا اپنے دونوں پہلوؤں سے اور کچھ بڑھا اس نے پیر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی کو ٹیکا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے غیلہ رکھا اور اپنے دونوں پنجوں کے کھنوں کو اپنے دونوں کندھوں کے مقابلوں میں رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا حتیٰ کہ ہر ٹہی نے رجوع کیا اپنی جگہ میں حتیٰ کہ فارغ ہوا۔

اس حدیث سے تین مسائل ضروریہ ثابت ہوئے۔

۱۱ تمام تابعین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ بغیر رفع یدین عندار کو عدا السجود نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۲) اور قحطی سید یہ لفظ یدین کا استعمال کہنیوں کے پرے ذراع پر ہوا جس نے تکبیر افتتاح میں رفع یدین عند شتمتی الاذنین کی سنت کو ادا کرتے وقت یقین کا تعلق منکبیں پر بھی عمل ہو جاتا ہے ثابت کر دیا۔

(۲) سجدہ کے وقت رفع یدین اور جملہ اسراحت تابعین کا معمول بھی نہیں تھا۔

نماز میں بار بار رفع یدین سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

۲۸۔ مسلم شریف ۱۸۱۱ | حدثنا ابو یوسف بن ابی شیبہ والکسیری قالنا

عن تمیم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال قال خروج عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لي اراكم رافعي ايديكم

كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ تَهْمِسُ امْسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ - ۱۰

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر لکھے تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز میں بار بار رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دُمیں ہلانے سے تشبیہ دی اور پھر اس تشبیہ قبیح کے بعد نماز میں سکون کرنے کا ارشاد فرمایا۔

سوال: مولوی صاحب یہ سلام کرنے کا واقعہ ہے دیکھئے اس سے دوسری حدیث ہے

فَلَمَّا إِذَا اسْلَمْنَا قُلْنَا بَابِدْ يَنَا اسْلَامٌ عَلَيْكُمْ اسْلَامٌ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تَشِيدُونَ بَابِدَ كَيْفَ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ تَهْمِسُ إِذَا اسْلَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيُتَلَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِرْ بِسَلَامٍ

تر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو تم نے حدیث بیان کی وہی واقعہ امدادی بھی ہوگا

کا جابر بن سمرہ ہے۔

مجاہد: جناب آپ نے غلط سمجھا حدیثیں دو ہیں واقعات بھی دو ہیں گورادی ایک ہے ایک راوی اگر دو واقعات کی دو حدیثیں بیان کرے تو وہ دو حدیثیں اور دو واقعات ایک نہیں ہو جاتے نئے صرف تشبیہ میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔ ورنہ اگر آپ شروع حدیث سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعات دو ہیں۔ جو فقیر نے حدیث سابق بیان کی ہے۔ واقعہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ کا ہے وہ شروع فرماتے ہیں۔ خَوَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلے جو فقیر نے عرض کی اس میں صاف رفع یدین کے الفاظ موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کو پہلی حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

دلیل (۳)، آخر میں اشارہ فرمایا اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ نمازیں سکون اختیار کرو اسلام علیکم کے وقت ہاتھ کے اشارہ کرنے سے اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادر نہیں آتا کیونکہ وہ فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق ہی نہیں۔

سوال ”تو پھر تکبیر انتحاج کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے چاہئیں“ جواب ”وہ منع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی اسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ میں داخل نہیں ہاتھ اٹھا کر ہاتھ باندھنا تو فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق بن کر اس اسکُنُوْا کا ماحور ہو سکتا ہے اور صرف ابتدا نمازیں ہاتھ اٹھانے کی کئی حدیثیں فقیر پہلے بیان کر چکا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بار بار رفع یدین کرنا نماز کے رکوع و سجود میں منع ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف کے رو سے روک دیا اور جو رفع یدین بار بار کرتا ہے وہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نَہَا اِذْ نَابَ خَیْلٍ شَمْسٍ کے مشابہ ہے اور فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا بھی منکر ہے۔

سوال ”۱۔ مولوی صاحب دُزروں میں جو تم ایک دفعہ ہاتھ اٹھاتے ہو وہ بھی منع ہو نا چاہیے۔“

جواب ”۱۔ ایک تو وہ بار بار نہیں اس لئے کَا نَہَا اِذْ نَابَ خَیْلٍ شَمْسٍ خَیْلٍ کا مصداق نہیں ہو سکتا۔“

(۲) اس کی تفسیر سورہ انبیاء میں انشاء اللہ العزیز بیان ہوگی
نسائی شریف میں رکوع و سجود کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی حدیثیں موجود ابتدا نمازیں رفع یدین نہ کرنے کی تم ایک حدیث دکھاؤ۔

۳۹۔ ابو داؤد شریف ۱۵۱ { حدیثنا عبد اللہ بن محمد النخعی نا زہیر
نا الا عمش عن المہیب بن رافع عن قہیم

الطائی عن جابر بن سمرۃ قال دخل عیننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والناس را فعدوا ایدیہم قال زہیر اراہ قال فی الصلوۃ
فقال ما فی امر الکمر رافع ایدیہکم کانتہا اذ ناب خیل شمس اسکننا
فی الصلوۃ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری
طرف تشریف لائے اور لوگ رفع یدین کر رہے تھے کہا زہیر نے کہ میں آپ کو نماز
میں ہی دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نہیں رفع یدین کرتے دیکھنا ہوں
جیسا کہ اماڑی گھوڑوں کی وہیں ہلتی ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں

صرف ایک پہلی بار رفع یدین

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱۶۸ { عن عبد اللہ بن ابن مسعود قال صلیت
معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واخبر بکری فعمم فلم یذفعوا ایدیہم الا عند الافتتاح
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پس انہوں نے رفع یدین نہیں کیا
مگر شروع نماز کے وقت۔ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر قیام نماز میں
ہاتھ اٹھاتے۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۸۷ { اخبرنا ابو طاهر الفقیہ، ابانا ابو حامد
ابن بلال ابنا محمد بن اسمعیل الاحمسی
ثنا وکیع عن صفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن الاشجری
عن علقمہ قال قال عبد اللہ یعنی ابن مسعود و لا صلیٰ بکم صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلیٰ فکم یؤفکم یدینہ
الامراء و احدۃ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ضرور نماز پڑھاؤں گا میں نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز علقمہ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اس کے
علاوہ رفع یدین نماز میں نہیں کیا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

تمام عمر نماز میں رفع یدین نہیں کیا،

۴۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۸۹ { قال الشیخ و دعاء محمد بن جابر عن
حاضر ابن سیعان عن ابراہیم

عن علقمہ عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ
يَذْنَعُوا أَيْدِيَهُمَا إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سوائے نماز کے شروع کرنے کے رفع یدین
نہیں کیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمام عمر کا عمل رفیعین کے متعلق

۴۲۔ اسحاق البکری۔ حطاوی شریف { ودعی ابو بکر النخشلی عن
عاصم بن کلیب عن ابیہ } ۱۳۲

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا كَانَ يَرْتَفِعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ
الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَرْتَفِعُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نماز سے پہلی تکبیر کے سوائے
کسی شے میں رفیعین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل رفیعین کے متعلق

۴۴۔ کنز العمال { عن الاسود قال رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَرْتَفِعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ ثُمَّ } ۴۰۳

لَا يَنْزِلُ (الطحاوی)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا پہلی بکیر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں پیش کی گئیں جن سے یہ ثابت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب نماز قیام سے سجدہ تک فرمائی لیکن رفع یدین کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ مسلم شریف اور ابوداؤد شریف کی مذکورہ حدیثوں سے عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں رفیعین کرنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی ایسے ہی مذکور ہو چکا۔

اب فقیر ایک گزارش کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھائے جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترتیب ارشاد فرمائی ہو اور اس میں رفع یدین عند الركوع و سجدہ کا ارشاد بھی فرمایا ہو تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو بملغات

یکصد روپیہ نقد انعام

پیش کرے گا اور رفع یدین عند الركوع و السجود کی تازنگی اشاعت عام کرے گا۔ ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی فرمودہ ترتیب نماز کو نہ چھوڑیے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ پر عمل کر کے اپنی نماز کو رفع یدین عند الركوع و السجود ترک کر کے درست فرمالیجئے۔ یہ مدد یکھالہ۔

باب القنوت

قنوت نازلہ رب کے کریم نے منع فرما دیا

۱۔ زبائی شریف $\frac{1}{143}$ | أخبرنا محمد بن المثنیٰ حدثنا
ابوداؤد حدثنا شعبة عن قتادة

عن انس وهشام عن قتادة عن انس أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قنّت شكراً فقال شعبة لعن رجلاً
وقال هشام يدعوا على أحياء من أحياء العرب لئلا
يعدوا الكونع هذا قول هشام وقال شعبة عن قتادة
عن انس أن النبي صلى الله عليه وسلم قنّت شكراً ليعلن
وعلاؤ ذكركم إن ولجيان -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مہینہ قنوت پڑھی شعبة نے کہا کہ آپ نے کئی آدمیوں پر لعن کی
اور هشام نے کہا کہ عرب کے قبیلوں سے چند قبیلوں پر آپ نے بددعا فرمائی
پھر آپ نے رکوع کے بعد قنوت کو ترک کر دیا۔ اور شعبة نے کہا قتادة سے

نقادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ تہذیب پڑھی۔ رمل اور ذکوان دجیاں پر لعنت کرتے تھے۔

۲۔ نسائی شریف { ۱۶۴ } اخبرنا اسحق بن ابراہیم اخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزهري عَنْ أَبِيهِ أَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةٍ ابْصَرَهُمُ مِنَ التَّارِكَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اَلْعَن فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُوَانِ عَلَيَّ أَنَا مِنْ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنِّي وَجَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ -

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات حضور نے صبح کی نماز میں آخری رکعت سے مبارک اٹھایا آپ نے فرمایا اے اللہ فلاں کو لعنت کر فلاں کو لعنت کر منافق لوگوں پر آپ بددعا فرماتے تھے تو اللہ عز و جل نے آیت نازل فرمائی۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ حضور آپ کو منافقین کے کام میں بددعا نہیں فرمائی چاہئے اللہ تعالیٰ پہلے ہی تو رجوع فرمائے یا ان کو عذاب کرے بے شک وہ ظالم ہیں۔

۳۔ نسائی شریف { ۱۶۴ } اخبرنا اسحق بن ابراہیم اخبرنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن

قَتَاةٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَتَتْ شَهْرًا أَيْدِيَهُمَا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْحَرْبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک ہینہ قزت پر بھی عرب کے قبائل سے ایک قبیلہ پر بددعا فرماتے
 تھے پھر آپ نے قزت کو ترک کر دیا۔

۴۔ مسند ابوداؤد الطیالسی ۱/۲۸۷ { حدَّثَنَا ابُو حَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 ابُو دَاوُدَ ۳۱۱ } اُتَاهُ عَنْ قَتَاةٍ عَنْ أَنَسٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ شَهْرًا أَفْدَا
 عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ .
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قزت پر بھی تو بددعا فرمائی عرب کے قبیلوں سے ایک
 قبیلہ پر پھر آپ نے ترک کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر دشمن کسی بھی فرضوں میں قنوت نازلہ

بعد اگر کوئی نہیں پڑھی

۵۔ نائی شریف ۱/۱۶۳ { أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفِ مَوْلَى ابْنِ خَلِيفَتِهِ
 أَبِي مَالِكٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَهَلَيْتُ

خَلَفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ
وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ
ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ اسْتَهَابِدْ عَنَّا -

ابو مالک اشجعی کے باپ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قنوت نہیں پڑھی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر کہا اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱۹۶ | عن عبد الله بن مسعود قال ما قننت رسول
الله صلى الله عليه وسلم في شيء من
الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْوُشْرِ وَكَانَ إِذَا حَارَبَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَاةِ
كُلُّهُمْ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَلَا قننتُ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا
عُثْمَانُ حَتَّى مَاتُوا - ۱۰۶ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا نمازوں سے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی مگر مشرکین پر بدعا فرماتے تھے اور نہ ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی کے وقت تک۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۔ مجمع الزوائد ۱/۱۴۶ { وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَّا يَكُنُّمْ فَيَا مَكْمُرُ عِنْدَ فَرَاحِ الْإِمَامِ مِنَ السُّورَةِ هَذَا الْقُنُوتِ وَاللَّهُ أَيْتُهُ لِبَدْ عَتَا مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَبَوُ شَهْمًا ثُمَّ سَوَّكَهُ أَمَّا يَكُنُّمْ رَفَعَكُمْ فِي الصَّلَاةِ وَاللَّهُ أَيْتُهُ لِبَدْ عَتَا -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں نہاں اقامت کے سورۃ سے فراغت کے بعد قنوت کے لئے خدا کی قسم یہ بدعت ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا سوائے ایک مہینے کے پھر آپ نے اس کو ترک فرما دیا۔ کیا بتاؤں میں تمہیں نہاں ارفع یدین کرنا نماز میں خدا کی قسم یہ بھی بدعت ہے { وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَقُنْتُ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُنُوتِ فَقَالَ

۸۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ { اِنِّي لَا أَحْفِظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِي وَوَاءَ ابْطَرَانِي فِي الْكَبِيدِ وَوَجَالَه ثَقَات -

ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھی پھر میں نے کہا تمہیں قنوت سے کس نے روکا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے تو کسی ایک صحابی سے بھی اس کا عمل یاد نہیں۔ یعنی کسی ایک صحابی نے بھی قنوت

نہیں پڑھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق

۹۔ مجمع الزوائد ۱۹۶/۱ | عن عبد اللہ بن مسعود أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ
قَبْلَ التَّكْوِيَةِ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْنُتُ
فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْوُشْرِ قَبْلَ التَّكْوِيَةِ رَوَاهُمَا
الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَاسْنَادُهُمَا حَسَنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ یہ روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے
تھے اور جب وتر میں قنوت پڑھتے تو رکوع کے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک
روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی دعا قنوت
نہ پڑھتے تھے سوائے وتر کے رکوع کے پہلے۔

۱۰۔ طحاوی شریف ۱۱۳/۱ | حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ مَهْدِي
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَرْجَانٍ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيَةِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
فِي التَّكْوِيَةِ الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا فَلَانَا وَفَلَانَا عَلَى نَابِ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّكَ اللَّهُ تَعَالَى تَعْلَمُ لَكَ مِنَ الْأُمَمِ سِتْمِي أَوْ تِيْبُ
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحیح کی غازی میں آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا فرمایا بَشَاءَ ذَلِكَ الْمَحْدُ آخِرَى رَكَتٍ مِّنْ بَعْدِ مَا أَلْهَمَهُ اللَّهُ الْإِنْعَنُ فَلَا تَأْمُرُكُمْ بِشَيْءٍ لَّيْسَ لَكُمْ مِنْهُ أَلَا مُمْسِكِينَ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

۱۱۔ طحاوی شریف ۱۴۳ | حَدَّثَنَا أَبُو أُمِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ بَقِيصَةَ بِنْتُ عَقْبَةَ | قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوتُ قَالَ قَبْلَ الرَّكُوعِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ہیذ قنوت پڑھی۔ کہا راوی نے میں نے کہا تو کس طرح قنوت پڑھی کہا رکوع کے پہلے۔

۱۲۔ طحاوی شریف ۱۴۴ | حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَةَ بِنْتُ قَدَامَةَ سَمِعَتْ ابْنَ مَخْلَعٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيْدِيَهُمَا عَلَى رُكْلَيْهِ وَذُكُورُهُمَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَةَ هِيَ كَمَا أَهْوَى لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ إِكْبَادُ رُكْلَيْهِمَا وَذُكُورُهُمَا۔

۱۳۔ طحاوی شریف ۱/۴۴ { أَحَدُنَا قَدْ قَالَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمٌ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعُهُمْ أَلْعَدَّ الرَّكُوعَ يُدْعُونَ
عَلَى آخِيهِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَابِ لَمْ تَشْرُكُوا -

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک
ہینہ قزت پڑھی۔ عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلے پر۔ پھر آپ نے اس کو ترک کر
دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب قنوت نازلہ کے متعلق

۱۴۔ السنن الدار قطنی ۱/۴۹ { أَحَدُنَا الْحَمِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْصَوِّ
الطُّوسِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيرٍ
أَبُو لَيْثٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَرَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ
أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ أَفْشَتْ فِي صَلَاةِ
الصُّبْحِ بَدْعَةٌ -

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک قنوت
صبح کی نماز میں بدعت ہے۔

قنوت نازلہ اور بخاری شریف اور قنوت وتر قبل الركوع ہے

۱۵۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت
صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ دوسرا سوال کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ فرمایا پہلے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بعد رکوع کے صرف ایک ہینہ آپ نے پڑھی۔

۱۶۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

۱۷۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

۱۸۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

۱۹۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

۲۰۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیث شامد حدیث شامد بن زید عن ایوب
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلُوحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَفَإِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيْعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيْعِ يَسِيرًا -

عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت کے متعلق تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قنوت ہے۔ میں نے کہا پہلے رکوع کے یا بعد میں نے کہا پہلے رکوع کے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں نے آپ سے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد رکوع کے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹ بولا اس نے۔ اور کوئی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع ایک ہینہ صرف قنوت پڑھی ہے جو میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنے قرار پارسا کو بھیجا قوم مشرکین کی طرف ان کے سے ایک قوم جتنی جتنی کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا تو آپ نے ان پر بددعا کرنے کے لئے ایک ہینہ قنوت پڑھی۔

۱۴۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیثنا احمد بن یونس قال حدثنا زاذلانہ عن الیتمی عن ابی جملہ عن انس بن مالک قال قنوت النبئ شہراً امیڈ عو اعلى رعلی و ذکوانہ ابی جملہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قنوت پڑھی پھر رعلی و ذکوانہ پر بددعا کرتے تھے۔

احناف کا فیصلہ

طحاوی شریف ۱۳۶ { نَحْنُ ذَالِكُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَالِكُ اَلْقُنُوتِ

فِي الْمَشَاءِ الْآخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ فِي الْقَبُولِ وَقَدْ اجْتَمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ
مَنْسُوكٌ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلَى قُنُوتٍ غَيْرِهِ
فَافْتَحَ أَيْضًا فِي السُّبْحِ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَسَفْنَا جُوزَ هَذَا الْأَشَارِ
الْمُرَادِيَّةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ
فَلَمْ يَحْزُ خَاتِلٌ عَلَى جُزْئِهِ إِلَّا أَنْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ
بِهِ فِيهَا وَآمُرُ نَابِتُوكِهِ -

ترجمہ اس قنوت نازل کے متعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوت
عشا کے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اور ضرور اس میں تمام
کا اجماع ہے کہ عشا کی نماز میں یہ قنوت پوری طرح منسوخ ہے اس کے سوا
اور کسی قنوت کا جواز ہے ہی نہیں قرآن مجید میں بھی عشا کی طرح نسخ ہے
پھر جب ہم نے قنوت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث
مرویہ کے طریقے واضح کر دیے تو ہمیں اب نماز فجر میں قنوت نازل کے متعلق
کوئی دلیل و وجہ کی نہیں ملتی اسی لئے ہم صبح کی نماز میں قنوت نازل کے متعلق
حکم نہیں دیتے حالانکہ ہم قنوت نازل کے ترک کرنے کا حکم کئے گئے ہیں۔

طحاوی شریف ۱۳۹ { فَبَيَّنْتُ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوتُ
فِي الْفَجْرِ فِي خَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ قِيَاسًا
وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ وَهَذَا اقْوَلُ إِنِّي حَنِيفَةٌ وَإِنِّي
يُؤَسِّسُ وَتَحْمِيدُ رَجَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى (امام طحاوی نتیجہ نکالتے ہیں ،
پھر جو ہم نے ذکر کیا ثابت ہوا کہ قنوت فجر کی نماز میں لائق نہیں نہ جنگ کے

زمانہ میں اور نہ جنگ کے سوا قیام بھی اور حدیث مذکورہ بالا کے لحاظ سے بھی
اسی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کہ
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

کیوں بھٹی! حنفیت کا دعویٰ رکھنے والو! اب تو محدثین کی زبانی امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تینوں کا عقیدہ فزت
نازلہ کو صبح کی نمازیں نہ پڑھنے کا ثابت ہو! اب فیصلہ تم پر ہے فزت نازلہ صبح کی نماز
میں پڑھ کر حنفی کہہ سکتے ہو یا نہیں؟

صبح کی سنتیں نہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد پڑھیں

ترغی شریف ۱/۴ { رباب ما جاء في اعادة تھا بعد طلوع الشمس)
حدثنا عقبه بن مكرم العی البصری ناظمی

بن عاصم ناظم عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن خبید
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنتیں نہ پڑھی ہوں تو چاہئے کہ سوچ
چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صبح کی دو رکعت بعد از طلوع

سُورَجِ پُڑھنا

مرطاً امام مالک ۴۵ { مَا لَكَ أَنْتَ بَلَغْتَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
فَأَنَّهُ زَكَّعْنَا الْخَبْرَ فَقَضَاهَا بَعْدَ أَنْ
طَلَعَتِ الشَّمْسُ -

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو روایت پہنچی کہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت سنتیں وہ جاتیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی
قضا کی پڑھتے۔

مرطاً امام مالک ۴۵ { مَا لَكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلُ الَّذِي صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ
قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَبَّحَ فِي رِوَايَةٍ هِيَ جَيَا كَرْدَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ كَرْتِ تَقْتِ -

سنت العصر

کنز العمال ۴۱ { عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ
أَوْ بَعْدَ (ابن جریر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرما دے جس شخص

نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَدْخَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ مَا حَيَّيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ

قَبْلَ الْغَضْرِ أَرْبَعًا فَلَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ مَا حَيَّيْتُ (ابن ابیخار)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ تین باتوں کی کہ میں ان کو تازنگی نہ چھوڑوں پہلی بات یہ ہے۔ کہ عصر کے پہلے چار رکعت پڑھوں تو میں نے تازنگی ان کو ترک نہیں کیا۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ { حدیث شمس الدین محمد بن بشر نا ابو عامر نا
سفیان عن ابی اسحق عن عامر بن ضمیر نا
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْغَضْرِ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَرَّبِينَ
وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے چار رکعت ہمیشہ پڑھتے رہے ایک ہی سلام سے فیصلہ فرماتے۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ { حدیث شمس الدین محمد بن یحییٰ بن موسیٰ و احمد بن ابراہیم
و محمد بن غیلان و غید و احمد نا نا نا

ابوداؤد طحاوی نا محمد بن مسلم بن مہران سمع جلد عن
ابن عمار عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَةً

صَلَّيْتُ قَبْلَ الْعُظْمِ اَرْبَعًا قَالَ ابُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -
 بعد اثنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر جس نے عصر
 کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عشاء کے پہلے چار رکعتیں

عربی کبیر ۳۶۹ { وَأَرْبَعَةٌ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَأَرْبَعٌ بَعْدَهَا وَإِنْ شَاءَ
 رَكْعَتَيْنِ أَوْ إِذَا شَاءَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ أَمَّا الرُّكْعَتَانِ
 فَلَمَّا مَرَّتْ فِي حَدِيثِي عَالِشَةً وَأَمَّا الْأُتْرَاقُ فَلَمَّا
 مَوَّيَّ عَنِ الْبَنَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا كَانَمَا تَهَجَّدَ فِي لَيْلَةٍ
 وَمَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ كَانَ كَمَثَلِهِمْ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ
 سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سَنِهِ وَرَوَاهُ الْمُبِشْمِيُّ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ
 وَالْحَسَنُ وَالْأُفْطَنِيُّ مِنْ قَوْلِ كَعْبٍ -

چار رکعتیں صبح کے پہلے پڑھے اور چار عشاء کی نماز کے بعد یعنی دو سنتیں اور دو نفل
 اور اگر چاہے دو دو رکعتیں ہی پڑھے یعنی اگر چاہے دو دو رکعت نماز صبح ہی ادا کرے
 دو رکعت پچھل سنتوں کے متعلق جو پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس شخص نے صبح کے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو اس کو اتنا اجر ہے گویا کہ اس نے تمام

رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے چار رکعت عشاء کے بعد پڑھیں اس کو تافوا ب
ہے گویا کہ اس نے شب قدر کی تمام رات تہجد پڑھے سعید بن مسعود نے اس کو اپنی
سُنن میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے

الداریہ
ابن حجر
عسقلانی ۱۱۹
فَقِي سُنَنِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ مِّنْ حَدِيثِ السَّبْأِ
رَفَعَهُ مَنِ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا كَانَ كَأَنَّمَا
تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ كَثِيرًا
مِّنْ لَيْلَةٍ الْقُدْرَاءُ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِّنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مَوْثُوقًا
وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ مَوْثُوقًا عَلَى كَعْبٍ۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سُنن سعید بن منصور میں حضرت بابر بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان فرمائی
ہے۔ کہ جس شخص نے چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھیں گویا کہ اس نے تمام رات
تہجد پڑھے اور جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں گویا کہ شب قدر کی
تمام رات اس نے تہجد پڑھے امام بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے اور نسائی اور دارقطنی سے اس
حدیث کو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیث بیان فرمائی ہے۔

دُتروں کا بیان

تین دُترو واجب ہیں

ابوداؤد ۳۸۸ | حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ اسْحَقَ الطَّائِفِيُّ نَا الشَّهْلُ
عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَوْمُ تَرْحَقُ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْيَوْمُ
حَقٌّ لِمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْيَوْمُ تَرْحَقُ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ
مِنَّا -

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
فرماتے تھے دُترو حق ہیں پھر جس شخص نے دُترو نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے
نہیں دُترو حق ہیں۔ تو جس شخص نے دُترو نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں دُترو
ہیں پھر جس شخص نے دُترو نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

۲۔ کنز العمال ۱۴۵ | عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ (مسند امام احمد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کوئی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین دُترو پڑھتے۔

(۳) کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (ابن ابی شیبہ، عبد الرحمن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے وُتروں میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ -

۴۔ کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ يَفْرَعٍ فِيهِمْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن ابی شیبہ، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر پڑھے ان میں پڑھتے پہلے میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۵۔ کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ يَفْرَعٍ فِي الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن بخار،

عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے پہلی رکعت میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

اور قیر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۶۔ کنز العمال ۱۴/۱۹۷ { عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَزْرِي وَتَرِيهِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يُقْلُ هُوَ اللَّهُ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ (کرعب،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْنِ ان میں پڑھتے۔

تین وتر اور دعا قنوت کو عرب کے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

۷۔ الحدائق ۵/۱۱ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ثنا الميِّب بن واضح ثنا عيسى بن يونس عن سعيد بن أبي

عروبة عن قتادة قال أبو بكر ربما قال الميِّب عن عروبة وربما لم يقل عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابنه عن أبيه عَنْ أَبِي بَن كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ اسْمُكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقْتَرِفُ هَبْلَ السَّمَكِ رَج -

ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معایت ہے کہا اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتوں سے ہمیشہ وتر کرتے۔ ان تینوں میں یہ سورتیں۔

پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور دوسری رکعت میں
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور
ہمیشہ دعا قنوت پہلے رکوع کے پڑھتے تھے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین و تہ ہی پڑھتے تھے۔

(۲) یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے۔

(۸) الدار قطنی ۱، ۵۱۷ الحدیث عبد اللہ بن سیدان بن الاشعث ثنا علی

بن خثرم ثنی عیسیٰ بن یونس عن فطر عن زبید عن سعید بن عبد الرحمن
بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوتر بثلاث سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی وَقُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ التَّكْوِيعِ
وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُمَدُّ جَاءَ
صَوْتُهُ فِي الْأَخْيَرَةِ لَيَقُولَ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالسَّوْجِ۔

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے پہلی رکعت میں سَبِّحْ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور
تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے
اور جب سلام پھیرتے فرماتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین دفعہ اس
کے ساتھ اخیر میں نمبا فرماتے۔ فرماتے رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالسَّوْجِ۔

(۹) الدارقطنی ۱۷۶ | حدثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو حاتم السمرانی ثنا

سعيد بن عفيرو بن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمارة بن عبد الله بن
عن عائشة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي التَّكْوِينِ
الْبَقِيَّةَ يُوسِرُ بَعْدَ هَذَا بِسْمِ اللَّهِ أَلَا عَلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ وَ يَقْرَأُ فِي الْيُوسِرِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ وَ قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو
رکعتوں میں جن میں ذکر کرتے ہی کے بعد سُبْحِیْہ اسم رَبِّکَ اَلَا عَلٰی اور
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور وتر میں پڑھتے قُلْ هُوَ اللَّهُ اخذ
اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے ہی ہوتا ہے لیکن مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کی نیت کر کے طیلوہ ایک رکعت تمام عمر نہیں پڑھا بلکہ
دو رکعتوں سے طاکر پڑھا جیسا کہ اوپر گزر چکا اور قیوں میں جو سورقین تلاوت فرمائیں
ان کے اسماء بھی مذکور ہیں۔

اب تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکال کر دکھاؤ کہ اپنے ایک ہی رکعت
مستقل طیلوہ پڑھی ہو اور اس میں فلاں سورۃ پڑھی ہو ایسے شخص کو

بکسر و پیہ العام نقد

انشار اللہ العزیز دوں گا کیونکہ آپ کا ارشاد ایسا نہیں جس پر خود عمل نہ کیا ہو اور آپ کا

کرنے عمل ایسا نہیں جس کے متعلق آپ کا ارشاد موجود نہ ہو۔

(۱۱) الدارقطنی ۱/۴۶ { حد ثنا الحسین بن اسمعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیی بن ایوب عن یحیی بن سعید عن عمر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ لِقَمَاتٍ لِقَمَةٍ عَرَفِيٍّ لِقَمَةٍ الْأُولَى بِسَمِّ اسْمِكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

صحابہ کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھتے اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اس قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔

(۱۱) مجمع الزوائد ۱/۹۴ { عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْعَلُ الْقَنُوتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے اور دعا قنوت کو رکوع کے پہلے کرتے۔

یقین وتر اور درمیان کا تشہد

۱۲۔ السنن الدار لقطنی ۱، ۳ { حد ثنا الحسن بن رشیق بمصر ثنا
محمد بن احمد بن حماد الدولابی

ثنا ابو خالد یزید بن سنان ثنا یحییٰ بن ذکریا الکی فی ثنا الکحش
عن مالک بن الحاد عن عبد الرحمن بن یزید النخعی عن عبد
بن مسعود قال قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ
ثَلَاثَ كَوَسْرٍ الشَّاهِرِ صَلَوَةُ الْمَغْرِبِ عَبْدُ اللهِ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے
تین وتر ہیں دن کے وتر کی طرح یعنی نماز مغرب کی طرح۔

اس حدیث شریف سے دو امر ثابت ہوئے۔

- ۱۔ وتر صرف تین ہی ہیں۔ انہی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا صرف ایک وتر
کو علیحدہ دو رکعت سے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں پڑھا۔
- ۲۔ یہ ثابت ہوا کہ تین وتروں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز کی طرح اثناد
فرمایا تو ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز کی طرح درمیان کا جلسہ تشہد بھی بیٹھا چاہیے۔ وتر مغرب
کی نماز کی طرح ہی طریقہ احکامات کا ہے۔

ہر دو رکعت پر التحیات

۱۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حد ثنا سوید بن نصرنا عبد اللہ بن المبارک

نا لیث بن سعدنا عبد ربہ بن سعید عن عمار بن ابی افس
عن عبد اللہ بن نافع بن العیاض عن الفضل بن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنی مثنی تشہد
فی کل رکعتین الخ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔
اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ قاعے
سے وتروں کی دو رکعتوں پر تشہد کا پڑھنا ضروری ہے۔

سجدہ سہو بعد سلام

ابوداؤد ۱۵۱۱۱ مسلم شریف ۴۱۴ | ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ
سَجْدَةٍ ۚ اَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَهُ
وَكَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ سَجْدَةٍ ۚ اَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَهُ وَكَبَّرَ۔

اس حدیث شریف کی ابتدا پہلے سے ہے جس میں ترتیب وغیرہ مذکور ہے طوالت کی وجہ
سے پوری نہیں لکھی گئی جب نماز کی انتہا ہوئی وہاں سے حدیث شروع کی ہے کہ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اخیر میں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی
طرح یا نمبا پھر اٹھے اور اللہ اکبر فرمایا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی
طرح یا نمبا۔

الدارقطنی ۱۴۴۱ | حدثنا ابن صاعد ثنا ابن عبد اللہ المخزومی

سعيد بن عبد الرحمن ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن
عقبة عن ابن مسعود انه سجد سجدة في التَّوْبَةِ لِبَدِ النَّبِيِّ
وَحَدَّثَنَا أَبُو رَسُوْلٍ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَهُمَا بَعْدَ
النَّبِيِّ.

عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سجدہ کیا
دو سجدے پہلے کے سلام پھیرنے کے بعد اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے پہلے کے سلام پھیرنے کے بعد۔
طوالت کے ڈر سے صرف تین حدیثوں پر اکتفا کرتا ہوں ان دونوں حدیثوں سے ثابت
ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے پہلے کے چنانچہ جب
سے سجدہ پہلے شروع ہوا اس واقعہ ذوالبدین ہے۔ اس وقت بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے پہلے کیے۔

امام کی اقتداء کے بعد میں ملنے والے کی کوئی رکت ہوگی

۱۔ بخاری شریف ۱۳۴۱ | حد ثنا آدم قال حدثنا ابن ابي ذئب

سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

ح وحدثنا ابو ايمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال
اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلاة

فَلَا تَأْتُوَهَا تَسْعُونَ وَأَتُوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكُكُمْ
فَصَلُّوا أَوْ مَا فَنَّا تَلْكُمْ فَأَتِمُّوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف
موڑ کر نہ آؤ۔ آہستہ آؤ لازمی ہے تم پر آرام پھر جو تمہیں مل جائے پڑھو اور جو تم سے
رہ جائے اس کو پورا کرو۔

(۲) مسلم شریف ۱/۲۲۰ {حدثني حرمة بن يحيى واللفظ له قال أنا ابن
وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب
قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت
الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها تمشون وعليكم
السكينة فما أذركم فصلوا أو ما فنّا تكم فأتموا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف موڑ کر نہ آؤ
بلکہ چل کر آؤ اور تم پر آرام ضروری ہے پھر تمہیں جو مل جائے پڑھو اور جو تم
ہو جائے تو اس کو پورا کرو۔

۳۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ {حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وابن
حجر عن اسمعيل بن جعفر قال ابن ايوب حدثنا
اسماعيل قال اخبرني العلاء عن ابيه عن ابي هريرة أن رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَلَّيْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَأْتِهَا
وَأَنْتُمْ تَسْعُونَ وَتَأْتِهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ لَعَمْرُكَ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ
فِي صَلَاتِهِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دھڑک نہ آؤ بلکہ آدم
سے آؤ پھر جوتہیں مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرو ضرور ایک تھا
جب نماز کا اعتماد کر لے تو وہ نماز میں ہے۔

۴۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ {احمد شاہ محمد بن رافع قال قال نافع بن عبد الرحمن قال
انا معمر بن ہمام بن منبہ قال هذا ما حدثنا

ابو ہریرہ عن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّيْتَ الصَّلَاةَ
فَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کئی حدیثیں ہیں۔ ان سے بعض یہ ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی طرف پکارا جائے تو چل کر
نماز کی طرف آؤ۔ تم پر آرام سے آنا ضروری ہے پھر جو تم پاؤ نماز پڑھ لو اور جو
تم سے فوت ہو جائے تو اس کو پورا کرو۔

ان چار احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وَا

فَإِنَّكُمْ فَا جَمْعُ اِجْر رُكُوتِ تَمَّ سَ فُوت ہو جائے تو اس کو تم پورا کرو۔
 ثوابت ہوا کہ اہم صاحب سے ہماری ایک رُکُوت یا دو رُکُوت یا تین رُکُوتیں جن کو مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جب انہی کو اس صورت سے جو فوت
 ہوئی ہیں پورا نہ کیا جائے گا تو نماز مکمل نہیں ہوگی۔ یعنی جو فوت ہوئی ہیں ان کا اتمام کرنا ہے
 اور کمی پوری تب ہی ہو سکتی ہے کہ فوت شدہ کو ہی قضا کیا جائے ورنہ تین خرابیاں
 لازم آئیں گی۔ ایک تو یہ جو فوت شدہ ہیں ان کا اتمام نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اس فرمان کے خلاف لازم آتا ہے۔ دوسری خرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جندگہ
 ہر جگہ ہیں۔ ناختم خلف اہم میں اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ إِمَامُ اس لئے
 بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اتباع تب ہی ہو سکتی ہے کہ جو رُکُوت
 اہم کی ہو وہی مقتدی کی ہو اگر اہم کی آخری ہو اور مقتدی کی اول ہو تو اہم صاحب
 کی اقتداء نہ ہی کیونکہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ
 یہ کے خلاف لازم آتا ہے تو نماز صحیح نہ ہوئی۔ تیسری بہ خرابی لازم آئی کہ مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ یہ کے اگے ذکر
 ہے۔ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ اہم پر ہمارا اختلاف بھی نہ ہوا اگر اہم کی پہلی رُکُوتیں ہوں اور
 مقتدی کی پہلی تو ایسا کرنے والا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ کا عکس
 ثابت ہوگا تو اس لئے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَكُمْ فَاتُوا عَلَيْهِ اہم کے
 جو رُکُوت اہم کی ہو اسی کی اتباع میں وہی رُکُوت مقتدی بھی رکھے اور رُکُوت اہم سے
 فوت ہو گئی ہے اس کی قضا کی کر کے اتمام الصلوٰۃ کرے تو اہم کی مخالفت بھی نہ ہوئی اور
 نماز بھی پوری ہو گئی۔

اس کی تائید میں آگے مسلم شریف کی حدیث وارد ہے جس میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کا مزید ہے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۴۷۰ { وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفَضِيلَ بْنَ
ابْنِ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ
حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اسْمَعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ
بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّى بِأَلْفِ قُلُوبٍ فَلَا يَسْأَلُ إِلَيْهَا
أَحَدٌ كُمْ وَالْإِنِّ لِيَمْسُ بِعَلَيْكُمْ الشَّكِيَّةُ وَالْوَقَارُ وَصَلَّى
مَا أَذْرَكْتُ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھ کر ہو جائے تو تم سے کوئی بھی نماز کی طرف نہ دیکھے اور لیکن چاہئے کہ چلے اور تم پر آرام ہے آنا اور نہ لازمی ہے اور چلے جو مل جائے اور جو پہلے اہم نے چڑھ لی ہے اس کی قضائی کرے۔

اب اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیثوں کی تائید ہو گئی کہ جو کچھ اہم سے مقتدی کا فوت ہو جائے اس کی قضائی پوری کرے تو نماز کا اتمام ہوتا ہے منہ نہیں آرام کہ کبھی رکعتوں کو مقتدی پہلی بنائے اور اپنی فوت شدہ کی قضائی نہ دے نماز صحیح نہ ہوگی

باب الجمعہ

نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے
 ۱۵۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ النُّسُوبِ -

قائم فرمائیے نماز کو سوچ ڈھنسنے کے وقت اس نماز کا نام قرآن مجید نے
 مقرر فرمایا۔

۲۱ روم اَعْيَا تَحِيْنَ تَظْهَرُ دَنْ -

عشا کے وقت رب کریم کی تسبیح و تحمید بیان کرو اور ظہر کے وقت۔

ان دونوں آیتوں نے نماز ظہر کو فرض عین ثابت فرمایا اور وقت ظہر لِدِ ذِكْرِ النُّسُوبِ
 سوچ ڈھنسنے کے وقت سے عصر تک اس کی فرضیت انسان کے ذمہ سے لڑا اٹل نہیں ہوتی
 جب تک کہ ظہر کی نماز کو ادا نہ کرے۔

خداوند کریم کی مقررہ مفروضہ پانچ نمازوں سے ایک نماز ظہر فرضی ہے جیسا کہ دوسری
 نمازیں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتیں۔ عورتوں سے سوائے حاملہ اور نفاس والی
 عورت کے اور مردوں سے تو کسی وقت بھی نماز فرضی معاف نہیں سوائے بیہوشی کے۔

نماز جمعہ کے لئے قرآن کریم با شرائط دعوت دیتا ہے

جمعہ ۲۹ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا
تَعَلَّمُوا تَفْلِحُونَ وَإِذَا سَأَلَكَ تِجَارَةٌ أَوْ لَهْوًا
أَوْ مَكَارِمَ النَّفْسِ الْيُسْوَىٰ فَلْيُقْضِ إِلَيْهَا
وَسِرْكَوْكَ قَائِمًا قَلِيلًا مَاعِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ
اللَّهِوِّ وَمِنَ الْبَيْعِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

اسے ایمان والوں کو جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر
کے لئے دوڑ کر آؤ اور بیع کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر
تمہیں علم ہے پھر جب نماز پوری کی جائے تو زمین پر منتشر ہو جاؤ اور اللہ
کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کا ذکر بھی بہت کرو تا کہ تم غلامی پاؤ
اور جب یہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہو اس کی طرف چلے جاتے ہو اور آپ کو
کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہو فرمادیجئے جو اللہ تمہارے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت
سے بہتر ہے اور اللہ تمہارے لئے بہتر ہے رزق میں والوں کا قرآن کریم کی
مذکورہ بالا آیات کے پانچ جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے مصر
جامع شرط ہے۔

(۱) وَذَرُوا الْبَيْعَ کہ تم ترک کر دو یعنی جمعہ پڑھنے کا مقام وہ ہو جہاں عام بیع

ہر یعنی تجارت گاہ ہو اور تجارت بھی شرعی طریقہ پر ہو۔

۲- فَأَنْشُرُوا فِي الْأَرْضِ: زمین میں پھیلے یعنی شہر اتنا وسیع ہو کہ اس میں غروب پھرا جاسکے۔

(۳) وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ: جہاں تجارت پیشہ لوگ زیادہ ہوں گے وہیں روزی کا سلسلہ باسانی ہو سکتا ہے۔

(۴) وَإِذَا سَأَلَ بِتِجَارَةٍ: جب وہ تجارت کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اس لفظ تجارت نے شہر کی اور وضاحت فرمادی۔

(۵) أَوْ لَهْوًا: کھیل تماشے بھی عموماً شہروں میں ہی جا بجا ہوتے ہیں یہ بھی شہر کے صفات سے ہے۔

یہ پانچوں صفات وسیع شہر کو ثابت کرتی ہیں جہاں تجارت اور تماشے وغیرہ عام ہوں اور مزدوری وغیرہ بھی عام مل جائے۔

ظہر کی نماز کسی شرط مکان کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کے لیے کوئی مقام کی تخصیص موجود ہے۔

جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عاید نہیں ہوتا

۱- بیہقی شریف ۱۸۴ { اخبرنا ابو سعد المالینی ابنا ابوالواحد

۲- دارقطنی ۱۶۴ ابن عدی ثنا البغوی ثنا کامل بن طلحة

ثنا ابن لہیعۃ ثنا معاذ ابن محمد الانصاری عن ابی الزبیر

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یؤمن

بِاللَّهِ وَالْمُؤْمِرِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عَنِ الرِّضَى
أَوْ مُسَافِرٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مُلْكٍ وَكَانَ اسْتَعْنَى عَنْهَا بِأَهْلٍ أَوْ تَجَارَةٍ
اسْتَعْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنِّي حَبِيبٌ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اس پر نماز جمعہ جمعہ کے دن لازمی ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا لاکے کے یا غلام کے اور جو شخص جمعہ کی نماز سے بے پروا ہو اور تجارت سے اس سے اللہ کریم بے پروا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بے پروا ہو کر فریاد کیا گیا ہے۔

۳ بیہقی شریف ۱۸۴ { وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَافِظُ
۴ دارقطنی ۱۹۴ } اثنا ابا عبد الله بن محمد بن يعقوب ثنا الحسن

بن علي بن عوفان ثنا يحيى بن فضيل ثنا الحسن يعني ابن صالح بن
حی حدثني أبي حدثني أبو حازم عن مولى لآل الزبير بن زهراء
إلى النبي صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ
عَلَى صَحْلٍ حَالِمٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْمَلُوكِ وَالْمَرْثَةِ
وَالْمَرْثَةِ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ واجب ہے ہر بالغ پر سوائے
چار اشخاص کے۔ لڑکا اور غلام اور عورت اور بیمار۔ یعنی ان چاروں
پر جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ دارقطنی ۱۶۶ { حدثنا احمد بن محمد بن مسعدة ثنا اسيد بن

عاصم ثنا بکر بن بکار ثنا یاسین بن معاذ عن الزهري عن
سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اذمك من الجمعة وكفها صلى
اليها اخرى فان اذمكهم جلوسا صلى الظهر اربعا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو دوسری رکعت بھی اس کے

ساتھ پڑھ لے پھر جس شخص نے جلسہ تشہد کو پایا تو ظہر کی چار رکعت ہی پڑھے

۶۔ دارقطنی ۱۶۴ { عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة

واجبة في جماعة إلا على أن يبع عبدا فلو أن أذ صبحي أو
مريض أو امرأة -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جمعہ واجب ہے جماعت

میں سوائے چار کے۔ غلام ہو یا لڑکا یا مریض ہو یا عورت ان پر جمعہ واجب
نہیں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط دوسری شرط غلام بھی

نہ ہو۔ قیصری شرط لڑکا بھی نہ ہو۔ چوتھی شرط تندرست ہو بیمار نہ ہو۔ پانچویں شرط جمعہ مرد ہے۔
عورت پر نہیں۔

۷۔ ابو داؤد ۱۶۰ (۸) دارقطنی ۱۶۴ { عن ابن عمر عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال لعن على المسافر الجمعة -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا مسافر پر جمعہ نہیں۔

جمعہ جماعت میں

۹۔ ابو داؤد $\frac{1}{140}$ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الْجُمُعَةُ حَقٌّ
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِجْمَاعَةٍ إِلَّا أُرْبَعَةً قَبْدًا فُلُوقًا
أَوْ مَرَضًا أَوْ حَبْنًا أَوْ مَرِيضًا۔

جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں سوائے چار آدمیوں کے
غلام، ملوک، ہو یا عورت ہو یا لڑکا یا مریض ہو
اس حدیث اندر دارقطنی کی سابقہ حدیث سے ظاہر ہوئی۔

نماز جمعہ کی دو شرطیں

۱۔ چار شخصوں پر نماز جمعہ نہیں۔ غلام، غریب کی ملکیت ہو۔ عورت پر جمعہ نہیں لڑکے پر
اور مریض پر نماز جمعہ نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت کثیر شرط ہے ایک دو آدمیوں سے جمعہ نہیں ہوتا۔

جمعہ کے لئے دیہاتوں سے لوگوں کا آنا

(۱۰) البیہقی شریف $\frac{3}{14}$ أخبرنا ابو علی السہولباری انہما ابو بکر

بنی راسہ ثنا ابو داؤد ثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وہب

أخبرني عماد بن عمار بن الحارث عن عبد الله بن أبي جعفر أن

محمد بن جعفر حدیثہ عن عمرو بن النضر عن عائشة
 زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ
 يَتَنَابَذُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ بَيْنَ الْحَقِّ إِلَى رِوَاةِ الْخَارِ
 وَمُسْلِمٍ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدْنٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے
 بعد دیگرے جماعتوں کی جماعتیں اپنے گھروں سے اور گرد و نواح سے جمعہ کو
 آنے تھے۔

بہاں تک اذان کا آواز پہنچے جمعہ ان لوگوں کے لئے ہے

(۱۱) بیہقی شریف ۳/۱۴۳ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ

(۱۲) دارقطنی ۱۴۵ { انباء علی بن عمر الحافظ ثنا عبد اللہ

بن سلیمان بن الاشعث ثنا هشام بن خالد ثنا الولید عن زہیر

بن محمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جلدہ عن ابی بکر بن عبد اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ التَّكْبِيرَ هَكَذَا

ذِكْرُكَ الدَّارِقَطْنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا

وَرَوَى عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَكَذَلِكَ مَرْفُوعًا -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں جمعہ اس

شخص پر ہے جس نے اذان کو سنا۔

(۱۳) بیہقی شریف ۳/۱۴۵ { اخبرنا ابو سعید بن ابی عمر و ثنا

ابو العباس الاصم انباء الربیع انباء الشافعی انباء ابراہیم بن
 محمد حدثنی عبد اللہ بن یزید عن سعید بن المسیب انہ قال
 لِحُبِّ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ سَمِعَ الشَّاعِرَ -
 سعید بن مسیب سے ہے فرمایا جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جس نے آذان
 کر سنا۔

دیہات میں جمعہ نہیں

۱۴۔ بیہقی شریف ۳/۱۵۵ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق و ابو بکر
 بن الحسن قالا ثنا ابو العباس محمد بن
 یعقوب ثنا بحر بن نصر ثنا عبد اللہ بن وہب اخبرني ابن
 نعيمه عن ابن ابی جعفر عن الاعرج أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ
 يَأْتِي الْجُمُعَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ يَمْشِي وَهُوَ عَلَى رَأْسِ سِتْرَةٍ
 أَصْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ
 بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ذی الحلیفہ سے جمعہ کو پیدل چل کر آتے
 اور وہ دینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۱۵۔ بیہقی شریف ۳/۱۵۵ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انباء ابو
 محمد حیان ثنا ابو اسحق ابراہیم بن
 محمد بن الحسن ثنا ابو عامر ثنا الولید بن ابی مسلم اخبرني
 بسر بن العلام عن النهدي أَنَّ أَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ كَانَ يُجْمَعُونَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ عَلَى مَسِيرَةِ سِتَّةِ
أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ مِثْنَى يَخْضَوْنَ الْجُمُعَةَ
بِسُكَّةٍ -

زہری سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا عطاء
بن ابی رباح سے ہے کہا اس نے کہ مثنیٰ والے مکہ میں جمعہ کے لئے حاضر
ہوتے تھے۔

۱۴۔ بیہقی شریف ۳/۴۵ { أخبرنا أبو عبد الله المحافظ حدثني أحمد
بن الحسن الشافعي ثنا جعفر بن أحمد الفضا
لنا الملق بن إبراهيم من كتابه آخر مجلس جلسه ثم مات
قال أخبرنا ابن مهدي عن خالد بن عبد الرحمن السلمي عن
نافع عن ابن عمر قال إنما الغسل على من يحب عليه الجمعة
فالجُمُعَةُ عَلَى مَنْ يَأْتِي أَهْلَهُ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اور کوئی
بات نہیں غسل اس شخص پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ اس شخص پر ہے
جو رات تک اپنے اہل کو دیکھ سکے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جرات تک وہاں گھر نہ آ سکے اس پر جمعہ واجب نہیں

۱۵۔ بیہقی شریف ۳/۴۵ { أخبرنا أبو بكر بن الحارث الفقيه ابنا

ابو محمد بن حیان ثنا ابراہیم بن محمد بن الحسن الاصبہا
فی ثنا ابو عامر موسیٰ بن عامر ثنا الولید بن مسلم قال سألت الیث
بن سعد فقال کلّ مدینة أو قریة فیها جماعة و علیہم
امیر، أمّا ذابا الجمعة فلیجتمع بهما فان اهل الاسکندریة
و مدائن مصر و مدائن سوا حلیها كانوا یجتمعون الجمعة
على عهد عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی الله عنهما
بأمرین و فیها رجال من الصحابة و یاسنادہ ثنا الولید
قال و اخبرنی شیبان حدثنی مولیٰ لعبد بن العاص أنّه سأل
عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن القرطبي
الکلبی بن مکتة و المدینة ما شرعی فی الجمعة قال لعمرو
إذا کان علیہم امیر فلیجتمع۔

ولید بن مسلم نے کہا کہ میں نے لیث بن سعد کو سوال کیا تو اس نے کہا ہر شہر یا قریہ
جس میں جماعت ہو اور ان کا بادشاہ ہو جو جمعہ کا حکم دے تو لوگ ان کے
حکم سے جمع ہو جائیں گے شک اسکندریہ والے اور مدائن مصر اور اس
کے ساحل کے تمام شہر والے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے زمانے میں ان دونوں کے حکم سے جمعہ پڑھا کرتے تھے اور صحابہ بھی
موجود تھے۔ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
کو سوال کیا کہ جو بستی تھے اور مدینے میں ہے جمعہ کے متعلق دہاں کی حکم
ہے کہا اس نے ہاں جب ان پر بادشاہ ہو تو چاہیے کہ جمعہ پڑھائے۔

- ۱۸۔ بخاری شریف ۱۳۰ { عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَابُؤُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَّاءُ إِلَى فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعِرَاتُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الْعِرَاتُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَاسِكُمْ تَطَهَّرُوا ثُمَّ لَيْسَ مَكْرَهُ هَذَا -

حضرت عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کو اپنے گھروں اور گرد و نواح سے یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے۔ پھر غبار میں آتے ان کو غبار اور پسینہ پہنچا ہوتا تھا۔ پسینہ تو بہتا تھا تو ان سے ایک انسان رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ میرے پاس تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پاک برتے تو نہاری یہ امامت کراتا اس حدیث شریفہ جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کا ثبوت ملا

- ۲۱۔ نسائی شریف ۲۰۴ { أَخْبَدَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَخْضَرُونَ الْجُمُعَةَ -

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جمعہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ مدینے کے گرد و نواح میں رہتے تھے تو جمعہ کی نماز کو حاضر ہوتے۔

امام بخاری کا عقیدہ بھی مصر جامع کا اور حضرت

انس رضی اللہ عنہ کا شہر سے ۶ میل پر ظہر پڑھنا

۲۲۔ بخاری شریف ۱۲۳ باب من أين تؤقي الجمعة وعلى من
تجذب بقول الله تعالى إذا تؤدى الصلوة

من يؤدى الجمعة وقال عطاء إذا كنت في قريته جامعاً
فتؤدى بالصلاة من يؤدى الجمعة فحق عليك أن تشهدا
صحب السداة أو لم تسمعنه وكان أنس في قريته أحياناً
يجمع وأحياناً لا يجمع وهو بالنسبة إلى مكة على قدر متخيل.

باب ہے اس کے متعلق کہ جمع کے لئے کہاں سے آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرما
اذا تؤدى بالصلاة من يؤدى الجمعة کس شخص پر عائد ہوتا ہے
اور عطاء نے کہا کہ جب تو قریۃ جامعہ میں ہو تو جمعہ کے دن نماز کے لئے
پکارا جائے تو تجھ پر لازمی ہے کہ تو اس کو حاضر ہو جائے اذانی سے یا نہ
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان پر ہوتے کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور
کبھی نہ پڑھتے اور وہ زامیہ میں تھے چھ میل پر

بخاری شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب
عقیدہ بھی یہی تھا کہ شہر کے گرد و نواح والے اگر اپنے اپنے گھر میں جمعہ کے دن ظہر ہی

پڑھ لیں اور جمعہ ترک کر دیں تو سنت ہے تارک صلوٰۃ نہیں ہیں لیکن اگر ظہر کو ترک کر دیں تو تارک صلوٰۃ لکھا جاتا ہے۔

نوافل سے جمعہ مُعَاف ہو جاتا ہے

عید کے دن جمعہ اختیاری اور ظہر فرض ہوتی ہے

۲۳۔ ابو داؤد شریف ۱۵۳۱ {حدیثنا محمد بن کثیر انا اسرائیل
انا عثمان بن مغیرہ عن ایاس

بن ابی رمة الشامی قال شهدت معاوية بن ابی سفيان
دهويثا زيدا بن ارقم قال اشهدت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم عيدين اجتمعا في يوم قال لحمر
قال فكيف صنع قال صلى العيد ثم رخص في الجمعة قال
من شاء ان يصلي فليصل زيد بن ارقم رضى الله تعالى
عنه في فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں حاضر
ہوا جو ایک ہی دن جمع ہو گئیں کہا اس نے ہاں اس نے کہا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیسے کیا کہا زید بن ارقم نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ میں رخصت دے دی۔ فرمایا جو شخص چاہے نماز
جمعہ ادا کرے۔ اس حدیث سے قیاس ثابت ہوئے۔

(۱) فقط عیدین کے ثابت کر دیا کہ نماز جمعہ بھی مسلمانوں کے لئے عید ہی ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن عید پڑھائی اور جمعہ کی رخصت دے دی۔ ظہر کی رخصت نہیں دی۔

(۳) نماز جمعہ ایسی حالت میں اختیاری امر ہے تو جمعہ کو جو اختیار اڑھے گا۔ وہ ظہر ہی اُس دن ضرور پڑھے گا۔ تو اسی لئے ہم جمعہ کو اختیاری پڑھتے ہیں۔ اور ظہر کو فرضی۔

۲۲۔ ابو داؤد و شریف ۱۵۳ | أحد ثنا محمد بن الصنفی و عمر بن

ناستجة عن معوية النصبی عن عبد العزيز بن رفيع عن

ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم انه قال قد اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن

شاء اجسءوا من الجمعة وانا مجتمعون قال عمر عن شعبة

ابو هريرة رضي الله تعالى عنه روايت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو

جو چاہے اس کو جمعہ بھی جائز ہے اور ہم دونوں کو جمع کرنے والے ہیں۔

اس حدیث شریف میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اختیاری فرما دیا۔

پہلی حدیث میں آپ نے جمعہ چھوڑ دیا۔ لیکن اس حدیث میں نہ پڑھنے کا اختیار بھی دے

دیا اور خود دونوں عیدین کو پڑھنے کو پسند بھی فرمایا۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ عید کے دن جمعہ معاف ہے اگر نہ پڑھے تو گنہگار نہیں لیکن

عید کے دن اگر ظہر چھوڑ دے تو تارک صلوٰۃ بن جائے گا۔ ظہر کسی صورت میں چھوڑ

سکتی ہی نہیں توجب جمع اختیار اُپڑھا جائے گا تو اختیاری چیز اور جمعہ عید کی طرح ہے عید کے پڑھنے سے فرضی نماز نہیں ٹل سکتی کہ جس دن عید پڑھی جائے گی پھر اختیاراً جمعہ پڑھا جائے گا۔ تو فرضی ظہر کسی صورت میں چھوڑی نہیں جاسکتی جیسا کہ عید کے دن آپ نے جمعہ نہیں پڑھا۔ ظہر اور انفرادی اب فیصلہ تم پر ہے۔ چاہے عیدین کو پڑھ کر فرضی نماز ظہر کے تارک بن جاؤ چاہے عیدین کو بھی ادا کر دو۔ اور ظہر فرضی نماز کو بھی ادا کر کے اپنے ذمے سے فرض کا بوجھ بھی اتار دو ورنہ قیامت کو ظہر کا بوجھ تمہارے ذمے ہو گا۔ جس کے ترک کا عتاب تم پر ضرور ہو گا۔

تم مدرسے والوں سے بھی دریافت کرو گے کہ لازمی مضمون اور اختیاری مضمون میں کیا فرق ہے تو وہ بھی تمہیں اس کا فرق ضرور بتا دیں گے۔ کہ اختیاری مضمون میں غبر ضرور ملتے ہیں لیکن اگر لازمی مضمون میں صغیر ہو تو اختیاری مضمون پاس نہیں کر سکتا۔ لیکن لازمی مضمون ٹل نہیں سکتا۔ لازمی مضمون میں پاس ہو جاؤ تو اختیاری مضمون کا مضائقہ نہیں وہ تو کمی پر اکرانے کے لئے ہے۔

نماز جمعہ بارش کے دن معاف ظہر ہر روز میں ضرور پڑھیں

حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا جمعہ کو ترک کرنا

۲۵۔ ابو داؤد شریف ۱/۱۵۱ { حدیثنا محمد بن کثیر اننا ہمام عن قتادۃ
عن ابی سلیم عن ابیہ ان یوم حنین کان

يَوْمَ مَطِيرٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ إِنْ
الصَّلَاةُ فِي السَّحَالِ -

عین کے دن بارش کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مومن کو
ارشاد فرمایا کہ نماز گھروں میں ادا کرو۔ تو سب نے جمعہ کو ترک کر دیا اور ظہر گھر
میں ادا کر لی۔

حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر

علیحدہ علیحدہ پڑھی

۲۶۔ ابوداؤد شریف ۱۵۲ { حدیثنا نصر بن علی قال سفيان بن
جلیب أخبرنا عن خالد المخدّاع عن أبي

قلاية عن أبي الميمون عن أبيه أنه سجد النبي صلى الله
عليه وسلم من الحدايحية في يوم جئته وأما بهم مطر
لم يبتل أسفل بقايعهم قَامَ هُمْ أَنْ يَصَلُّوا فِي رَحَالِهِمْ -
ابو طیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حرمیہ کے مقام پر جمعہ کے دن حاضر ہوا تو حدیبیہ میں بارش صرف آئی ہوئی
کہ جوتوں کے تلے بھی دتر ہوئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم جاری
فرمایا کہ وہ نماز ظہر اپنے گھروں میں ادا کر لیں۔

کیوں ہی! اب بتائیے فقیر نے اتنے محال جات جمعہ کے ترک کے پیش کر دیئے اور

جمعہ کے دن ظہر کو ادا کرنے کے پیش کر دیے کہ صرف بارش کے پھینٹے پڑ جائیں تو جمعہ صحت ادا
ظہر پڑھے نہ کوئی ایسی حدیث شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ آپ نے تمام عمر میں
کبھی ایک دفعہ بھی ظہر ترک فرمایا ہو۔ **وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا أَفَاتَقْتُمُ النَّاسَ
الَّذِينَ وَقَعُوا هَٰذَا النَّاسُ وَالْمُحَاجَّةُ۔**

جمعہ کے دن ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم

۲۶۔ مسلم شریف ۱/۲۳۱ { حدیثی ابو غسان المسعی قال نامعاذوہوا
ابن ہشام قال حدیثی ابی عن مطر عن ابی العالیۃ
البلاء قال قلت لعبد اللہ بن الصّامیۃ لِمَ یُؤَمَّرُ الْجُمُعَةُ خَلْفَ
أَمَّا یَوْمَ فِیْضِ جِرْدُونَ الصَّلَاۃُ قَالَ فَضْرَبَ لِحْذِیْ ضَرْبَةً أَوْ
جَتِیْنِیْ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَٰلِکَ فَضْرَبَ لِحْذِیْ وَقَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَٰلِکَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاۃَ
یَوْ قِیَہَادُ اجْعَلُوا صَلَّوْا تَکُمُّ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ذِکْرَیْ اَنَا سَمِعْتُ اللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لِحْذِیْ اَبِی ذَرٍّ
ابو العالیۃ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت کو جمعہ
کے دن امیر مل کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ نماز جمعہ کو میرے پڑھتے
ہیں۔ کہا ابو العالیۃ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تپکی دی جس
نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے
سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرے ران کو بھی تپکی دے کر فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر نظر کر، پڑھ لو اور ان کے ساتھی (جمعہ) پڑھ و جمعہ نفل ہو جائے گا ابو العالیہ نے کہا اور عبد اللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھکی دی۔

صحیح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو وہ نفل ہو گا۔ اور نماز ظہر عقیقہ و عقیقہ پڑھی جائے وہ فرض ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور نظر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا۔

نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ حدیث سے ادا ہو جاتا ہے

۲۸۔ ابو داؤد و شریف $\frac{1}{158}$ { حدیثنا محمد بن سلیمان الانباری نا محمد بن یزید و اصمعی بن یوسف ص ۱۵۸

ایوب ابی العلاء عن قتادة عن قدامة بن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته الجمعة من غير أن يحرص على أن يذهب إليها أو ينصف في ذلك فليس عليه شيء من ذلك. (مسند أحمد ۱۰/۱۵۸)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سے جمعہ فوت ہو جائے بغیر عند کے تو ایک درہم عتق کرے یا آدھا درہم یا گندم کا ایک صاع یا ادرہ۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ اگر کسی نے جمعہ ترک کر دیا

تو کم از کم نصف صاع صدقہ کرے اور ظہر ضرور پڑھے۔ ظہر بھی اگر دے جائے تو اس کی تقاضی ادا کرنے کے بغیر کوئی رہائی کی صورت نہیں۔ گویا لاکھ روپے صدقہ کا کرے۔

صحابہ کرام نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر پڑھی

۲۹۔ بیہقی شریف { ۳ / ۱۸۵ } حدیثنا عبد اللہ بن الحارث بن عمر محمد

بْنِ سَيِّدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُعَاذٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَقُلْ حَتَّى صَلَّيْتَ الصَّلَاةَ قُلْ صَلُّوا فِي بَيْتِكُمْ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ يَسْتَنْكِبُوا ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَن هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَتْ وَافِي كِبَاهُتُ أَنَّ أَخْرَجَكُمْ فَمَشُّونَ فِي الطِّينِ وَالْمُطَرِّ.

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مؤذن کو بارش کے دن فرمایا جب تو اشدان محمد رسول اللہ کہے تو جی علی الصلوۃ نہ کہنا صلواتی بیو تکہ کہ یعنی تم اپنے گھروں میں نماز ظہر ادا کرو۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے عہد ابن عباس کے اس قول کو برا مانا یا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا فضل ہے جو مجھ سے اچھا ہے بے شک جمعہ یقینی ہے اللہ میں نے مکروہ سمجھا کہ تم کچھڑ اور بارش میں چلو۔

۳۰۔ بیہقی شریف { ۳ / ۱۸۵ } من نا فم ان ابن عمر اذا كبر له ان سعيد بن زيد بن عمر بن نفيذ كان يدرينا

مِنْ يَغْنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَزَاجٌ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَغَايَ النَّهَارُ
وَأَكْثَرُ الْجُمُعَةِ تَشْرُكُ الْجُمُعَةُ -

ہے شک سعید بن زید بدری تھے۔ جمعہ کے دن بیمار ہو گئے تو چلا وہ اس کی طرف
سورج چڑھنے کے بعد اور جمعہ قریب ہوا اور سعید بن زید نے جمعہ ترک کر دیا۔

عن اسمعيل بن عبد الرحمن ان ابن عمر
۳۱۔ یہ بھی شریف ۱۸۱ { دُعي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَتَجَهَّرُ بِالْجُمُعَةِ
إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ نُفَيْلٍ وَهُوَ يَمُوتُ فَأَنَاكَ وَ
تَشْرُكُ الْجُمُعَةُ -

سعید بن زید کی فوتیگی پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے گئے اور وہ
سعید بن زید کی تجہیز کے لئے تشریف لے آئے اور جمعہ ترک کر دیا۔

عبد الله بن نافع عن أبيه مَرَضَهُ
۳۲۔ یہ بھی شریف ۱۸۲ { إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُفِيَ
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ إِذْ أَخَذَ اسْتَأْذَنَ
لِنَفْعِهِمُ الصَّلَاةَ وَلَا يَخْتَمُ -

عبد اللہ بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر اس روایت کو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا اور روایت کیا ہم نے حضرت حسن رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھ
غراسان میں تھے۔ نماز قصر پڑھتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

۳۳۔ یہ بھی شریف ۱۸۳ { يَذْكُرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي

مِنَ النَّارِ اِدْبِئْ عَلَىٰ فَرْخَيْنِ مِنَ الْبَصَرَةِ يَشْهَدُ الْجُمُعَةُ وَاجْتِمَاعًا لَا يَشْهَدُهَا -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ زادی سے تشریف لاتے جو بصرے سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ جمعہ کو حاضر ہوتے اور کبھی نہ بھی تشریف لاتے -

۳۴۔ بہقی شریف ۱۷۵ { قال الشافعی وقد کان معید بن لید و
ابو ہریرۃ یكونان بالثَّجَمَةِ اَقْلَ
مِنْ سِتَّةِ اَمْیَالٍ فَيَشْهَدُ اَنَّ الْجُمُعَةَ دَیْدُ عَائِهَا وَیُرْوٰی اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَبْنِ عَاصٍ کَانَ عَلٰی مِیْلَیْنِ مِنَ الطَّائِفِ فَيَشْهَدُ
الْجُمُعَةَ دَیْدُ عُمَا -

ام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجرہ میں بہتے تھے جو چھ میلوں سے کم تھا تو وہ دونوں جمعہ کو کبھی حاضر بھی ہو جاتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص طائف سے دو میلوں پر تھے جو جمعہ کو حاضر بھی ہو جاتے اور ترک بھی کرتے۔

جمعہ اور صبح کی سنتیں

صبح کی سنتیں ترک نہیں کر سکتے اگر وہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پر یعنی چڑھتی ہے۔ لیکن نماز جمعہ کی کوئی قضائی نہیں ہے ظہر ہی ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

صبح کی سنتوں کی فضیلت

۳۵۔ مسلم شریف ۲۵۱۱ { احمد ثنا محمد بن عبید العنبری قال انا
ابو عرواسہ عن قتادۃ عن زیدارۃ بن ادنی
عن سعد بن هشام عن عائشۃ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔
اس لئے اگر وہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد ان کی تقاضی ادا کرنی پڑتی ہے پے
کھد چکا ہوں۔

جمعہ بغیر مصر جامع کے نہیں ہو سکتا

۳۶۔ السنن الکبریٰ بیہقی ۲/۱۷۹ { اخبرنا ابو طاهر الفقیہ ابناء
ابو عثمان البصری ثنا محمد بن
عبد الوہاب ابناء یحییٰ بن عبید
ثنا سفیان عن زبید عن سعد بن
عبدیہ عن ابی عبد الرحمن قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَجْمَعُ
وَلَا يُشْرِكُ إِلَّا فِي مِصْرَ جَامِعٍ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور عید سوائے مصر جامع کے

نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے مصرحاً جمع کا ہونا ضروری ہے جس کے شرائط کی تشریح کلام خداوندی سے بیان ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر شہر میں جمعہ پڑھا اور پڑھایا اور نہ ہی اپنے بستیوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں میں رہتے تھے۔ کیوں نہ کسی نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر میں بستیوں میں جمعہ پڑھایا۔ جو لوگ چھ سات سات میل یا اس سے دودھ والی وغیرہ جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے وہ کبھی بستیوں میں ہی پڑھ لیتے؟ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستیوں میں جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہو یا آپ کے زمانے میں کبھی کسی صحابی نے بستی میں جمعہ پڑھا ہو۔ جیسا کہ تم دو آدمی بھی جمعہ پڑھ لیتے ہو۔ آپ کے زمانے کا ایک واقعہ دکھا دو تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس کو مبلغات

پچاس روپیہ نقد انعام دے گا

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا النَّاسَ الَّتِي وَقَّوْذَهَا النَّاسُ
وَالْحَاسَاتُ۔

یا کسی دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ جمعہ کو ترک فرمایا یا کسی صحابی نے ہی ایسے ظہر ترک کی ہو۔ جمعہ علاؤک کرنا فقیر نے دکھا دیا۔ ظہر کا عمدہ ترک کرنا فہم دکھا دو جمعہ اگر نہ گیا تو اس کے قائم مقام ظہر ہے جمعہ کی قضا نہیں۔ ظہر کا قائم مقام جمعہ فہم دکھا۔
”سائل“: مولوی صاحب جو ان قرینہ تھا جس میں نبی علیہ السلام نے جمعہ ادا فرمایا تم کہتے ہو شہر کے علاوہ پڑھا ہی نہیں۔

”محمد عمر“ دوست! بات یہ ہے کہ آیت مجمع جرائی میں نازل ہوئی تو پہلا جمع آپ نے وہیں پڑھایا۔ جب شارح معد شرعیہ کو قائم فرمانے والا دواں موجود ہے۔ امد ہزارہ کا مجمع بھی موجود ہے تو احکام مصر جامع تو پائے گئے باقی رہا تھا کہ اہلنا کو یہ معنی تھی یہ غلط ہے کیونکہ جرائی میں تعد تھا امد تعد شہروں میں ہوتا ہے۔ تیسرا جواب قریہ نظر شرک ہے جو بستی اور شہر دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ مصر جامع لفظ خاص ہے۔

قریہ کا استعمال مصر جامع پر

زخرف ۲۵ { وَتَأْتُوا التَّوَلَّا سُرَّالَ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقُرْآنِ عَظِيمٍ }
 اَلْقُرْآنِ عَظِيمٍ۔

امد انہوں نے کہا کہ یہ قرآن مکے اور مدینے کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔ تو اس آیت کریمہ میں مکے اور مدینے کو اللہ تعالیٰ نے قرین فرمایا۔ معلوم ہوا کہ لفظ قریہ بستی اور مصر جامع دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔

جرائی مصر تھا امد شارح امد کثرۃ اعداد نے اس وقت اس کو مصر جامع کا حکم بنا دیا جرائی میں آپ نے پڑھایا تو بعد ازاں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صاحب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دواں جمع کو شروع رکھتے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمع پڑھا دیا ہے تو ہم بھی اس سنت کو جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعد ازاں آپ کے زمانہ میں شہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھا گیا ہی نہیں۔ چلو جرائی تو تھا اے کہنے کے موافق اختلافی شہر ہو گیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت بڑی وسیع تھی امد جو صرف ایک جگہ ہی ہوتا تھا بہاں آپ پڑھاتے تھے۔ باقی سب اصحاب جمع کے دن ظہر ہی پڑھتے تھے یا تم کہیں سے ثابت کرو۔

کہ کوئی اور بھی کسی جگہ جمعہ پڑھنے کا مرکز بنا ہوا تھا اور فقیر نے حدیثوں سے ثابت کر دیا کہ دیہاتی اصحاب سفر کر کے آپ کی اقتدا میں جمعہ پڑھتے ورنہ گھر میں نہ پڑھ لیتے۔

کلام خداوندی نے سورۃ جمعہ میں ذَرُوا الْبَيْتَ سے شہریوں کو جمعہ کی دعوت دی ورنہ رب کریم اگر جمعہ کی دعوت عام فرماتا تو فرماتا کہ جمعہ کے دن کاروبار چھوڑ دو یا اپنا شغل چھوڑ دو کوئی ایسا لفظ استعمال فرماتا جو دیہاتی شہری سب کو شامل ہوتا۔ جب اُس نے ذَرُوا الْبَيْتَ سے تخصیص فرمادی تو اس سے شہریوں پر جمعہ کا حکم عائد ہوا باقیوں پر نہیں پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ سے بعض کو چھٹی دے دی کہ بیمار کو جمعہ میں اگر تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں گھر ہی ظہر پڑھ لے عورت کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ بڑے کو چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے مسافر کو رخصت دے دی غلام کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے اندامیک معہ ہوں تو ان کو بھی جمعہ کی چھٹی دے دی کہ تم بھی ظہر ہی پڑھ لو کیونکہ جمعہ جماعت کثیر سے ہوتا ہے جو لفظ جمعہ سے بھی واضح ہے دیہاتیوں کو رب کریم نے جمعہ معاف فرمادیا۔ قلیل کو بیمار عورت کو غلام مسافر کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت فرمادی اور پھر شہر کی تخصیص بھی شہر جامع سے ثابت ہو گئی کہ ایسا شہر ہو کہ جہاں حاکم وقت احکام شرعیہ کا حکم جاری کرنے والا ہو اگر ایسا حکم جس نے احکام شرعیہ کا قیام کیا ہو یا حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا ہو موجود نہ ہو تو پھر بھی جمعہ نہیں۔ اور یہ بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ظہر پڑھی اور جمعہ کا اختیار بھی دے دیا اسی لئے ہم حدود شرعیہ کے قائم ہونے کی وجہ سے ظہر بھی پڑھ لیتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے نخیاتہ جمعہ بھی ادا کر لیتے ہیں۔ جمعہ پہلے پڑھتے ہیں اور ظہر بعد میں

توجہ کے وہی میں ظہر کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا اور جمعہ کے دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ظہر کی جماعت کا وقت نہیں فرمایا اس لئے ہم بھی جماعت نہیں کرتے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہی پڑھنے کا ارشاد فرمادیا۔ ہم بھی اس دن علیحدہ علیحدہ ہی پڑھتے ہیں یہ بھی ذمہ داری شرع کی ہے۔ اور جمعہ کو پہلے اس لئے پڑھتے ہیں کہ چونکہ جمعہ میں اختلاف کئی ایسے بھی ہیں جو ظہر کے تارک ہیں۔ تو اگر ہم نے ظہر پہلے ادا کی تو ایسے شخص جمعہ سے محروم رہ جائیں گے کہ ظہر پڑھ لیا اب تھا ایسے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے تو اس لئے ہم جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر ظہر پہلے پڑھ لی تو جمعہ ضروری ہے کہ نفل ہو جائے گا۔ تو ہم پہلے جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر نفل ہوں تو ظہر تو پورا اور اگر جمعہ نہ ہو۔ ظہر بھی ادا کر لی تا کہ تارک الصلوٰۃ نہ بن جائیں۔ اب فقہائے احناف کا فیصلہ عرض کرتا ہوں

جمعہ کے متعلق فقہاء احناف کا متفقہ فیصلہ

مصر جامع کی تحقیق فقہ سے

- ۱۔ مراقی الفلاح ۳۰۸ وَالْمِصْرُ عِنْدَ ابْنِ حَنِيفَةَ أَكُلُ مَوْضِعٍ لَهَا مُفْتًى وَأَمِيرٌ وَقَائِمٌ يُنْفِذُ
- ۲۔ خطا دی شریف ۳۰۴ الْأَحْكَامَ وَيَقِيمُ الْحُدُودَ۔

اور شہر ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کے لئے مفتی بھی اور بادشاہ بھی اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری کرے اور حدود

شرعیہ کا قیام فرمائے۔

۲۔ مجمع الانهر ۱/۸۳ } لَا يَصْرُكُلُ مَوْضِعٌ لَهُ أَمِيرٌ وَتَا مِنْ يَنْفِذُ الْأَحْكَامَ
وَيَقِيمُ الْحُدُودَ۔

اور ظہر ہر اس موضع کو کہتے ہیں جس کے لئے بادشاہ اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۴۔ ہدایہ اولین ۱۵۰ } لَا تَجْمَعُ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ إِذْ فِي مِصْرَ
الْمِصْرِ وَلَا تَجُوزُ فِي الْقَرْيَةِ يَقُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا جَمْعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا أَضْحَى إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَالْمِصْرُ
الْجَامِعُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيرٌ وَتَا مِنْ يَنْفِذُ الْأَحْكَامَ وَيَقِيمُ الْحُدُودَ
اور جمعہ سوائے شہر جامع کے صحیح نہیں ہوتا یا شہر کی عید گاہ میں جمعہ سبیل میں جمعہ
جائز نہیں واسطے قول علیہ السلام کے مصر جامع کے سوا نہ جمعہ جائز ہے اور نہ
ہی تشریق اور نہ ہی نماز فطر یعنی نہ بڑی عید نماز ہو سکتی ہے نہ چھوٹی اور مصر جامع
ایسا شہر ہے جس کے لئے بادشاہ ہو اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے
اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۵۔ مبسوط السرخسی ۲/۲۲ } كَذَلِكَ الْمَذْهَبُ فِي بَيَانِ حَدِّ الْمِصْرِ
الْجَامِعِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ سُلْطَانٌ أَوْ قَاضٍ
۶۔ } لَا قَامَةَ الْحُدُودِ وَتَنْفِذِ الْأَحْكَامِ وَلَا تَا

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَجْمَعُ وَلَا تَشْرِيقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا أَضْحَى
مِصْرٍ جَامِعٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَاضٍ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا جَمْعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ

وَلَا يَطْرُقُ وَلَا أُضْحَىٰ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَلَا فِي الْقَهْقَابَةِ حِينَ
تُكْتَمُ الْأَمْصَارُ وَالْقُرَىٰ مَا اسْتَقْبَلُوا بِمَنْصُوبِ الْمَنَاسِدِ وَبَنَاءِ
الْمَجَامِعِ إِلَّا فِي الْأَمْصَارِ وَالْمَدَنِ وَقَالُوا إِنَّا نَأْتِيهِمْ عَلَى
أَنَّ الْمِصْرَيْنِ شَوَائِطُ الْجُمُعَةِ دَجَوَاتِي مِصْرِيَا الْخُزَيْنِ۔

اور ہمارے لئے دلیل ہے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوائے مصر جامع کے
کو جمعہ جائز اور نہ ہی تشریق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سوائے
مصر جامع کے نہ جمعہ نہ تشریق اور نہ عید احقر اور نہ عید قربانی کی اس لئے کہ
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب شہروں اور مکتبوں کو فتح کر لیا
تو انہوں نے سوائے بڑے بڑے شہروں کے کہیں جامع مسجدیں نہیں بنائیں
اور نہ ہی خطابت کے ممبر رکھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق
مسئلہ ہے کہ بڑا شہر جمعہ کے شرائط سے ہے اور جو اٹھارہ بھی بحرین کا شہر ہے
جو اٹھارہ شہر بھی ثابت ہوا اور حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی خود قاضی بھی
اور خود ہی حدود شرعیہ کے ایسے قائم کرنے والے کہ دنیا کا کوئی سلطان بادشاہ ایسا حدود
شرعیہ کا قیام نہیں کر سکتا۔

۴۔ مبسوط للشمس ۲/ ۲۳ { ثُمَّ فِي ظَاهِرِ التَّوْدَاعِ لَا يَجِبُ الْجُمُعَةُ
إِلَّا عَلَى مَنْ سَكَنَ الْمِصْرَ وَالْأَنْدَلُسَ وَالْمَغْلِبَةَ

یا المِصْرَ -

پھر ظاہر روایت میں ہے کہ جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس شخص پر جو مصر کا
رہنے والا ہو اور جو شہر کے متصل سے ہوں۔

فقہاءِ اخاف کے نزدیک جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کرے

۸۔ مبسوط للشرعی ۲/۲۲ { اِنَّ مُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِحْتَاطَ وَقَالَ
يُصَلِّيْ اَمْرًا بَعْدَ اِحْتِيَاظٍ وَذَلِكَ جَمْعُهُ -

اہم مخرجہ اللہ علیہ احتیاط کیلئے اور فرمایا احتیاط چار رکعت پڑھے اور
یہ اس کا جمعہ ہے -

۹۔ فتح القدیر ۱/۱۱۱ { وَاِذَا اسْتَبْنٰهُ عَلَى الْاِمْتِنَانِ ذَالِكَ يَنْبَغِيْ اَنْ

۱۰۔ بحر الرائق ۲/۱۵۳ { يُصَلِّيْ اَوْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَتَوَيَّ بِهَا
اٰخِرَ فَرَضٍ اَوْ رَكْعَتٍ وَتَمَّتْ وَلَمْ اَوْدِهْ

بَعْدُ فَاِنْ لَمْ تَصِلْ الْجُمُعَةُ وَقَعَتْ ظَهْرًا وَاِنْ صَحَّتْ
كَانَتْ تَقْلًا -

جب انسان پر جمعہ ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھے اس کے
ساتھ نیت کرے آخر فرض کی جس کا وقت میں نے پایا اللہ ادا نہیں کیا تو اگر مجموعہ صحیح
ہو گیا تو ظہر ادا ہو جائے گی اور اگر مجموعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نماز ہو جائیں گے۔

۱۱۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۱۱ { ثُمَّ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ ذَكَرَ الشُّكَّ فِي جَوَابِهَا
الْجُمُعَةُ يَوْقَعُ الشُّكُّ فِي الْمَضِيِّ اَوْ غَيْرِهَا

وَاَقَامَ اَهْلُ الْجُمُعَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَذْبَحَ
ذَكَاتٍ وَيَتَوَيَّ اِجْمَاعًا الظَّهْرَ حَتَّى تَوَلَّى تَقَمَّ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا
بَخْرُوجٍ عَنْ عَهْدٍ فِيْ فَرَضِ الْوَقْتِ يَبْقَيْنَ كَذَلِكَ اِنْ اِنْكَأَتْ

وَهَكَذَا فِي الْمَجْبُطِ ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي مُتَجَاوِلِ يَنْبُؤِ آخِرِ ظَهْرِ
عَلَيْهِ وَهَذَا حَتَّى وَالْخُطُّ أَنْ يَقُولَ نَوَيْتُ آخِرَ ظَهْرِ
أَذْرَكْتُ وَقْتَهُ وَلَمْ أَصْلِهِ بَعْدُ كَذَا فِي الْقُتَيْبَةِ فَنِي فَتَوَى هُوَ
يَنْبُؤُ أَنْ يَمُتَ الْفَاطِحَةُ وَالسُّورَةُ فِي الْأَسْبَاحِ الَّذِي يُصَلِّي بَعْدَ
الْجُمُعَةِ فِي دِيَارِ تَاكُنَ إِلَى الثَّانِي سَاعِيَةً.

پھر جس موضع میں جمعہ کے جواز کا یا مصر کے شرائط میں شک ہو یا اس کے
علاء اور اس نے اپنے اہل کے لئے جمعہ قائم کر لیا لائق ہے کہ جمعہ کے بعد چار
رکعت نماز پڑھیں اس کے لئے نیت نماز ظہر کی کرے تاکہ اگر جمعہ ادا نہ ہو سکا
تو اس کی جگہ اس کے لئے سے جو وقت فرض باقی تھا وہ ساقط ہو گیا فقہ کی
کتاب کافی میں ایسے ہی ہے اور ایسے ہی محیط میں پھر انہوں نے اس کی نیت
میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس پر آخر ظہر کی نیت کرے اور وہ
زیادہ اچھا اور اسطرح ہے یہ کہے کہ میں نے آخر ظہر کی نیت کی جس کا وقت میں
نے پایا ہے اور ابھی ادا نہیں کی اور فتویٰ میں ہے کہ لائق ہے کہ چاروں میں
فاتحہ اور سورہ پڑھے جو ہمارے شہر میں نماز پڑھی جاتی ہے فتویٰ امام رافعیہ میں بھی
ایسے ہی ہے۔

جمعہ اور ظہر کے متعلق شامی کا آخری فیصلہ

۱۲۔ شامی $\frac{۱}{۴۸}$ { دَنَوَصَلُّوا فِي الْقَسْرِ لَزِمَهُمْ
اَدَاءُ الظُّلْمِ۔

اور اگر لوگ بستی میں نماز جمعہ پڑھیں تو ان کو ظہر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جمیون کا آخری فیصلہ

۱۳۔ تفسیرات احمدیہ ۴۶۰ {بَعْضُهُمْ أَذْفًا لِّظَهْرِ فِي مَنْزِلِهِمْ ثُمَّ
اسْتَعَاوَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَاکْتَدَوْهُمْ دَامُوا
عَلَىٰ أَذَاهَا أَوْ لَا يَعْلَمُوا مِنْهُمْ بِأَسْمَاءٍ مِنَ الْكُفْرِ شَعَائِرَ الْإِسْلَامِ
وَالْتَزَمُوا بَعْدَهَا أَذَاءَ الظَّهْرِ بِكَثْرَةِ اشْتِكَاؤِهِ فِي شَاهِبِهَا
وَعَلْبَةِ الْأَذْهَابِ۔

بعض ان کے ظہر کو اپنے مکالوں میں ادا کر لیتے پھر جمعہ کی طرف دوڑتے اور ان کے اکثر پہلے جمعہ کو ادا کرنے پر پیشگی کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ جمعہ طعنات و اسلام کا بڑا نشان ہے اور اس کے بعد انہوں نے ظہر کی نماز کو بھی لانا ادا کیا کیونکہ جمعہ میں شکوک بہت ہیں امداد حام کو غلبہ ہے۔

۱۴۔ کبیری ۵۱۲ {وَعَنْ هَذَا وَقَعَتِ الْإِخْتِلَافَاتُ فِي الْمَصْرِفَاتِ لَوْ أَنَّ كُلَّ
مَنْ ضَمَّ وَقَعَتِ الشُّكِّ فِي جَوَانِبِ الْجُمُعَةِ يَكْفِيَنَّ أَنْ
يُصَلِّيَ أَسْبَغَ دُمُوعَاتٍ دَيْنُونِي بِهَا الظَّهْرَ حَتَّىٰ تَوَلَّى لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ
مَوْقِعَهَا يَخْرُجُ عَنْ عَهْدَةٍ فَتَرْضَىٰ الْوَقْتُ بِطَيْبَيْنِ كَذَا أَنَا مُكَلَّفِي
اور جمعہ کے ان شرائط کی وجہ سے اور مصر کے اختلاف کی وجہ سے انہوں نے کہا
ہے کہ جس موضع کے جواز میں شک ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت نماز ظہر ادا
کرے تاکہ اگر جمعہ میں ادائیگی نہ ہوتی ہو تو اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ

شک ہو جائے گا۔

۱۵۔ کبریٰ ۵۱۲ { وَالْإِحْتِطَاطُ فِي الْقِرَاءَةِ بِأَنْ يُصَلِّيَ امْتِنَةً أَرْبَعًا ثُمَّ بِالْجُمُعَةِ ثُمَّ بِثَلَاثِي سُنَّةِ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةٍ الْوَقْتُ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ الْخَتَامُ۔

ادبستی میں احتیاط یہ ہے کہ چار رکعت نماز سنت ادا کرے پھر جمعہ پڑھے پھر جمعہ کی چار سنتوں کی نیت کرے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھے پھر دو رکعت وقتی سنتیں ادا کرے یہی صحیح مذہب پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ شامی ۱/۴۵۶ { وَقَالَ الْمُقَدِّسُ عَنِ الْحَيْطِ كُلِّ مَنْ ضَمَّ وَقَعَ الشُّكُّ فِي كَوْنِهِ مَضْرُوبًا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَمَّا بَعْدَ بَيِّنَةِ الظُّهْرِ إِحْتِطَاطًا حَتَّى أَتَاهُ تَوَلُّمُ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مِنْ قَعِّهَا يَخْرُجُونَ عَنْ عَهْدَةٍ فَرَضِ الْوَقْتِ بِإِذَا عِ الظُّهْرَ وَبِثَلَاثِي فِي الْكَافِي اد مقدس نے محیط سے فعل کیا ہے کہ جس موضع میں صبح کے متعلق شک ہو جائے لائق ہے کہ وہ چار رکعت جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے احتیاطاً ادا کر لیں تاکہ اگر جمعہ نہ واقعہ ہوتا اس کی جگہ ظہر کے ادا کرنے سے اس کے وجود وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے گا ادا ایسے ہی کافی میں ہے۔

علامہ شامی کا فیصلہ

۱۷۔ شامی ۱/۴۵۶ { رَتَمْتُ وَقُلْتُ وَحَاصِلُهُ أَتَهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ

عَشْرَةَ كَعَاتٍ أَوْ سُدَّتْهَا وَأَرْبَعًا آخِرَ ظَهْرِ دُرُكَيْنِ سَنَةِ الْوَقْتِ
علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد دس رکعات
پڑھے چار سنتیں چار آخر ظہر اور دو رکعتیں سنت وقت۔

علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

۸۔ رفتویٰ خیر یہ جلد اول { وَالْإِحْتِطَاطُ فِي الْقِرَاءَةِ أَنْ يُصَلِّيَ السَّنَةَ
أَرْبَعًا ثُمَّ الْجُمُعَةَ ثُمَّ يَنْوِي أَرْبَعًا
سَنَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ سَنَةَ الْوَقْتِ
فَهَذِهِ هُوَ الصَّحِيحُ الْمُخْتَارُ۔

اور احتیاط یعنی میں یہ ہے کہ چار رکعت سنتیں ادا کر کے پھر جمعہ پڑھے پھر چار سنتیں جمعہ
کی پڑھے پھر ظہر کی نماز ادا کرے پھر قضا اور سنتیں ادا کرے پھر یہی صحیح اور پسندیدہ ہے
۱۹۔ مجمع الاخر ۱۵ { ثُمَّ كُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشُّكُّ فِي جَوَانِبِ الْجُمُعَةِ
بِنَفْيِ شَرْطِهَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا كَعَاتٍ
وَيَنْوِي بِهَا الظُّهْرَ لِخُرُوجِ اعْتِنَافِ زَمَنِ الْوَقْتِ بِبَيِّنٍ كَوَلَّمْ
تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْجِعَهَا كَمَا فِي السَّكَانِ وَفِي الْقُبَيْةِ لِمَنْ لَبِثَ الشَّامُ
لَمَّا ابْتَدَأَ أَهْلُ مَدِينَةِ بَقَامَةِ جُمُعَتَيْنِ مَعَ إِحْتِلَالِ الْعُلَمَاءِ فِي
جَوَانِبِهَا أَمَّا هُمْ فَمَتَّحْتُهُمْ بِإِدَاعِ الْأَرْبَعَةِ بَعْدَ الظُّهْرِ
حَتَّى إِحْتِيَاطًا۔

پھر جس جگہ نماز جمعہ میں شرائط کے فوت ہونے سے شک ہو لائن ہے کہ چار

رکعت نماز پڑھے اور ظہر کی نیت کرے کہ اس کے ذمے جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے کہ اگر جمعہ نہ جائز ہو تو وہ اس کی جگہ درست ہو جائے اور قنبل میں جو بعض شایخ سے کہ جب اہل مرد و عجموں کے قلم کرنے میں مبتلا ہوئے تو ان کے جوازیں علماء کا اختلاف ہوا تو اس زمانہ کے ائمہ نے حکم دیا کہ چار رکعت بعد ظہر کی فانی احتیاطاً پڑھی جاویں۔

لغات کی وجہ سے مختصر چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جو احناف کے لئے کافی ہیں۔ اے حنفیت کے دعوے کرنے والو! فقہا نے فتویٰ دے دیا جو مذکور ہو چکا ہے کہ مصر جامع نہ ہو یعنی حدود شرعیہ کا اگر قیام نہ ہو تو ظہر ضرور پڑھو۔ یہ فقہا را حناف کا متفقہ فیصلہ ثابت ہوا اب ان شرائط کی عدم موجودگی میں بھی کوئی شخص ظہر چھوڑے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔ بلکہ اَفْضَلُ عِیْتٍ مِّنْ اَتَّخَذَ الْاُمَّةُ هَؤُلَاءِ کَارِسَہُ اس نے اختیار کیا ہر اسے جو بلا شرائط ظہر کی نماز کو ترک کرتا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک ادا فرمایا اور جبہ تغضیل جس کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار ترک فرمایا آپ کے زمانہ میں صحابہ کرام دہا توں داسے کبھی اگر جمعہ ادا کرتے کبھی نہ آتے بلکہ گھروں میں ظہر ادا کرتے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز فقہان شرائط کے باوجود پڑھنے کی اجازت بھی فرما دی اس لئے ہم بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ اس اختیار پر مضمون جبکہ بھی ادا کرتے ہیں اور شرائط جمعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے یعنی نفاذ احکام شرعیہ بھی نہیں اور حدود شرعیہ کا قیام بھی نہیں اس لئے ظہر کو بھی ضروری ادا کر لیتے ہیں جو سنت سے بھی اور فقہاء کے اقوال سے بھی ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم تو بھائی و دونوں یوٹیوں کو ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اور مؤاخذہ خداوندی سے خوف زدہ و علیاب علمان کہ ہے جو احکام شرعیہ کے عدم نفاذ کے باوجود اور حدود شرعیہ سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی

بلا شرائط عین فریضہ کو ترک کرتے ہیں وہ اِنَّ بَطْشَ رِطْلِكَ لَشَدِيدٌ سے خائف نہیں ہیں۔

منکرین کی کتابوں کے حوالے

{ تذکیر الانحوان ۲۵۲ }

گوچہ شرطیں سب طے تو ہے بھلا بے شبہ جمعہ وہاں کرنا ادا
لیک جس جا شرط ہو کم اے فتا تو بھی جمعہ کو نہ ہرگز کرقضا
ظہر بھی پڑھ لے تو بہتر کار ہے

{ انواع مولوی بارک اللہ ۲۳۹ }

جتنے شک جمعہ وچ ہوئے کیجئے مجموعہ ادا بعد جمعہ اعتیاد علی پیشی پڑھنی لازم آ
آخر ظہر جویرے ذمے نیت ایہ کریئے ہر رکعت چھ فاتحہ پچھ سوکت نال جوڑیئے
فقہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہو گیا قرآن و حدیث صحیح سے بھی ظہر بلا شبہ و جمعہ با
شرائط ثابت ہو گیا اور نہ ہارے اکابرین نے تسلیم کر لیا گو دبی زبان سے ہی سہی اب فیصلہ
تم پر ہے چاہے ظہر کو چھوڑ دیا پڑھ لو یہ ذمہ ماری تم پر عائد ہوتی ہے اور ہوگی ہم نے سنا دیا
ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

باب النوافل

نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) بنی اسرائیل ۱۵ { وَبِالنَّاسِ اِيْلَ مَا يَجْعَلُوْنَ لَكَ غَنًى اَنْ يَّجْعَلُوْا اَرْضَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

امدادات کو تجد پڑھیے آپ کے لئے نفل ہوں گے شاید آپ کو آپ کا رب تمام محمود پر پہنچا دے۔

(۲) الدھر ۲۹ { وَفِيْ اَيُّلٍ فَاُجْعَلْ لَّكَ وَبَنِيَّةٌ لِّبَلَا طُوْیْلًا -

امدادات کو اللہ کے لئے جمع کیجئے۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجئے لمبی رات۔

(۳) المنزل ۲۹ { اِنَّ لَّكَ فِی السَّآءِ سَبْحًا طُوْیْلًا -

بے شک آپ کے لئے دن میں لمبا تسبیح کرنا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دن میں بھی ہر نفل کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں جو سبھا طویلا سے واضح ہے اور جو لوگ دن کو نوافل ادا نہیں کرتے وہ اس آیت کریمہ سے عراض کرتے ہیں۔

رات کے نوافل

(۴) الدھر ۲۹ { وَفِيْ اَيُّلٍ فَاُجْعَلْ لَّكَ وَبَنِيَّةٌ لِّبَلَا طُوْیْلًا -

اور رات کو خدا کے لئے سجدہ کیجئے اور لمبی رات رب کی تسبیح بیان فرمائیے۔ (نوافل ہے)

نفل عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کو سیاہ نہیں ہوگا

{ ۱۵۱ یونس ۳۱ } لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ
شَتْرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔

جن لوگوں نے اچھی نیکی کی اور زیادتی بھی کی ان کے مونہوں پر سیاہی نہ پڑے گی اور نہ ہی ذیل ہوں گے یہی ہیں جنہیں لوگ احسنوا الحسنى۔ جو نیکیاں رب کریم نے مقرر یا فرمائی ہیں اور زیادتے سے نفل عبادت ہے تربت کریم نے فرمایا کہ جو رات عبادت نوافل پڑھتے ہیں۔ ان کے مونہوں پر سیاہی نہ ہوگی۔ تو ثابت ہوا کہ جو نوافل کے تارکین ہیں ان کے مونہوں پر سیاہی ہوگی۔ اب فیصلہ تم کو کہ تارکین نوافل کے مونہوں پر سیاہی ہے یا نہیں۔

{ ۲۹ معارج ۱ } اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا
اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا اِلَّا الْمُسْلِمِينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَدِّثُونَ۔

بے شک انسان کچھ عقیدے کا پیدا کیا گیا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے جزع فرع کرتا ہے اور جب اس کو کشادگی ہوتی ہے نیکی سے رگ جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے جو وہ اپنی نمازوں پر قائم ہونے والے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی زائد عبادت کرنا ثابت ہوئی۔

نوافل کے تارکین قیامت کو ذلیل ہوں گے

۲۹۔ اَلَّذِينَ لَا يُكْتَفُونَ سَاقٍ وَ يَدْعُونَ اِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
خَاشِعَةً اَبْصَادُهُمْ سُرَّهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَ قَدْ كَانُوا
يَدْعُونَ اِلَى السُّجُودِ وَ هُمْ سَائِمُونَ ۔

اس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیگے تو سجدے کی طاقت نہ رکھیں گے (شرم کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ تندرست ہے ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دنیا میں نفلی سجدے کے تارک ہوں گے قیامت میں ان کو سجدہ نصیب نہ ہوگا اور نہ ہی وہ دیدار الہی سے شرن ہوں گے کیونکہ معظفے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العزت کا ارشاد ہے لَقَدْ ثَبَّتْ عَبْدِي بِالْاَنْوَابِ لِي سَمَارِكَ شَرِيفٍ بندہ جب نوافل پڑھتا ہے تو میں بندہ کے قریب ہوتا ہوں ۔ جو شخص دنیا میں تارک نوافل ہے خداوند کریم کے قریب ہونے سے اُس نے دنیا میں اعتبار کیا ۔ قیامت میں شرم کے مارے تارکین نوافل کی آنکھیں اُچی نہ ہوں گی ۔ يَدْعُونَ اِلَى السُّجُودِ ۔ حالانکہ ملائکہ کہیں گے کہ رب کریم نے مومنین کے لئے اپنی نورانی پنڈلی کھولی ہے سجدہ کرو تو تارکین نوافل چونکہ دنیا میں باوجود تندرست ہونے کے نوافل ترک کر کے قرب خداوندی سے اعتبار کرتے رہے اس لئے وہ یوم قیامت اپنی آنکھوں کو اوسچانہ کر سکیں گے اور نہ ہی دیدار الہی کر سکیں گے تو سجدے سے بھی محروم رہیں گے اور جو لوگ دنیا میں دن کو ہر نماز کے بعد اور رات کو نوافل

پڑھتے ہیں۔ تو دنیا میں جب وہ نوافل پڑھتے تھے خدا ان کے قریب ہوتا تھا۔ قیامت میں جب رب کریم نورانی پٹلی ظاہر فرمائے گا تو نوافل پڑھنے والے دیدار الہی کے سجدہ میں گریں گے۔

بقلم ۲۹ {قَالَ اَوْ سَطَفُوا الْقَتْلَ لَكُمْ كُفُوًا لِّسَبْحِمْ قَاتُوا
سُحْنِ رَبَّنَا اِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ فَاَقْبِلْ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
يَتْلَا وَ مُؤَن قَاتُوا اَيَا وَيَلْنَا اِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ}

ان کے درمیان کا کہے گا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح و نوافل کیل نہیں پڑھتے تو وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے ہم ظالم تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کے بعض بعض پر ملامت کرینگے کہیں گے کہ کٹے ہماری ہلاکت ہم دنیا میں سرکش تھے۔

(۱) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نوافل کے تارکین قیامت کے دن اپنے سرکش ہونے کا اقرار کریں گے کہ ہم اپنی سرکشی اور کبر سے نوافل ترک کرتے تھے۔

(۲) اس دن سُحْنِ رَبَّنَا کہیں گے لیکن اس دن کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

(۳) بعض تارکین نوافل بعض تارکین کو ملامت کریں گے کہ تم نے ہمیں کہا کہ نوافل زائد چیز ہے کوئی ضروری نہیں تو وہ جواب دیں گے کہ انہوں میں آج معلوم ہو رہا ہے اور جوک ہو رہے ہیں یہ ہماری سرکشی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے نوافل ترک کئے۔

قرآن کریم سے نوافل کی ضرورت اور فائدہ ثابت کئے گئے اور تارکین نوافل کو جو نقصان ہو گا وہ قیامت کو انہیں معلوم ہو گا۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نوافل کو لازمی سمجھ چلے ہے ترک نوافل پر مجھ رہو تم دنیا کے لئے اظہار کرتے ہو کہ ہم بڑے خدا کے پجاری ہیں وگ مشرکین میں جن کو تم مشرکین مبتدعین کا خطاب دیتے ہو وہ دن رات نوافل اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور تم نوافل کے تارک بن کر منہ پھیر لیتے ہو

کیا اسی کو توحید والا کہتے ہیں کہ جو عبادت خداوندی کا تارک ہو اس کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز یوم قیامت ہوگا۔ فَتَبْصُرُوْهُ مُبْصِرُوْنَ۔

باب التراویح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بنی تراویح پڑھتے رہے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۴}$ { حد شامی زید بن ہارون قال اخبرنا
ابو اہیم بن عثمان عن المحکم عن
مفسر عن ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ كَانَ یُصَلِّیْ فِی رَمَضَانَ عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان میں ہمیشہ سببیں رکعت اور وشر پڑھتے تھے۔

۲۔ مجمع الزوائد $\frac{۳}{۱۴۲}$ { وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ یُصَلِّیْ فِی رَمَضَانَ عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔

رواء الطبرانی فی المعجم الاوسط۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

رمضان میں سببیں رکعات اور وشر پڑھتے تھے۔

تزویج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت مقرر فرمائی ہے

۴۔ نِسَائِی شَرِیْف ۳۸۸ { حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَوَضَّ حَيَّامُ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَّتْ لَكُمْ رِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِبَاءً خَرَجَ مِنْ ذُمِّهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان و لغین سے لڑگاہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام اہل کا ذکر ہوگا۔ تو ان کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا۔ وہاں تراویح کی تعداد میں ہوگی۔

ستتم: اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ تراویح علیہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور بعد فَتَهَجَّدَ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ سے تہجد کر نفل فرمادیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کر تہجد کہہ دی تو وہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد قرآن کریم کی آیت قُمِ اللَّيْلَ سے فرض ہوئے اور فَتَهَجَّدَ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ

سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تزاویع کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

۵۔ کنز العمال ۲/۹۶ { سَلَّمَ رَعَضَانَ شَهْرًا كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاجِبًا

خَرَجَ مِنْ دُخُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (رواہ عن عبد الرحمن بن عوف)

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر تمہیں کئے گئے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گیا ہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج کیلئے پیدا ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو تزاویع پڑھنا سنت ہے اور جس مسلمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اس کے فرض بھی اذ روئے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناقص ہیں یعنی جو شخص تزاویع کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

۶۔ کنز العمال ۲/۹۶ { إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ افْتَضَلَ عَلَيْكُمْ مَسْوْمَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاجِبًا وَيَقِيْنًا كَانَ لَقَائِي بِالْمَضِيِّ رَنَمًا عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے چھینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور لقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریفہ ثابت ہوا کہ رمضان شریف کے چھینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم و ملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص متقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہوں نہیں فرمائی یہ حیش فرقة دہا یہ کا متقل رو ہیں ج کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی متقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقة چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھنا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح اخیر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

خلیفہ ثانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ کی خلافت میں بھی
 بیس رکعات تراویح رائج رہیں،

۲ { مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۳ } حدیثنا وکیح عن مالک بن انس عن یحییٰ بن سیدان عن عمر بن الخطاب امرو رجلاً یصلي

بِحَضْرَتِ بْنِ رَكْعَةَ

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے۔

۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶ { وقد أخبرنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن الحسين بن فنجويه النخعي بألداغان ثنا أحمد بن محمد بن إسحق التميمي أنبا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البصري ثنا علي بن الجعد أنبا ابن أبي نوب عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال قالوا يا فتى موت على عهد عمنا بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان لعشرين ركعة وكانوا يقرؤون بالمسبحة وكانوا يذكرون على عصيهم في عهد عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه من سنة الف عام۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف کے پینے میں بیس رکعت پڑھنے تھے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاشیں پر چبکے لگاتے تھے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تراویح ثابت ہو گئیں۔

۹۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ { ابن أبي أحمد العدل أنبا محمد بن جعفر الوكي

مالک عن یزید بن رومان قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقْرَءُونَ فِي رَمَانَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَمَضَانَ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً ۔
یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ
کھڑے ہوتے تھے رمضان میں بیس ۲۳ رکعات کے ساتھ ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد تھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے زمانے میں
بھی بیس رکعات تراویح رائج رہیں۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ { ۳۹۳ } حدثنا ابو بکر ثنا وکیع عن سفیان
عن شتیب بن شمل أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ وَالْوِشْرَ ۔
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہم مسجد شتیر بنی شمل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے رہے ۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ { ۲ / ۴۹۶ } وانباء ابو ذکریا بن اسحق انبا ابو عبد اللہ
محمد بن یحقوق ثنا محمد بن عبد الوہاب انبا
جعفر بن عون انبا ابو الخصب قَالَ كَانَ يُؤْمِنُ سُوَيْدُ بْنُ عُفْلَةَ
فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَوَرِيحًا عَنْ
شَتِيرِينَ شَمْلًا وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ يُؤْتِيهِمْ فِي
شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَ يُؤْتِي ثَلَاثَ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُهُ ۔
ابو خصب نے کہا کہ سوید بن غفہ رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے

ترپانچ تراویح یعنی پانچ چمکے کہیں رکعات نماز پڑھانے اور شیرین شکل
حضرت علی المرتضیٰؑ کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے مہینے میں
بیں رکعات تراویح اور تین وتر پڑھانے اور یہ روایت قوی ہے۔

۱۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدیثنا وکیع عن حسن بن صالح عن حمزہ
ابن قیس عن ابی الحسن اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ
دُجْلًا يَمَسِّي بِهَمَزٍ فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان
میں مسلمانوں کو کہیں رکعات تراویح پڑھائے۔

اکابرین اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تمام عمر میں تراویح پر رہا،

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدیثنا حمید بن عبد الرحمن عن حسن
عبد العزیز بن رفیع قَالَ كَانَ ابُو بَنٍ
كُعبٌ يُعَصِّي بِاَنَّاسٍ فِي رَمَضَانَ بِالْمُدِّ يَمَسِّي عِشْرِينَ رَكْعَةً - ویدجوہر بلا

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان
اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں بیس رکعتیں تراویح اور تین رکعات وتر پڑھانے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تمام دنیا
کے دارالاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح بیس رکعات اور تین وتر پڑھی جاتی تھی۔

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدیثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن ابی
اسحاق عن الحارثِ اَمَّنْهُ كَانَ يَوْمَ

النَّاسُ فِي رَمَضَانَ بِأَلْفَيْ عِشْرِينَ رُكْعَةً وَيُؤْتَى بِثَلَاثٍ وَلَيْفَتٌ قَبْلَ التَّكْوِينِ:

حادث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے پہنے کی حالتوں میں لوگوں کو
میں رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدثنا عند عن شعبة عن خلف عن ربيع
والثني عليه خيرا عن ابی الجحدری أَنَّهُ

كَانَ يُصَلِّيُ خَمْسَ سُرُوحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُؤْتَى بِثَلَاثٍ -

ابو جحدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ چوکے
نماز پڑھتے رہے اور بیشترین رکعات سے وتر کرتے۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۴}$ { حدثنا الفضل بن دكين عن سعيد بن
عبيد ان علي بن ربيعة كَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ

فِي رَمَضَانَ خَمْسَ سُرُوحَاتٍ وَيُؤْتَى بِثَلَاثٍ -

علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ چوکے رکعات اور
تین رکعات وتر پڑھتے۔ نزدیک عربی زبان میں چوکے کہتے ہیں تو تراویح میں رکعات
اور تین وتر ثابت ہوئے۔

۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدثنا ابن عمير عن عبد الملك عن عطاء
قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ

ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ رُكْعَةً بِالْوُسْطَى -

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تیس (۳۳)
رکعتیں جمع وتر پڑھتے تھے۔

۱۸۔ ترمذی شریف { ۱۱۹ } وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَشْرِينَ رَكْعَةً وَمَوْكُوفٌ سَفِيَانُ السَّوْدِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ شَافِعٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَكَذَا أَذْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ تَعْمَلُونَ عَشْرِينَ رَكْعَةً -

اور اکثر اہل علم پر حال میں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۔ کنز العمال { ۲۹۸ } إِذَا كَانَ أَذْلُ لَيْلَةٍ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ مِنْ عِبَادٍ مُؤْمِنِينَ يَمْتَنِي فِي لَيْلَةٍ مِنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَثْقَالَ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَرَبَّيْ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَأْكُوتِي حَمَاءُ لَهَا سِتُونَ أَلْفَ بَابٍ بِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا تَصْرُفُ مِنْ ذَهَبٍ مَوْشَجٍ بِأَيِّ كُوتِي حَمَاءُ فَإِذَا هُمْ أَذْلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَالْخَطِئُ مِثْلُ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَاسْتَعْفِرْ لَهُ عَلَى يَوْمِهِ

سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَادَى بِالْحِجَابِ
وَكُنْ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِمِثْلِ أَدْنَاهَا
سَجْدَةً كَيْسِيرُ السَّائِبِ فِي خَلْقِهَا تَحْمِيْلَةً عَامِرَةً هَبْ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ،

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھول
دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں
کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے
ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت
میں اس کے لئے سرخ یا قوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساتھ
ہزار دروازے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یا قوتی
جراد کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایماندار آدمی جب رمضان شریف
کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان
شریف کے ہر دن ہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا
رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے معافی مانگتا ہے
اور رمضان شریف میں دن یا رات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک
درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس کے سائے
میں پانچ سو برس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

ایکوں بچی و بچوں نے ہم سے کہیں کہ صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں
پڑھانے ہو اور سنی مسلمان سب رکعات تزاویج پڑھانے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ

ہزار کی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کثرت خدامہ دیاتم وہابی فرقہ خود بھی خراسے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خراسے کی طرف لے جا رہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل نبیؐ تراویح ثابت کر دیا اور تراویح کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین جمع تابعین اجماع امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو۔

پانچ روپے نقد انعام

اس شخص کو دیے جائیگے جو رمضان شریف میں آٹھ تراویح کی ایک حدیث پیش کرے۔
 نقطہ: فقط تراویح جمع ہے اس کا واحد ترویج ہے اور ترویج جمع کے پرتماثل ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویج تین کا لفظ استعمال ہوتا ہے آٹھ رکعات پر تراویح کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

محدث امام نووی کا عقیدہ بیس تراویح پر تھا

۹۔ کتاب الاذکار اَعْلَمَاتُ مَلَائِکَةِ التَّارَویحِ سُنَّۃُ یَا لَہٰقِی الْعُلَمَاءُ وَہِیَ لِلنَّوَوِی ۸۳ {عِشْرُونَ رَکْعَةً یُسَلِّمُونَ کُلَّ رَکْعَتَیْنِ تَرْقِیْنَ} کہ تراویح کی نماز تمام علماء احادیث کے اتفاق سے بیس تراویح سنت میں ضرور رکھیں پر سلام پھیرے۔

مسلمانو فقیر نے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء الراشدين المہدیین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باقی اکابرین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کر دیں یعنی خیر القرون میں تراویح میں رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد و دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھیں بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح جَدِّ رَبِّہٖ نَافِلَہٗ لَکُمْ سے نوافل کا حکم فرما دیا وہابی چونکہ عبادت خداوندی سے قدیمی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں غم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں ہے ہی نہیں نہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعت صریح و کبی ثبیل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تمام حدیث رکھا لیا لیکن عبادات، معاملات — بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن و احادیث اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُلٹ کر حرمت خداوندی اور نجاسات غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عاری کر کے اسلام سے دور بنا دیا جو عبادت خداوندی کو بدعت کہے نفی عبادۃ سے گریز کرے اس جہاں خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے اپنی بنا پر اس فرقہ و ملاہ غیر مقلد یہ میں ایک ولی اللہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث و انتظام میں رکعات تراویح پڑھتے رہے۔

وہا بھو! اب بھی وقت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تابعین تبع تابعین اور محدثین

کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ نہ دو
بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع
تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث و اقطاب کی اتباع میں سب سے رکعت تراویح
پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کر لو یہ تمہارے دینی طاق کا کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے
اور تمہیں عبادت خداوندی سے عداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے
ہو کہ ان کی ظاہریت کو دیکھ کر بھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیہ گم
ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے طاق دن رات دنیا کے چندے کے پیچھے
مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اور تم ان
کی اقتدا میں اپنے دین و دنیا میں خسارے کھا رہے ہو فرمان خداوندی فَاَسْتَبِقُوا
الْخَيْرَاتِ کو قبول کر کے عبادت میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے دینیوں کے
دینی خسارے کوئی پسند نہیں کرتا فَتَتَّبِعُوا اِلٰی اللہ جمیعاً ایہا السعادت
اب اغیاث و اولیاء اللہ سے صرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

صلوة التراويح اوحضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰. غنیۃ الطالبین ۵۴۳ { وَصَلَوۡةُ التَّارَوِیۡحِ سُنَّةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ صَلَٰتُهَا لَیْلَةٌ وَقِيلَ لِبَکَیۡنِ وَقِيلَ ثَلَاثًا
ثُمَّ اِنْتَهَرَهُ وَلَمْ یُجَاجِجْ وَقَالَ کُوۡخِرَجْتُ لَهۡرٍ مَّتَّ عَلَیْکُمۡ ثُمَّ اِنۡتَهَا
اَسْتَدۡیَحَتْ فِیۡ اَیَّامِ رَعۡسٍ فُلَکُ الذِّکِّ اَضِیۡفَ اِلَیْهِ لِاَنَّهُ اِبۡتَدَٰهَا
فَتَوَّ فِی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلَامَرَّ عَلٰی ذَا الذِّکْرِ فِی
اَیَّامِ رَحَلَا نَتِ اَبِی بَکَرٍ الصِّدِیۡقِ وَصَدْرِہٖ مِّنۡ خِلَافَتِہٖ عَمَرُ وَدُرَی
عَنۡ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنۡمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذِهِ السَّارَوِیۡحُ مِنْ
حَدِیۡثِ سَمِیۡعَہٗ مِیۡثِیۡ تَا لَوَا دَمَا هُوَ یَا اَمِیۡرُ الْمُؤْمِنِیۡنِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَوَّلَ
الْعَرۡشَ مَوْضِعًا لِّیُنۡتَهِیَ حَضِیۡدَةُ الْقُدُسِ وَهِيَ مِنَ الشُّوۡبِ فِیۡهَا
مَلَٰئِکَتُهُ لَا یُحْصٰی عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یُعَبِّدُوۡنَ اللّٰهَ
تَعَالٰی عِبَادَۃً لَا یَفۡتَرُوۡنَ سَاعَتًا فَاِذَا کَانَ لِیَاۤیِ شَہْرِ رَمَضَانَ اَسَٰدُ اللّٰهِ
رَبَّہُمْ اَنۡ یَّیۡتُوۡا اِلَیَّ الْاَرْضِ فِیُصَلُّوۡنَ مَعِیۡ یَبِیۡ اَدَمَ فَاَکُلُ مِنْ مَّہۡمُ
مِنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ مَسُوۡہُ سَعَادَۃً لَا یُشۡقٰی
یَعۡبُدُہَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ اِذَا ذَاکَ فَتَحۡنُ اَحَقَّ لِہِذَا فَجَمَعَ التَّارَوِیۡحَ وَیَعۡنِہَا
وَدُرَی عَنۡ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ فِی اَوَّلِ لَیۡلَتِہٖ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ
فَسَمِعَ الْقُرَآنَ فِی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ تَوَدَّ اللّٰهُ فَبَرَعُمَا کَمَا تَوَدَّ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ

كَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فِي لَفْظٍ آخَرَ أَنَّ عَلِيًّا إِجْتَمَعَ
بِالْمَسَاجِدِ وَهِيَ شَرْعُهُ بِالْقَنَائِلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ التَّوَارِيحَ فَقَالَ
مَوْلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عُمَرَ قَبْرِهِ كَمَا تَوَدَّ مَسَاجِدَنَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَلَّقَ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَقْدِيرًا لَمْ
يُطْعَمِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ وَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مَعَهُ
يُطْعَمُ ذَلِكَ الْتَقْدِيرُ وَهِيَ عِشْرُونَ رَكْعَةً يَجْلِسُ
عَقَبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فِيهِ خَمْسَ شَرِيحَاتٍ كُلُّ أَرْبَعَةٍ
مِنْهَا شَرِيحَةٌ وَيَعْرِى فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ أُصْلَى رَكْعَتِي التَّوَارِيحِ الْمُسْتَوْدَعِ
إِذَا كَانَ فَرْدًا إِذَا كَانَ أَمَامًا أَوْ مَأْمُومًا .

حضرت پیر پیران غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز تراویح نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا
ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اور آپ نے فرمایا اگر
میں آجاتا تو تم پر صلوٰۃ تراویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا
میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے اسی کو
شروع کیا۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دھماکا ہوا اور حکم ہوا
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اگر
کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تراویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی گزرتی

نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کوئی حدیث ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حفیۃ القدس ہے اوسہ نوری مقام ہے۔ ملائکہ کی رہائش گاہ ہے جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عباد کرتے ہیں جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتے پھر جب رمضان شریف کی رات آتی ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمیں پر اترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا یک بخت ہوگا کہ اس کے بعد بد بخت ہو سکتا ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور تراویح کی سنت کو جدی کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کرنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اسد سر سے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزے اوسہ مسجد قدیلوں سے نور ملتی اور لوگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو نور فرمائے جیسا کہ اس نے ہمارے مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے گھروں سے کسی گھر کی تزیینوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رکت بھیجتے رہتے ہیں اور اُن ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قنديل لگی نہیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔ . . . اور صلوٰۃ تراویح کی گنتی میں رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک تراویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہو یا امام یا معتدی۔

یہ سنو اب زبنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام اصحابِ معظّمین صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق یہی ثابت ہوا کہ تمام میں رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے تھے اب تمہاری مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

باب الدعاء

دُعاء کا حکم قرآن کریم سے

۱- الاعتراف ہے { اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ -

اپنے رب سے دُعا مانگو عاجز ہر کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اَدْعُوا صیغہ امر ہے اور تعلقہ ہے اَلَا فَرَّ لِلْوَجُوْبِ امر اکثر و وجوب کا حکم رکھتا ہے تو خدا سے دُعا مانگنا فرض ثابت ہوا جیسے حکم غدا ویسے حکم دُعا کا۔

اس ارشاد الہی نے اپنے رب سے دعا مانگنے کا اعلان فرمایا اگر نماز کی دعا ہی کافی ہوتی تو نماز کا حکم سیکڑوں دفعہ ہر چپکا پھر دعا کی خصوصیت کیوں؟ ثابت ہوا کہ یہ دعا مانگنا ارشاد الہی ناز کے علامہ بھی ہے اب جو شخص نماز ادا کر کے بعد میں اس حکم الہی کو ادا کرنے کے لئے دُعا مانگتا ہے تو ایسے شخص نے ارشاد الہی اَدْعُوا رَبَّكُمْ کو ٹکریے سے قبول کیا تو ارشاد الہی ہے۔

اِذْ تَاَذَنَ رَبُّكُمْ لَنْ يَسْكُرَ تُمْ لَا زَيْدٌ يَّسْكُرُ لَنْ يَكْفُرَ تُمْ
اِنَّ عَذَابَ اِيْهِمْ لَشَدِيْدٌ -

جب تھا ہے رب نے اعلان فرمایا ابتداء اگر تم نے میرا شکر یہ ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ
دول کا امداد اگر تم نے انکار کر دیا ہے شک میرا عذاب ابتداء سخت ہے۔

اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ شکریہ کا اعلان بھی خداوندی ہے۔ اگر اعلان خداوندی
دعا کو ہم نے عملہ قبول کر لیا۔ یعنی دعا مانگ لی تو یہ عمل دعا بھی اس کا شکر یہ ہے کہ کیا اللہ ہم گناہوں
کی وجہ سے میرے دربار میں دعا کا منہ تو نہیں نہ کر سکتے تھے۔ لیکن حیرے اعلان نے ہماری حوصلہ افزائی
فرما کر مانگنے کے لائق بنا دیا۔ اس لئے ہم دعا مانگتے ہیں۔ اب اگر عملہ دعا سے کہتے ہیں تو وَلَئِنْ كُنْتُمْ
إِنَّ عَدَايَ لَمُتَدِيدًا میں گرفتار ہوتے ہیں۔

(۲) بقرہ ۲۳ { إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ }۔

اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب
دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیے کہ وہ
دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ
ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کئی ارشادات خاصہ فرمائے جن سے چند عرض کر
دیتا ہوں۔

(۱) اپنے ساتھیوں کو نگاہِ وحدت سے ملاحظہ فرما کر عبادی سے خطاب فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے
کہ جو میرا سوالی ہے تو کسی عاصد کو کیا مطلب عبد اپنے معبود سے سوال کیا ہی کرتا ہے مسائل
عبد ہے مسئول عنہ معبود ہے تو عاصد تجھے کیا ہے تو مائل جب دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا

کہ تضرع اور خفیہ سوال کرتا ہے تو اپنی عبودیت کو اپنے معبود کے دربار میں پیش کرتا ہے تو بے کیم اپنے بندے کے سوال سے تاثر ہو کر فرماتا ہے کہ میرا عبد ہے مجھے سائلانہ حیثیت میں ہاتھ پھیل کر دعا مانگ رہا ہے تاکہ اپنی عبودیت کی دلیل پیش کرے تو۔

(۳) وہ کریم بندے کی دلجوئی فرماتا ہے کہ اِنِّیْ فَدَرِیْتُ اَیُّکُمْ اَکْرَمٌ لِّیْ اِنْ تَرٰہُنِیْ عِبَادَتِیْ کَاِتْرَافٍ کرتے ہوئے میرے دربار میں سامان نہ ہاتھ پھیلاتا ہے تو میں قریب ہوں تو اس جملہ نے ثابت کر دیا کہ اگر تو اس کے مبارک کا سائل بنے اور اپنے سوال کے ہاتھ نہ اڑ کرے تو وہ قریب قریب ہے اور اگر تو نے سوال نہ کیا تو اس کا عتاب آگے آتا ہے۔

۱۴۔ اُجِیْبَةُ دَعْوَةِ الدَّاعِ اِذَا دَعَا اِسْ جلد میں باب العزّت نے شرط لگا کر کہ جب تو مجھ سے سوال کرے گا تو میں ہمتیں دوں گا اور تم اتنے متکبر جو کہ مجھ سے سوال کرنے کو یہی سبوتا کہتے ہو تو تمہارا علاج اودھے جس کے متعلق ارشاد الہی ہے۔

دُعَا کا حکم خداوندی اور نہ مانگنے والا متکبروں میں شمار ہوگا

اور جہنم ٹھکانا ہوگا

۳- مومن ۲۴ { وَقَالَ رَبِّكُمْ اذْعُوْا فِيْ اَنْفُسِكُمْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَنْفِكُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ -

استہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دُعا مانگو میں تمہاری دُعا کو قبول کر لوں گا۔ بے شک جو لوگ میری دُعا سے تکبر کرتے ہیں وہ مانگتے نہیں، جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

چاہے تو نماز سے فارغ ہو کر متکبروں کی طرح اٹھ جاؤ۔

(۴) اس آیت کریمہ میں رب العزت نے عَنِ عِبَادَتِي فرمایا مقام دعائیں دعا کو عبادت کا مترادف بنا دیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو شخص دعا کا منکر ہے وہ عبادت خداوندی کا بھی منکر ہے تو یہ دلیل اس امر کی ہوئی کہ جس نے نماز کے بعد دعائیں مانگی اس کی عبادت نماز بھی قبول نہیں ہوئی۔

(۵) خداوند کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والا مدبار خداوندی میں معکبر لکھا جاتا ہے۔

دعا سے منع کرنے والے کو بلا اِیسی جہنم میں ڈالا جائے گا،

۴۔ مومنون ۱۹ { وَقَالَ اخْشَوْاَ يَنْهَآ وَلَا تَكْمِنُوْنَ اِنَّهٗ كَانَ خَوِيًّا
مِّنْ عِبَادِي يَقُولُوْنَ رَبَّنَا غُفِرَ لَنَا وَاَرْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَيْرُ الْمَرَّاحِيْنَ فَاَتَّخِذْ لِمَنْ هُمْ سِجْدًا حَسْبِيَ اَنْتَ كَرِيْمٌ
ذِكْرُہٗی وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضَعُوْنَ }۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور
مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے
ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے
والوں کا تو تم نے ان کو غماق بنایا حسیٰ کہا نہیں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا۔
حالانکہ تم اُن سے ہنتے تھے۔

دُعَا کا حکم حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) ابو داؤد ۲۱۵۱ { حدیثنا حفص بن عمر نا شعبہ عن منصور
عن ذر عن یسیع المحضوی عن النعمان بن
بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الدَّعَاءُ مَعَ الْعِبَادَةِ
قَالَ رَبِّكُمْ اَدْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے رب سے
فرمایا مجھ سے دعا اگر میں قبول کروں گا۔

(۲) کنز العمال ۱۶۱۱ { الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ عَنِ الْبَدَاءِ۔
برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دعا وہ عبادت ہے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص دعا کا تارک ہوگا وہ عبادت خداوندی کا منکرات ثابت ہوگا۔
(۳) ترمذی شریف ۱۶۳۱ { حدیثنا احمد بن منیع نا مراد بن معاویہ
عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان
بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ
ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبِّكُمْ اَدْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هَذَا
حدیث حسن صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے سے بچ کر رہتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے بچ کر رہتا ہے وہ ذلیل کہے جہنم میں ڈالا جائے گا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوتا کہ جو شخص خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنے سے بچ کر رہتا ہے وہ نہیں مانگتا وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

اے محمدین دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مکرر دعا کا جہنم کا اندھن فرما رہے ہیں اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے خداوند کریم سے دعا مانگنے پر اگر عبادت اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کر کے خداوند کریم سے دعا مانگ لو اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا مانگ کر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے۔

حدثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن
 ۴- ترمذی شریف ۱۷۳۳ { ابی لہیعہ عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن
 ابان بن ابی صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَنَعُ الْعِبَادَةِ۔

۵- کنز العمال ۱/۱۶ { (۱) الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

(عن البراء بن عازب)

برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے

(۶) (۲) الدَّعَاءُ ثُمَّ الْعِبَادَةُ (عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً
کہ دعا عبادت کا منجز ہے۔

تو اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہر عبادت کے
بعد دعائیں مانگتا اس کی عبادت بے سود ہے جیسا کہ ہڈی بغیر مغز کے بے سود ہے۔

(۷) اسْتَوَتْ الْعِبَادَةُ الدَّعَاءُ (عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرن
عبادت دعا ہے۔

(۸) الدَّعَاءُ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَنُودُ السَّمَوَاتِ

كَالْأَذْوَانِ (عن علی)

دعا مومن کا ہتھیار ہے و دعا دین کا ستون ہے۔ دعا آسمانوں اور زمین کا
نود ہے۔

(۹) الدَّعَاءُ سِرْدٌ انْقِصَاءُ الْخَلْقِ (عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ دعا تقدیر الہی کی پرلٹ دیتی ہے۔

(۱۰) أَكْثَرُ مِنَ الدَّعَاءِ فَإِنَّ الدَّعَاءَ سِرْدٌ انْقِصَاءُ الْمُبْتَلَمِ (ابن مسعود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔

کہ خدا سے دعا زیادہ کرو اس لئے کہ دعا تقدیر برہم کو الٹ دیتی ہے۔

(۱۱) الدُّعَاءُ يَسِّرُكَ ابْتِلَاءُ (من ابی ہریرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بلا کر پھر دینی ہے۔

(۱۲) اِنَّهُ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں خدا اس پر غضب کرتا ہے۔

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَا يَدْعُنِيْ فِىْ اَعْظَبِ عَلَيْهِ

حدیث قوسی ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ غضوب علیہم کا مصداق ہے۔

۱۴- اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ

افضل عبادت دعا ہے۔ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس نے افضلیت کو

چھوڑ دیا۔

۱۵- لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر دعا سے زیادہ اچھی چیز اور کئی نہیں۔

۱۶- لَا تَجْزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ فَاِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ دعا کے

ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں کیا جاوے گا۔

علوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو ہلاکت نہیں آئے گی۔

۱۷- إِذَا أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِعَبْدٍ أَدِنَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ أَحَدًا -
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔
 اس کو دعا مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگا وہ مقبول خداوند نہیں ہے بلکہ
 مردود ہے۔

۱۸- ابن ماجہ ۲۸۰ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلی بن محمد قالا
 ثنا وکیع ثنا ملیح المدنی سمعت ابا صالح عن

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سَخَّاهُ غَضِبَ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جس شخص نے اللہ سبحانہ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے

۱۹- حمفی شریف ۲۰۰ | حدثنا ابو داؤد و سلیمان بن الاشعث
 السجستانی ثنا قطن البصری نا جعفر بن

سلیمان عن ثابت عن أنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم لَيْسَ لَكَ أَحَدٌ كَرَبَهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شَعْتَهُ لَعَلَّه
 إِذَا لَقِيتَهُ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے

کہ تہارا کوئی بھی ہو اپنی تمام حاجتیں اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب اس کے جوئے کا تہرہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگے۔

۲۰۔ ترمذی شریف ۲/۳۴۱ { حدیثنا صالح بن عبد اللہ ناجع بن سلیمان عن ثابت ابن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال یسأل أحدکم ربہ حاجتہ حتی یسأل المسلم و حتی یسألہ لم یسألہ فیہ اذا انقطع و هذا اصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا چاہیے ہر فرد سوال کرے اپنے رب سے خواہ کوئی بھی تہرا ہو حتیٰ کہ ٹک کا بھی سوال کرے اور یہاں تک کہ جوتے کا ٹانگہ اگر ٹوٹ جائے تو خدا سے سوال کرے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دلوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ہر وقت خدا کا سوالی ہے حتیٰ کہ جتنا ٹوٹ جائے تو اس کو گھڑانا موم سے ہو لیکن پہلے خدا سے دعا کر کے اس کے مانگنے والوں میں شامل ہو جائے پھر موم سے گھڑا لے اور ہڈیا کے لئے نمک درکار ہو غریبانا ہو یا باندے لیکن پہلے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے نمک عطا کر پھر بازار سے خریدے تاکہ خداوند کریم کے سوالیوں میں ہر وقت شامل رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خداوند تعالیٰ کا ہر وقت سوالی بنادیں اور تم میں سے ہر ایک کے بعد بھی دعا سے روکتے ہو جو افضل العباد ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کو خداوند کریم کے سوالیوں میں شامل کرے۔ اس اپنی ذرہ حاجت ہر وقت خداوند کریم سے مانگتا ہے۔ مسلمانوں بعض تمہیں دعا سے روکتے رہیں تم اپنے خداوند کریم سے دعا مانگتے رہو باقی رہی

یہ بات کہ کیے مانگے۔ نواس کا طریقہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا از احادیث

اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر ہکھیری بن کر بار خدائے میں دعا مانگنا

۲۱۔ مسلم شریف ۶۹۳ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ قال نا یحیی بن ابی بکر عن معجبۃ عن ثابت عن انس قال لَآئِیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدُ فَمَ يَدِيهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَبْزِي بِيَاضَ الْبَطْنِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے میں نہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے کہ آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۲۲۔ بخاری شریف ۹۳۸ { وقال الاویسی حدیثی محمد بن جعفر عن یحیی بن سعید وشویل سمعنا انس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى لَآئِیْتُ بِيَاضِ الْبَطْنِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں انگلیوں کی سفیدی دیکھی۔

حدیثی علی بن عیسیٰ الجری حدیثنا الحسنین
۲۳۱ متدرک ۵۳۵ { بن محمد القبا فی ثنا جمیل بن الحسن البجہنی

ثنا ابو ہمام محمد بن السہبوقان الہوازى ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَسْتَفِیْ مِنَ الْعَبْدِ اِذَا یُرَفَعُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَاَیُّ ذَہَاخًا یُثْبِتُ ہَذَا حَدِیثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْمُتَحَقِّقِیْنَ وَلَمْ یُخْرَجْ جَاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ اس کے اگے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں تو وہ ان دونوں کو خالی پھیر دے۔

۲۵ کتاب الاسماء والصفات { اخبرنا ابو علی السمرقانی
قال انا ابو بکر بن ناستہ قال
نا ابو داؤد قال ثنا مرمل من افضل
اللیثقی ۶۹

الحرا فی قال ثنا عیسیٰ بن یونس قال ثنا جعفر یعنی بن میمون صاحب الاما ط قال حدیثی ابو عثمان عن سلمان قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم اِنَّ رَبَّکُمْ عَمَّا دَجَل

حَتَّىٰ كَرِيْمٌ يَنْقِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُنَا صُفْرًا
كَذَلِكَ الْأَخَاطِي -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک تمہارا رب عزوجل ہی ہے کہ تم ہے۔ اپنے بندے سے چاکرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ ان کو خالی پھیر دے۔

۲۶۔ المترک { ۱/۳۶ } أخبرني أبو الحسن محمد بن الحسن ثنا
عبد الله بن محمد بن ناجيه ثنا نصرون
علي ومحمد بن موسى القرشي قال ثنا حماد بن عيسى ثنا حنظله
بن أبي سفيان قال سمعت سائر بن عبد الله يحدث عن أبيه عن
عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان
إذا مَدَّ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَوِيذَ هُنَا حَتَّى يَمْسُ بِجَهَا وَجْهَهُ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعائیں پڑھتے تھے ان کو نہ پھیرتے جب تک کہ ان کو اپنے منہ پر نہ پھیر لیتے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعائیں پڑھنا اور منہ پر پھیرنا بھی ثابت ہو گیا۔

۲۷۔ الجوداؤ وشریف { ۱/۳۷ } حدثنا عقبه بن مكرم ثنا مسلم
بن قتيبة عن عمن بن بنهان عن

مقاوۃ عن انس بن مالک قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو هَكَذَا بِأَبْطُنٍ كَفَيْتُهُ وَظَاهِرِهِمَا۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح دعا فرماتے تھے اپنے
دونوں ہاتھوں کی اندر کی پٹیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں کے
ظاہر طرف سے ۔

۲۸۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{216}$ { حد ثنا مؤمل بن الفضل الحمصانی
نا عیسیٰ یعنی ابن یونس نا جعفر یعنی
۲۹۔ کنز العمال $\frac{1}{146}$ { ابن میمون صاحب الانماط حدثنی ابو
عثمان عن سلمان قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِيمٌ، لِيُسْمِعُنِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعْتُ يَدَيَّ
إِنْ يَرُدُّهُمَا صِفْرًا۔

حضرت سلمان ناری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ شک تھا کہ رب زندہ ہے ۔ کریم ہے اپنے بند سے حیا
کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی ہاتھ نہ دے ۔

۳۰۔ ابن ماجہ $\frac{1}{284}$ { حد ثنا محمد بن الصباح ثنا عائذ بن جبیب
عن صالح بن حسان عن محمد بن كعب القرظي

عن ابن عباس قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِطُؤُنِ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعْ بِظُهُورِهِمَا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهَمَا وَجْهَيْكَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا مانگو اور دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے دعا نہ مانگو پھر جب تو فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لے۔ اس حدیث شریف سے چار احادیث ثابت ہوئے۔

(۱) دعا سید سے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سامنے اٹھا کر ہی دعا مانگی جائے۔ کیونکہ اِذَا اَحْرَفَ شَرْطُہ ہے۔ تو جب دعا مانگی جائے سید سے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی مانگی جائے۔

(۲) جب خداوند کریم سے دعا مانگے تو دونوں ہاتھوں کی پٹھیں آسمان کی طرف نہ ہوں بلکہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں تو جو لوگ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَا مَا نَعْلَمُ اَعْلٰیٰتِ الخ شروع کر دیتے ہیں وہ مکبر ہیں اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب ہیں۔

(۳) جب دعا سے فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے۔

(۴) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جن ہاتھوں سے دعا مانگی جائے ان میں رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے وہ متبرک ہو جاتے ہیں تو برکت کے لئے ان کو اپنے منہ پر نہ لیا سنت ہے اگر اپنے ہاتھ دعا مانگنے سے متبرک ہو جاتے ہیں اور تبرک کا ان کو منہ پر لانا سنت ہے تو اولیاء اللہ کے ہاتھوں کو اگر تبرک چوما جائے یا منہ پر ملا جائے جو ہاتھ ہر وقت تسبیح و تحمید میں ملاتے رہتے ہیں تو یہ بھی تبرک کا جائز ثابت ہوتا۔

ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا از کتب تفسیر و احادیث

- ۳۱۔ تفسیر خازن ۲۱۵ | عن عبد الله بن عمر بن العاص
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ أَمَتِي أَمَتِي وَبَكَى
 فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جَبْرِئِيلُ
- ۳۲۔ خصائص کبریٰ ۲۲۳ | اِذْهَبْ إِلَىٰ مُحَمَّدٍ وَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَاتَىٰ
 جَبْرِئِيلٌ وَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ يَا جَبْرِئِيلُ اذْهَبْ
 إِلَىٰ مُحَمَّدٍ وَقُلْ لَهُ أَنَا سَرَضِيكَ فِي أَمَتِكَ وَلَا تَسْؤُلْكَ.
 عربی حاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا میری امت میری امت
 اور روئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 جا اور ان سے دریافت کر کہ آپ کو کس نے روایا حالاکہ وہ سب کچھ جانتا
 ہے۔ تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے جبرئیل
 علیہ السلام کو فرمایا جو اس نے کہا اعدوہ زیادہ اعلم ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
 جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو کہہ دے کہ میں آپ کی امت
 کے متعلق آپ کو راضی کروں گا۔ اور بڑا بد مذہب و دل گاہ۔

(۳۳) بخاری شریف ۹۳۸ | وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

عن یحییٰ بن سعید وشریک سمعنا أنسًا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیه حتی رُبَّتْ بَیاضُ ابْطِیئِه۔

یحییٰ بن سعید اور شریک دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی۔

۳۴۔ ترمذی شریف ۲ { حدیثنا یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد مال

ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یرفع یدیه حتی یردوا ابْطِیئِه یَسْأَلُ اللہَ سُؤلاً الا اتاهَا ایّاماً ما لم یُجِبْ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں ظاہر ہو جائیں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالیٰ عطا کر دیتا ہے جب تک جلدی نہ کرے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں اس اگر جلدی سے دعا مانگے تو یہ قبول نہیں ہوگی۔

اے مسلمانو! مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے ہمیں ثابت ہوگئی کہ جو شخص رُبد

خداوندی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا نہیں مانگنا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ہاتھ
اٹھا کر دعا کرے تو مردود نہیں ہوتی اور جلدی کرے تو بھی مقبول نہیں اب تمہاری عزت
پر منحصر ہے اگر تمہیں دعا کی منظوری مطلوب ہے تو دوبارہ خداوندی میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو
اگر تمہیں ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں تو رب العزت تمہاری دعا قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے
اس کی ذات ہی ہاتھ پھیلائے بے پرواہ ہے۔

۳۵۔ کنز العمال ۱/۱۶۷ { مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَيْدِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
لِيَسْأَلُوهُ شَيْئًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى

اللَّهِ أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوا
یعنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف
اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کسی شے کے متعلق مگر اللہ تعالیٰ پر لازمی ہے کہ جہاں ہوں
نے طلب کیا ہے اسی کے ہاتھوں میں رکھے۔

۳۶۔ ابن ماجہ ۲۸۳ { (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدَّعَاءِ) حَدَّثَنَا
أَبُو بَشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفِ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سُلْطَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَجِبُ مِنْ
عَبْدِهِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيُرَدِّدَهُمَا صَغِيرًا وَ
قَالَ خَاتَمَتَيْنِ۔

سلطان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارا رب حیات ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے جہاں

کہتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے دست دعا اٹھائے تو وہ ان کو خالی ہاتھ
پھیرے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ابن ماجہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا اسی لئے باب مقرر کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۷۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { بَابُ دَفْعِ الْاَيْدِي فِي الدَّعَاءِ -

ابو موسیٰ اشعریؓ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا

۳۸۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { وَقَالَ ابُو مُوسَى الْاَشْعَرِي دَعَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَدَائِيْتُ بِيَاضِ الْبَطْنِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۹۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں
ہاتھ اٹھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد شریف ۵/۶۱ { حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْحَبَشِيُّ نَاخَلْتُ بَنِي خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ لَيْعَى ابْنِ أَخِي أَنَّهُ عَنْ
 أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 حَائِلًا وَرَجُلٌ يَصْنَعُ تَمْرًا دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 قَالُوا كَرِهَ أَحَدٌ يَأْتِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي دُعِيَ
 بِهِ أُجِيبَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک آدمی نماز پڑھتا تھا پھر دعا مانگتا
 تھا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ سب حمدیں تیرے لائق ہے تیرے
 سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی شان ہے زمین اور آسمانوں کو تو پیدا کرنے والا
 ہے۔ اے جلال و اکرام والے اے قیوم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ضرور اللہ تعالیٰ کے اسمِ عظیم کے ساتھ دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے
 اور جب اسمِ اعظم کے ویسے سے سوال کیا جاوے تو عطا کیا جاتا ہے۔

حدیث شریف ۱۸۱۸ { حدیث شریف ۱۸۱۸ } حدیث شریف ۱۸۱۸
 الْعَتَمَةُ وَهَذَا أَحَدُ ثَمَثِ مَسَدٍ

قَالَ ابْنُ الْمَعْتَمَةِ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ إِظْفَادِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
 مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صلى الله عليه وآله وسلم يقول في دُبرِ صلواته اللَّهُمَّ
 رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّا شَهِيدُكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَوَحْدَكَ
 لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي خَاصًّا
 لَكَ وَاهْلِيَّ فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ اِهْرِ سَمْعَةً وَاسْتَجِبْ اللَّهُ اكْبَرُ الْاَكْبَرُ اللَّهُمَّ
 نُومًا اَسْمُوَاتٍ وَالْأَرْضِ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبِّ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُ اكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَبَّبَى اللَّهُ
 وَنِعَمَ الْوَكِيلِ اللَّهُ اكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور سلیمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی غماز ادا کرنے کے بعد دعا اور اگتھا
 دعا پڑھی، الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے،

۴۲۔ ابو داؤد شریف ۴۱۹ {حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی
 ناعبد العزیز بن ابی سلمہ عن عمہ

الماجشون ابی ابی سلمہ عن عبد الرحمن الزمرج عن عبید اللہ
 بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا

قَدْ مِتُّ وَمَا أَخْرُتُ وَمَا أَسْرَدْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا مَاسَرُوتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّرُ وَالْمُؤَخِّرُ إِلَّا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بعد ازاں ہمیشہ یہ دعا فرماتے
(آخر تک دعا پڑھ لیں)،

۴۳۔ ابو داؤد شریف $\frac{1}{219}$ { حدیث مسلم بن ابی راہیمنا شعبہ
عن عاصم الاحول و خالد المحذاه عن

عبد اللہ بن الحارث عن عائشةؓ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جب بھی سلام پھیرتے فرماتے اے اللہ تو سلامت ہے اور میری طرف سے سلامتی
ہے بابرکت ہے تو اے جلال و اکرام والے۔

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے

۴۴۔ ابو داؤد شریف $\frac{1}{220}$ { حدیثنا عبید اللہ عن عمر بن میسرہ
نا عبد اللہ بن یزید المقرئ ناجیۃ
۴۵۔ مستدرک شریف $\frac{3}{221}$ { بن شریح حدیثی عقبہ بن مسلم یقول

حدثنی ابو عبد الرحمن الجبلی عن الصنابغی عن معاذ بن جبل ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذَ بیدہ و قَالَ يَا مَعَاذُ
وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَأَجْبِكَ فَقَالَ اُوْصِيْكَ يَا مَعَاذُ لَا تُدْعَنِيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ وَ اَوْصِيْ بِذَلِكَ مَعَاذُ الصَّنَابِغِيِّ دَاوُدُ ص بِه الصَّنَابِغِيُّ
ابا عبد الرحمن -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا
ہوں تو آپ نے فرمایا میں تجھے اے معاذ وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد نفل
ہر یا فرضی، اس دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں۔ دُعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی
ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنے کی حشر
معاذ نے صنابگی کو وصیت فرمائی اور صنابگی نے ابو عبد الرحمن کو وصیت فرمائی۔
متذکرہ کی حدیث کی سند یہ ہے۔

اخبرنا الحسين بن الحسن بن ايوب ثنا ابو يحيى بن ابي ميسرة
ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ ثنا حيوة بن شريح سمعت
عقبة بن مسلم يقول حدثني ابو عبد الرحمن الجبلي عن الصنابغی
عن معاذ بن جبل الخ

کیوں جانی عامل بالحدیث کھلانے والا! جی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی
ارشاد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ خواہ سنتیں ہوں یا نوافل یا فرض۔ یہ دُعا

ماگنا حضور صلی سنت ثابت ہوا اور تم کہو کہ کسی دعا کی ضرورت نہیں اب فیصلہ تم کو کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہو یا تارک اور ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وصیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی قیامت کے دن

شفاعت فرمائیں گے

۴۴۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ دَعَا جَهْلًا لِّلَّذِیْنَ دَعَا ابْنُ دُرُیْجَہُ
صَلَوۃٌ مَّکْتُوبَةٌ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَةُ
مَعِیَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا وَآلَہٗ وَسَلَّمَ
فِی الْمُصْطَفِیِّیْنَ حُجَّتَہٗ فِی الْعَالِیِّیْنَ دَرَجَتَہٗ اَوْ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ
دَرَجَتَہٗ دَارِیۃ (طبرانی عن ابی امامۃ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ہر نماز فرضی کے بعد میں اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگئی۔ (دعا مذکورہ بالا پڑھئے۔

۴۵۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ قَالَ دُبَّرَ کُلِّ صَلَوۃٍ سُبْحَانَ رَبِّکَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰی
الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
نَقَدْنَا اِکْتَالَ بِالنَّجْرِیِّ الْاَوَّلٰی مِنَ الْاَجْرِ و طیب عن زید بن ارقم

نید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس شخص نے ہر مانکے بعد تین دفعہ پڑھا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
 يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 تو اس کو جہنم کے ساتھ تو اب پیمائش کر کے ملے گا۔ (یعنی ثواب کثیر ملے گا،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے دونوں
 دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد و شریف ۲۱۶ | احمد ثنا قتبۃ بن سعید نا ابن لہیعۃ
 عن حفص بن ہاشم بن عتبہ بن
 ابی وقاص عن اساب بن یزید عن ابيہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسْمُومًا
 وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

اسب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے
 دونوں دست پاک کو اپنے رخ اور پر پھیرتے۔

اے دوستو! اب قرنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصیغہ ماضی استمراری ہمیشہ دست پاک اٹھا کر دعا مانگا ثابت ہوا اب بھی اگر تم انکار کرو تو تمہیں خداوندِ مہربان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور نیچے۔

۴۹۔ کنز العمال ۲۸۹ ﴿عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا دَفَعَهُ يَدَيْهِ وَإِذَا فَرَغَ رَدَّهُمَا عَلَى رَجُلِهِ﴾ (ک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں کو منہ پر پھر لیتے۔

۵۰۔ کنز العمال ۲۹۱ ﴿رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدَّعَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ﴾ (ج)
حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے سینہ کے برابر اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے تھے۔

۵۱۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ ﴿وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدَّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ الْبَطْنِ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے کہ آپ کی ہاتھوں کی سفیدی

نظر آئی۔

۵۲۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ { عن السائب بن یزید عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعاه فرفع يده ميمًا وجهه يسارته يمينه الباقى الاحاديث الثلاثة في الدعوات المكيدة (ترجمہ گزر چکا ہے)

۵۳۔ ابن عساکر ۶ { اخراج الحافظ عن ابيه عن جده أنه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ يَدُهُ وَإِذَا فَرَغَ رَدَّهَا عَلَى وَجْهِهِ وَفِي لَفْظٍ إِذَا مَدَّ يَدَهُ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يُزِيلْهَا حَتَّى يَمِمْ بِهَا وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب بھی دعا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور جب فارغ ہو جاتے تو ان کو اپنے رخ انور پر پھیر لیتے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب بھی تم دعا پڑھو اپنے

دونوں ہاتھ کی مٹھیلیاں اٹھا کر دعا پڑھو

۵۴۔ کنز العمال ۱۱ { سَلُّوا اللَّهَ يَبْطُونَ أَكْفَكُمْ وَلَا تَسْلُوا بِظُهُورِهِمْ۔ (طب عن ابی بکرؓ)

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں سے اور اس کو نہ سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے۔

۵۵۔ کنز العمال ۱/۱ { سَلُوا اللَّهَ بِبَطْنِ الْكَفِّكُمْ وَلَا تَسْلُوا بِظُهُورِهِمْ فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَاسْتَحُوا بِهِنَّ وَجْهُ هَكُم } (دعوت ابن عباس،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سیدھے ہاتھوں سے اللہ کو سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے سوال نہ کرو تو جب تم نارغ ہو جاؤ تو اپنے مونہوں کو ملو۔

۵۶۔ کنز العمال ۱/۱ { إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِبَطْنِ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا } (دعوت ابن عباس، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں کے اندر کی جانب سے دعا مانگ اور ان کی پشتوں سے دعا نہ مانگ۔

۵۷۔ کنز العمال ۱/۱ { إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبَطْنِ الْكَفِّكُمْ تَسْلُوا بِظُهُورِهِمَا } (دعوت مالک بن یسار اسکری، مالک بن یسار سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اللہ سے مانگو اپنے ہاتھوں کی سیدھی پتیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو۔

۵۸۔ المستدرک ۱/۱ { وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مَرْوَنِ ثَنَا

ابوالموجہ ثنا سعید بن ہبیرہ ثنا وہیب بن خالد عن صالح
بن حیان عن محمد بن کعب القرظی عن ابن عباسؓ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ
فَاسْأَلُوهُ بِطُورٍ أَكْفَكُمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا فَاسْأَلُوهُ
بِهَا إِلَى وَجْهِهِكُمْ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے
مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے مانگو اور پیراں کی کانپے نہ پرلو۔

۵۹۔ ابوداؤد و شریف ۲۱۴ { حدیثنا سلیمان بن عبد الحمید البصری
قال قراۃ فی اہل اسمعیل یعنی ابن

عیاش حدیثی ضمیمہ عن شریحنا ابوطیبیۃ ان ابابکر یہ
الکوفی حَدَّثَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ اسکونی ثمالی عنی ان
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ
بِطُورٍ أَكْفَكُمُ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا قَالَ ابوداؤد
قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صَحِيحٌ يَعْنِي مَالِكُ بْنُ يَسَارٍ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنے
دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کرو اور ان کی پشتوں سے نہ کرو۔

اب تم اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ تم خداوند کریم سے دعا کرتے ہی نہیں اور اگر بعض لوگ
دعا پڑھتے ہیں تو ان کے دونوں ہاتھ رازوں پر پڑے ہوتے ہیں اور اہم انفری ان پڑھ

ہے ہی۔ تو تم نے ہاتھوں کی پٹھریوں سے سوال کیا اور منکر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔

۶۰۔ کنز العمال ۱/۴۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنٍ اَكْفَكُمُ }
اَمْ لَا تَشْرُدُوْهَا حَتّٰی تَمْسُكُوْا بِهَا وَجْهَكُمْ

فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْهَا سِرْكَةً اِبْنِ نَصْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اَبِي مَغِيْثٍ ۔

۶۱۔ کنز العمال ۱/۴۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنٍ اَكْفَكُمُ وَلَا تَلَوُّوْا
بِظُهُوْرِهَا وَاسْكُرُوْا بِهَا وَجْهَكُمْ دَهْ طَب

ل عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مانگو اور ادا کئے ہاتھوں سے نہ دعا کرو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہروں پر نہ رکھو۔

دُعا دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے

۶۲۔ ابوداؤد شریف ۴/۴۱۴ { حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَافِعِیُّ یَعْنِیْ
اِبْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِیْ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

رَ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَطْلُبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اَلَسْأَلُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ یَدَیْکَ حَدُّ وَ مَنِکَکَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سوال کرنا یہ ہے کہ اپنے
دونوں ہاتھ اپنے دونوں کدھوں کے برابر اٹھائے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم سے سوال کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنے دونوں
کدھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (دوسرا سوال نہیں)

اس حدیث شریف سے صاف واضح ہوا کہ خداوند کریم سے سوال بغیر دونوں ہاتھ اٹھانے
کے ہوتا ہی نہیں۔

نوافل کے بعد دعا

۴۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حدیثنا سوید بن نصیرنا عبد اللہ بن المبارک
نا لیث بن سعدنا عبد ربہ بن سعید

عن عمران بن ابی افس عن عبد اللہ بن نافع بن العیاء عن
ربیعہ بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنی تشهد فی کل رکعة
وتحسب وتزورع وتمسک وتقع یدیک یقول ستر فمها
الی ربک مستقبلاً بیطوخیما وجہک وتقول یارب یرب
ومن لم یفعل ذالک فهو کذا او کذا۔

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے اور ہر جوڑے پر تشهد ہے
اور شروع کرنا ہے اور عزیزی کرنا ہے اور سکون کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں

کو اپنے رب کریم کی طرف اٹھائے ہم نے اپنی بھیلیوں کی انور کی جانب کو سیدھا کر کے اپنے مومنہ کی طرف کرے اور دعا کرے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے اے اور جس شخص نے ہاتھ نہیں اٹھائے محروم ہے محروم ہے۔
 (۱) اور جس شخص نے ہر دو رکعت کے بعد التحیات نہیں پڑھا تو اس کی نماز بھی بچی ہے
 (۲) جو خشوع اور عاجزی نہیں کرتا بلکہ وہ بار خداوندی میں اکر کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نماز بھی بچی ہے۔

(۳) اور جس کو نماز میں سکون نہیں کبھی اور ہاتھ ہلاتا ہے کبھی اور اٹھی نوچتا ہے کبھی سر کھلاتا ہے کبھی کپڑوں کو درست کرتا ہے کبھی مزہ پڑھتا ہے پھر تار ہے اس کی نماز بھی ناقص ہے ایسے ہی۔

(۴) جس شخص نے نماز کے بعد دلوں ہاتھ اٹھا کر اپنے خداوند سے دعا نہیں مانگی اس کی نماز بھی کامل نہیں اور ہی ہے۔ اسد حمت خداوندی سے محروم ہے۔

ہر ذکر کے بعد دعا اور دعا شریف

الحديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال وانه قال و

اِنَّ لِلّٰهِ سَيِّمَةً مِنْ الْمَلَائِكَةِ اِذَا مَرُّوا بِمَحَلِّكَ الَّذِي كَرِهَ
 قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَتَعُدُّوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰى
 دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا
 مَعَهُمْ حَتّٰى يَنْصَرِفُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ

لَا يَسُوجُونَ مَخْفُورًا لَحْمًا وَأَهْلُ الْحَدِيثِ فِي مُسْلِمٍ وَ
 هَذَا سِيَاقُ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمَ الْكُتَيْبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ السَّهْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيُّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدَّيْتُ كَيْ هُوَ - كَمَا
 مَصْطَفَى صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّسَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَفَرْتُمْ هِيَ - سِرِّ كُنْ دَائِلَ
 جَبَّ وَهُوَ كَرَّ كَلَمَاتِهِ كَيْ هُوَ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ
 تَوْجِبَ تَوْجِبَ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ
 نَبِيُّ كَرِيمٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدَّيْتُ كَيْ هُوَ - كَمَا
 هِيَ جَمْعٌ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ
 ذَاكِرِينَ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ كَلَمَاتِهِ هِيَ انْ كَلَمَاتِهِ

نماز کے بعد وود شریف اور دعا

۴۵۔ ابو داؤد شریف ۱۸۱۵ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ
 يَزِيدَ تَائِيَّةَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَافِيَةَ

حَمِيدُ بْنُ هَافِيَةَ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرًا بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ
 بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ
 لَمْ يُجِدْ اللَّهَ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا لَمْ

دَعَا فَقَالَ لَهُ أَوْ لَعْنَةُ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ
رَبِّهِ وَالْتِنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدَ
مَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سے روایت ہے اس
نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک شخص کے متعلق
جو نماز کے بعد دعا مانگتا ہے اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر آپ نے اُسے بلایا تو اس کو فرمایا اے اُس کے علاوہ
جب بھی تمہارا کوئی ناز پڑے تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ شروع کرے اور
اللہ پڑھتا پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر درود شریف
کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۶۶- کتاب الاذکار للترمذی ۲۶ { عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ تَعَالَى
وَالْتِنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو بِمَا شَاءَ - ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۶۷- ترمذی شریف ۱۸۶ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمَقْرِيُّ
نَاجِيَّةً قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَاشِمٍ ابْنَ عَمْرِو
بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ إِجْرَاءً أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو إِيَّاهُ فِي صَلَاتِهِ
فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَا فَقَالَ
لَهُ أَوْ لَعَبْرِهِ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدُءْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثناءِ عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَذَعْ بَعْدَ مَا
شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

فضال بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ اپنی
غاذ کے بعد دعا مانگتا ہے۔ لیکن اس نے مدد شریف نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اس کو بلایا اسے فرمایا اور
کو سمجھایا کہ جب قہار اکرئی بھی غاذ ادا کرے پھر چاہیے خداوند کریم کی حمد و ثناء پھر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مدد شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں یہ دعویٰ الیٰ صَلَّوْا تہ کا جملہ ہے جس سے ثابت ہوا
کہ غاذ کے بعد دعا مانگنا غازیں شامل ہے جس نے غاذ پڑھ کر دعا نہیں مانگی اس کی نماز مکمل ادا
نہیں ہوئی جیسا کہ اس کے بعد والی دوسری حدیث میں صاف الفاظ مذکور ہیں۔

۴۸۔ ترمذی شریف ۱۸۶ { حدیث تفسیرنا سہل شہدین بن سعد عن ابی
ہاشم الخدرانی عن علی الجبیتی عن فضالہ

بن عبید قال بئنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قاعدا
إذا دخل رجل فصلنا فقال اللهم اغفر لنا وارحمنا فقال رسول

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجَلَتْ اَیْمَا الْمُصَلِّی اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعْدَتَ
فَاَحْمَدُ اللّٰهُ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلٰی لُثْمَ اِدْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّی بَصَلَّ
اٰخِرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمْدُ اللّٰهِ وَصَلَّی عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْمَا الْمُصَلِّی اِدْعُ تُحِبُّ
ہذا حدیث حسن -

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا پھر اس نے
نماز ادا کی تو پڑھا اللھم اغفر لی وادعنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اسے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے؟ جب تو نماز پڑھے تو تجھے
بٹھانا چاہیے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کر کیونکہ وہ حمد کے لائق ہے۔ رکہ اس نے تمہیں
عبادت کی توفیق دی، اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ اللہ تعالیٰ سے کہا فضالہ
راوی نے کہ آدمی نے نماز اس کے بعد ادا پڑھی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اس شخص کو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسے نمازی دعا مانگ (اب) تیری دعا قبول کی جائے گی۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد ۱۱/۱ : میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

۶۹- جلالہ لا فہام ۳۵ { من حدیث عن عمرؓ فی الباب مارواہ
الترمذی فی جامعہ من حدیث نصر بن

شمیل عن ابی قرۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمار بن
 اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَقْبُوْلٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
 لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰی تَصْلٰی عَلٰی نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان
 ٹھہری رہتی ہے۔ ایک ذرہ دعا سے اللہ کی طرف نہیں پہنچتا۔ حتیٰ کہ اپنے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۴۰۔ جلاء الافہام لابن قیم ۲۹۵ { وقال ابراہیم بن جدید حدثنا
 اسمعيل بن حريج بن معاوية
 بن ابی اسحق عن ابی عبدیہ بن
 مجمع الزوائد ۱۵۵
 ابن مسعود قال اذا اُذنت ان تُسأل حاجة فابدا بالثناء
 والتحميد والتسبيح على الله عز وجل بما هو اهل له ثم صل على النبي
 صلى الله عليه وسلم ثم ادع بعد فات ذاك اُخبرني ان تُصیب
 حاجتك۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے
 کسی حاجت کے لئے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدح سے
 شروع کرے اور حمد بیان کرے اور ثنا کہے اللہ تعالیٰ کی جو اس کا اہل ہے
 پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں دعا مانگے تو

بے شک زیادہ لائق ہے کہ تو اپنی حاجت کو پہنچے۔ یعنی قبول ہو جائے۔
اس حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ دعائیں جب تک مرد
شریف نہ پڑھے دعا خداوند کریم کی طرف سے مردود ہوتی ہے اور جب مردود شریف پڑھے
تو مقبول ہوتی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۱۔ فتح البکیر للسیوطی ۱۱۵ { عَنْ عَنِّي الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى
يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاهْلِ بَيْتِهِ۔
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا
داخل و فرت رہتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت
پر دور و شریف نہ پڑھے۔

دُعَائِي إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ پورا پورا ہکرو و شریف پڑھنے کا ثبوت
”سوال“ بعض مقامات پر لوگ دعائیں مردود شریف پڑھنے سے پہلے اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ پورا پڑھتے ہیں پھر تمام مردود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کا ثبوت
ہے۔

”محمد عمر“ جناب آپ کے سب سے بڑے کی کتاب حدیث سے فقیر ثبوت پیش کر
دیتا ہے۔ - منیے۔

۲۔ علماء الافہام مصنفہ ابن قیم ۲۹۴ { قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْحَافِظُ

حد ثنا عبد الرحیم بن محمد مسلم قال عبد اللہ بن احمد بن محمد
بن اسید حد ثنا اسمعیل بن یزید حد ثنا ابراہیم ابن الاشعث
الخراسانی حد ثنا عبد اللہ بن سنان بن عقبہ بن ابی عائشۃ المدنی
عن ابی سہل بن مالک عن جابر بن عبد اللہ قال قال رَسُولُ اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةِ صَلَوةٍ حِينَ يُصَلِّي الْقَبْرَ قَبْلَ
أَنْ يُكَلَّمَ تَقْبِي اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ عَجَلُ لَهُ ثَلَاثِينَ حَاجَةً وَآخِرُ
لَهُ سَبْعِينَ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالُوا أَوْ كَيْفَ الصَّلَوةُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
حَتَّى لَعْدًا مِائَةً -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تودہ درود شریف پڑھا
کی نماز کے بعد پہلے اس کے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ اس کی سوجاوت پوری
کرنا ہے تیسری پوری کر دیتا ہے اور ستر حاجتیں تاخیر سے پوری کرتا ہے۔
اور اس کی مثل مغرب کے بعد تودہ درود شریف پڑھے لوگوں نے عرض کیا
آپ پر صلوٰۃ کیسے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا إِنَّ اللّٰهَ
وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ حَتَّى كَسَدَ تَوْدَةٍ پڑھے۔

کے فرمانِ کسیم کہے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا اِنَّهُ مِنْ مَّطِيحِ الرَّسُوْلِ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ فَرَمَانَ اٰلِہٖیْہٖ السَّلَامِ کہنے والا کہلائے گا اور دوبار خداوندی سے دونوں ہاتھ قبولیت
درحمت خداوندی سے بھر لائے گا۔ اور جس نے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں اسے غنا ہی کیسے
اور یہ مسلمان ہے کہ جس سائل کو مسئلہ عنہ سے مطلب آوری کا یقین ہوتا ہے وہ پہلے ہاتھ
پھیل کر ہی سوال کرتا ہے اسبجے یقین نہیں ہوتا بلکہ تردد ہوتا ہے وہ صرف زبانی پہلے سوال کرتا
ہے ہاتھ نہیں پھیلاتا کہ شاید نامنظور ہو تو شرمندگی نہ ہو ایسے ہی جو خداوند کریم کے دربار میں
ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے ہمیں یقین ہوتا کہ ان کو قبولیت میں تردد ہے کہ شاید رب العزت
نہ قبول فرمائے اور جب شخص مبارک الہی میں دعا کے ہاتھ نہیں پھیلتا خداوند کریم بھی ان کو تردد
بنا کر اپنے مبارک سے نکالتا ہے کیونکہ قانون خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ اَکْثُ الْخٰتِیْ
خَفِیُّ سَیَآ۔ اور پھر ہاتھ پھیلانے والوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والوں کے ہاتھوں کو رب العزت رحمت سے پر کرتا ہے۔
رب العزت کی اجابت کے لشکر کا ثبوت دیتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیرنا کہ
حاصلِ عمل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی رحمت سے پر کر دیے ہیں اسی لئے وہ
منہ پر پھیر رہا ہے اور میں نے رب العزت کے دربار میں پھیلائے نہیں تو خدائے سے لوث
رہا ہوں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والا منہ پر ہاتھ پھر کر دعا کی قبولیت و رحمت کا ثبوت
فے رہا ہے اور مذاقی حال سے منکر کرتا رہا ہے کہ دیکھا اے منکر خداوند کی ترے عباد
کی دت ضائع کیا کرنے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا دوبار خداوندی سے عزم جارہا ہے اور وہ
تہیں مودود بنا کر غائب و خاسر بھیج رہا ہے جس سے عقوبت نکلا کہ تیری عبادت بھی اسے منظور
نہیں اور رب العزت نے میری عبادت منظور فرمائی ہے۔ کیونکہ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگ لوجو مانگنا ہے میں نے ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے۔ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے خداوند کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس نے میرے ہاتھوں کو بھر دیا منہ پر پھیر لے میں نے پھیر لئے مجھے دربار خداوندی سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی نصیب ہوئی رحمت الہیہ کے دونوں ہاتھ میں گنہگار نے منہ پر پھیرے میرے دونوں ہاتھوں نے میرے پھرے کے دونوں پہلوؤں کو منور کر دیا ہے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی وہ مجھے دنیا میں قبر و حشر میں بھی بھلے نہ راندے گا۔ بلکہ اپنی رحمت سے سرشار فرمائے گا۔ اِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةِ وَالْاُولٰٓئِیْ مَبَارِكًا مِّنْ رَّبِّهِمْ اور تمہاری عبادت کی نامظوری کی دلیل یہیں معلوم ہو گئی کہ تم دربار خداوندی سے خالی ہاتھ واپس لوٹے اور تمہارے چہرہ کی سیاہی رحمت خداوندی سے محرومی ثابت کر رہی ہے اور تمہیں یہ آنکھ کے لئے بھی بے امید بنا رہی ہے کہ جس کو یہاں کچھ نہیں مل رہا ہے آئندہ بھی رحمت الہیہ سے انشاء اللہ محروم رہے گا۔

اے نماز کے بعد محروم بنانے والو! اب بھی وقت ہے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر مغفرت و نجات رحمت حاصل کرو اور جو دھڑے بندی تمہیں خداوند کریم سے مانگنے کو بھی بدعت کہہ کہہ کر رحمت الہیہ سے محروم کر رہی ہے اس کو ترک کرو اور تمہیں اس سے ہی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اگر یہ تمہیں توحید کا متجاہل سمجھاتے تو تمہیں مبارک خداوندی سے پیچھے کیوں ہٹاتے وَمَا عَلَيْنَا الْاَبْلَاغُ الْمُبِیْنِ ۔

جب دربار خداوندی میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سننے کے بعد فقیر نے وہ حدیثیں پیش کیں جن سے ثابت ہوتا

کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پیش کی گئی جس میں آپ نے ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کی وصیت فرمائی پھر وہ حدیث بھی لکھی گئی جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کیا گیا کہ آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فعل سے روکا کہ ہاتھ اٹھائیں اور اس سے دعا چڑھ رہے بلکہ فرمایا کہ اگر دعا مانگنی ہے تو خدا کے روبرو دونوں ہاتھوں کی پتیلیوں کو سیدھا کر کے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنی برکت ہاتھ کی پتیلیوں پر رکھتا ہے نہ پتھروں پر پھر حدیث سے ثابت کیا گیا کہ سوال ہاتھ اٹھا کر ہی کہنا ہے جو شخص ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعوت دعا میں شامل ہی نہیں ہوتی۔

پھر اخیر میں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا بعد الصلوٰۃ کی ترویج میں ثابت کی گئی کہ دعا بعد الصلوٰۃ کی ترویج یہ ہے کہ سلام کے بعد محد وثنا خداوندی پڑھے بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے تو رب العزت قبول فرمائے گا ورنہ نہیں۔

تین دفعہ دعا مانگنا

۸۱۔ مسلم شریف { ۲۹۳ } عن انس بن مالك . . . قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر تین

دفعہ فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا۔

(نور دلی) فُفِيهِ اسْتِحْبَابُ تَكْرَارِ الدُّعَاءِ ثَلَاثًا

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دفعہ دعا مانگنا مستحب ثابت ہوا۔

۸۲۔ مسلم شریف {۳۱۳} عَنْ عَائِشَةَ . . . حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَةَ فَقَالَ

فَاطَالَ الْبَقِيعَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کو تشریف لائے تو ٹھہر گئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے دو زباناں تھ یٰن دفعہ اٹھائے ۔

—————: خورش: —————

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں ۔

(۱) تین دفعہ دعا مانگنا اور تین ہی دفعہ نہ تھا اٹھارہ دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} ابن اَدْرِثْنَا اسْرَائِيلَ وَاَبُو اَحْمَد

ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ اَبُو اَحْمَدَ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں

۸۴۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا ابُو سَعِيدٍ

ثَنَا اسْرَائِيلُ ثَنَا ابُو اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ و

بن میمون عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا
 حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کریم بات صلی
 معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں۔

حدثنا عبد اللہ حدثني أبي ثنا أبو سعيد
 ۸۵۔ منہ نام احمد بن حنبل ۴۴۷۱ } ثنا اسرائیل ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن

بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا.
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تین بار دعا مانگیں اور تین بار استغفار پڑھیں۔

روينا في سنن أبي داود عن ابن مسعود رضی اللہ
 ۸۶۔ کتاب الاذکار } ترمذی ۱۷۷۱ } تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 كَانَ يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا.

عن عبد اللہ بن مسعود قال کان أحبُّ الناس
 ۸۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۷۱ } إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَدْعُوَ

ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُطْنِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَدَجَالَةُ لَقَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عِيسَى
 ليرى من أبيه۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے نزدیک بہت محبوب دعا یہ ہوتی کہ تین دفعہ دعا مانگیں۔

نماز جنازے کے بعد کھڑے ہو کر دعا

(۱) بہیقی شریف ۴۴ | اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ وابو سعید بن ابی عمرا و
(۲) فتح ربانی ۴۴ | قال ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابو اہیم
بن مرزوق ثنا وھب بن جریر ثنا شعبۃ عن الھجرى یعنی ابراھیم
عن عبد اللہ بن ابی اؤفی قال ماتت ابنتہ لہ فخرج فی جنازتها علی
بغلۃ خلعت الجنازة فجعل النساء یسرنین فقال عبد اللہ بن ابی اؤفی
لا تشرینن فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المرائی ولیکن
لتقضن احدا کن من عبرتہا ما شاءت قال ثم صلی علیہا فکبر اربعاً
فقام بعد التکبیرۃ الرابعۃ لقدر ما بین التکبیرین یستغفر لہا
ویدعو ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع هكذا۔
عبد اللہ بن ابی اؤفی سے روایت ہے فرمایا اس کی ایک بیٹی فوت ہو گئی تو وہ لڑکی
کے جنازے میں جنازے کے پیچھے پھر پر نکلے تو عورتوں نے مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا تو عبد اللہ
بن ابی اؤفی نے مرثیہ پڑھنے سے عورتوں کو منع کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ
سے منع فرمایا لیکن تنہا ہی کوئی ایک بھی ہو جو چاہے اپنے آنسو بہا سکتی ہیں عبد اللہ بن ابی اؤفی
نے کہا پھر لڑکی پر آپ نے جنازہ پڑھا تو اُس نے چار تکبیریں پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں
کے مابین اندازے کے مطابق کھڑے ہو لڑکی کے لئے استغفار پڑھتے رہے اور فرماتے
رہے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے۔

۳۔ ہند نام احمد بن حنبل { حدیثنا عبد اللہ حدیثی ابی شاحین بن محمد ثنا
 شعبۃ عن ابراہیم الجعفی عن عبد اللہ بن ابی
 اوفی وکان من اصحاب السجری ثمت ابنتہ لہ وکان

۳۵۶
 ۳۸۳

یثبع جنازہا علی بغلۃ خلفہا فجعل النساء یمکین فقال لا ترشین فبات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن امرائی فتفیض احدا کن من
 عبیرتہا ماشاء ثم کبر علیہا اربعۃ ثم قار بعد الرابۃ قد رماہین
 التکبیر تین یدعوا ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصفع فی الجنائزۃ ہکذا -

۴۔ غنیۃ المستمل ۵۳۹ { فقال علیہ السلام اخذ الراۃ زید بن حارثۃ
 فمضى حتى استشهد وصلى علیہ ودعاه وقال
 سیعفوا لہ دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الراۃ جعفر بن ابی
 طالب فمضى حتى استشهد وصلى علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ودعاه -

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ نے جھنڈا یا تو چلا حتی
 کہ شہید ہو گیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی
 اور دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جلدی معاف فرما دے گا اور وہ وہاں ہوا
 جنت میں داخل ہو گیا پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا یا تو وہ بھی جنگ میں معطل ہوا حتی کہ شہید
 ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

مومنوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنے کا خدائی ارشاد
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
 عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
 پڑھتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھو اور سلام پڑھو
 حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے چند ارشادات فرمائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھتا رہتا ہے کب سے جب سے مودب ہے
 کب تک جب تک ہے اور رب کریم بغیر ابتداء و انتہا کے جس پر صلوة پڑھتا ہی رہتا ہے
 تو جب صلوة پڑھنے والا غیر مقامی صلوة پڑھتا ہے تو جس پر صلوة پڑھے اس کے شان غیر متناہیہ
 کو خلق متناہی کی قوتِ فہم و ادراک و بیان سے وراہ اور اراہ ہے۔

(۲) ارشاد خداوندی صرف تمام ایمانداروں کو مخاطب ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 تمام ایمان رکھنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام پڑھیں بلکہ ثابت ہو جائے
 جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیت کریمہ کا مخاطب نہیں اور
 نہ ہی اس پر درود شریف فرض ہے۔

(۳) خداوند کریم کی طرف سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنا فرض ثابت ہو کہ جب
 جب چاہو کیسے؟ مودب ہو کر۔ کہاں سے؟

(۴) جہاں جہاں ایماندار موجود ہے مدینہ طیبہ میں ہو یا مدینہ طیبہ سے دور شرق سے غرب

تک جذب سے شمال تک از نزول قرآن تا ابد الابد کسی ملک کا باشند ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھنے والوں پر صلوة و سلام پڑھنا فرض ہے خداوند کریم نے یہ تمیز نہیں فرمائی کہ مدینہ طیبہ والے ہی پڑھیں و وروالے نہ پڑھیں تا وصال پڑھیں بعد از وصال نہ پڑھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ آپ کی رہائش دنیا ہی میں صلوة و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی عام ہے ایسے ہی رہائش برزخی میں بھی آپ پر صلوة و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی فرض ہے۔ خداوندی صلوة اگر بلا واسطہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سنائی دیتا ہے۔ ملائکہ کا صلوة و سلام بلا قید ارسال آپ کو سنائی دیتا ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا صلوة و سلام جہاں بھی مکین ہو کیونکر سنائی نہیں دے سکتا۔ خداوند کریم اور ملائکہ اور جنات کا صلوة و سلام بلا ارسال قاصدین پہنچتا ہے اور آپ کی امت انسانیہ کا صلوة و سلام انسانی عجز و انکاری کے بسبب فرشتوں کے واسطے سے پہنچتا ہے۔ ورنہ کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ جس میں لکھا ہو کہ خداوند کریم کا درود شریف اور ملائکہ اور جنات کے درود شریف کے حاملین بھی آپ پر صلوة و سلام پہنچاتے ہیں یہ احترام صرف انسانی ہے۔

اس آیت کریمہ میں صلوة و سلام دو حکم فرض ہوئے اور سلام کے ساتھ تسلیما مصدر سے مفعول مطلق کی قید بڑھائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ ایماندار سلام پڑھے جیسا کہ حق سلام پڑھنے کا ہے یعنی مؤدب ہو کہ سلام پڑھنا بے ادبی سے سلام نہ پڑھا جائے۔

جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوپڑا پہنے اس پر اندر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

۴۵ جلاء الافہام ۲۹۸ { وقد ذکرہ عبد الرحمن بن عوف انہ کان
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَتَبَعَهُ فَوَجَدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
سَاجِدًا فَوَقَفَ يَخْتِطُّ لَهُ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ بِفَضْلِ رَحْلِي فِي سَجْدِي لَكَ
فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَمَّا كُنْتُ حَيْثُ رَأَيْتُ لَيْسِي جَبَلًا
فَأَخْبَرْتَنِي عَنْ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ
لِلَّهِ شَاكِرًا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْمُ الصَّلَاةِ
عَلَى خَلْقِي طَرِيقُ الْجَنَّةِ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو الگ
کیا پھر آپ اس کے پیچھے ہو گئے تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آپ کو پایا کہ آپ
سجدے میں گرے ہوئے ہیں تو عبد الرحمن ٹھیر گیا آپ کی انتظار کرتا رہا تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ لمبا کیا پھر سر کو اٹھایا تو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ
حضور میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے روح مبارک کو آپ کے سجدے میں
ہی قبض کر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمن بے شک
میں نے جہاں دیکھا تھا مجھے جبرئیل ملا تو اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں تو میں نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر درود کو ترک کیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

درود شریف پڑھا جائے تو نکل جانے والوں کو جنت نصیب نہیں ہوگا

• سوال: مولوی صاحب کئی مسلمان جب درود شریف پڑھنے لگتے ہیں تو بعض نکل جاتے ہیں ان کو کوئی گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

• محمد عمر بیگ: جب مسلمان مسجد میں بعد از نماز ذکر درود شریف پڑھنا شروع کر دیں تو مسلمانوں کو ان سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی نکلنا چاہیے۔ تاکہ کراٹا کا تین اس کو تارک صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھ لیں۔ اب تارک صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا میں پہنچے۔

۷۶۔ جلال الاہام ۶۷ { فَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْْدَهُ فَكُنِيَ الصَّلَاةُ عَلَى خَطِيئَتِي طَرِيقَ الْجَنَّةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اسے قیامت میں جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۷۔ جلال الاہام ۷۶ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بن بلال عن جعفر عن ابيه رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم من نبي الصلوة على خطي طريق الجنة -
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس شخص نے مجھ پر درود شریف پڑھا
 دیا جنت کا راستہ اس کو بھلا دیا جائے گا۔

۷۸۔ جلال الاہام ۷۶ { حدثنا ابو اھیم بن الجراح حدثنا وھیب
 عن جعفر عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
 من ذكرني عندك فلم يصل علي فقد خطي طريق الجنة
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے
 مجھ پر درود نہیں پڑھا تو ضرور اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۹۔ جلال الاہام ۷۶ { حدثنا سليمان بن حرب وعامر قال حدثنا
 حماد بن زيد عن عمرو بن محمد بن علي يرفعه عن نبي الصلوة
 على خطي طريق الجنة -

محمد بن علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اس کو جنت کا
 راستہ بھلا دیا جائے گا۔

جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا وہ

بے دین ہے،

۸۰۔ جلاء الافہام {۲۵} ومن حدیث ابن مسعود ایضا مادواہ محمد بن

حدان المرؤذی حدثنا عبد اللہ بن خبیب حدثننا یوسف بن اسباط

عن سفیان الثوری عن رجل عن زر عن عبد اللہ بن مسعود رضی

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم

یصل عنی فلا دین لہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر درود شریف نہیں

پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

سوال" مولوی صاحب لوگ نین بار دعا مانگتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی خیر ہے۔

"محمد عمر" جی ہاں۔

"سائل"۔۔۔ باقی سب مسائل کی تو بفضلہ قرآن و حدیث سے تسلی ہو گئی لیکن بعض

حدیثوں پر لوگ ضعف کا شک کرتے ہیں۔

"محمد عمر"۔۔۔ بھائی اصول یہ ہے کہ اصول و عقائد اور روایات کے منتقل جرح و تعدیل سے حدیث

شریف پر عمل کیا جاتا ہے۔ من اور نوافل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے کیونکہ قرآن الہی و ما

خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ إِلَّا لِيُعْبَدَ ۚ وَنَا عَيْنِ مَصْدَقِ ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف منسوب ہے نفل عبادت کے لئے وہ سنت کا درجہ رکھتی ہے دیکھ لیجئے محدثین کا طرز عمل بھی اسی پر ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اکثر مقامات پر حدیث کو ضعیف لکھ کر پھر بھی امام ترمذی آخر لکھ دیتے ہیں وَ عَلَیْهِ اَتَمُّ عِبَادَةِ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام محدثین اور متقدمین کے نزدیک نفل عبادت کے لئے ضعیف حدیث بھی حجت ہے اور قابل عمل ہے اور نوافل اور سنن کو جو شخص ضعیف کی جرح کر کے اس سے عمل میں گریز کرتا ہے مسلمانوں کو اس کے ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شخص عبادت خداوندی سے متنفر ہے درنہ نفل عبادت جس کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہر چکی ہے اس کو بلا تاذیع عمل پیرا ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث سے عبادت خداوندی میں ہی تو زیادتی کر رہا ہے شرک و کفر و بدعت میں تو زیادتی نہیں ہو رہی ہاں وہ حدیث ضعیف بھی اصولاً حجت ہوگی جو قرآن کریم کی آیت کی موید ہوگی۔ تو احسان کے نزدیک اپنی دونوں وجوہات کی بنا پر حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے مدد اصول اسلامی اور واقعات اور عقائد میں یا جو حدیث حکم قرآنی کریم کے خلاف ہو اسی کو ہم جرح و قدح سے تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ قرآنی کریم کے خلاف حدیث ہمارے احسان کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہترین امتی قیامت کے دن

کنز العمال { اِنَّ اَدْنٰی النَّاسِ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ
(تخريج ح عن ابن مسعود)

۱۲۳ بخدا اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس تیا
کے دن سب لوگوں سے بہتر وہ ہوگا جو ان سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

کنز العمال { اِنَّا نِيْ اَتِيَتْ مِنْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ
اَمَّتِكَ صَلَوةٌ كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِيْ

عَنْهُ عَشْرَ مِثْيَآتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا
(حم ص عن ابی طلحة)

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا تو
رب کریم نے فرمایا کہ آپ کی امت سے جس شخص نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے
عروض میں اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں لکھے گا اور درود شریف پڑھنے والے کی طرف سے
دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور
رحمتیں اس کو دس کی مثل اس پر واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ منہ اہم احمد بن حنبل نے سعید بن
منصور نے اپنے سن میں ابو طلحہ سے روایت کی ہے۔

کنز العمال { اَكْثَرُ اَمِنِ الصَّلَوةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ

الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَقْدَّ شَافِعًا يُؤْمَرُ الْقِيَمَةُ (ہب عن اس)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر صلوٰۃ زیادہ
 پڑھو جو جس شخص نے یہ کیا میں قیامت کے دن اس کے پاس موجود ہوں گا۔ اور درود شریف
 پڑھنے والے کی خدا کے ہاں سفارش بھی کروں گا۔ اس حدیث کو بہیقی نے حضرت انسؓ سے
 روایت کیا ہے۔

کنز العمال ۱۲۴ { صَلُّوا عَلَيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ } (۴ عن ابن عمر ابی ہریرہ)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ شریف پڑھو
 اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حکمی وجوب کے لئے ہے

کنز العمال ۱۲۴ { مَنْ صَلَّيَ عَلَيَّ صَلَوَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيْرًا طَائِفًا }
 (عَب عَنْ عَلِي)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا
 اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیْر کا ثواب لکھتا ہے۔ اور قیْر اطاعتی احد پہاڑی کی مثل ہوگا

کنز العمال ۱۲۴ { إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَمِيْسِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ رُحُفًا
 مِنْ فِضَّةٍ وَأَفْلَاحًا مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ يَوْمَ الْحَمِيْسِ

وَلَيْسَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرُ النَّاسِ عَلَيَّ صَلَوَةً (ابن عساکر عن ابی ہریرہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو
 بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے رسلے ہوتے ہیں اور سونے کی تیلیں جمعرات کے دن

اور جمعہ کی رات جو لوگ مجھ پر زیادہ صلوة پڑھتے ہیں وہ بکھتے ہیں۔

کنز العمال ۱۲۴ { اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خَلِقُوْا مِنْ السُّجُوْدِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لِيَلُوْا الْجُمُعَةَ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامًا مِنْ ذَهَبٍ وَدَوٰى مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَّا طِيْسَ مِنْ نُّوْرِ لَا يَكْتَسِبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوةَ عَلٰى النَّبِيِّ (الدیلمی عن علی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے آدمی پیدائش والے جمعے کی رات کے سوا وہ زمین پر نہیں اترتے جب جمعے کی رات کو وہ اترتے ہیں، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة کے سوا کچھ نہیں لکھتے۔

کنز العمال ۱۲۴ { مَنْ صَلَّى عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَهُ بِبَيْنِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ تَوْسِعَهُمْ (عل عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن عبدہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ پر جمعے کے دن ایک سو مرتبہ ورد شریف پڑھا قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہو گا۔ اگر اس نور کو مخلوق پر تقسیم کیا جاوے تو سب کو پورا ہو جائے۔

عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَى عَشْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّفَقِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَنْزَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ الشُّجَدَاءِ -

مجمع الزوائد

۱۹۳

الترغيب والترهيب

۲۹۵

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ ایک سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور دوزخ سے مبرا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ مقرر فرمائے گا۔

التَّغْيِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ
عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَوَّلَى
النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ

صَلَوَةٌ - رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک قیامت کے دن میرے ساتھ سب لوگوں سے بہتر ان سے مجھ پر جو زیادہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوں گے۔

التَّغْيِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ
وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِي دَرْدَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوَةٌ ثُمَّ تَرَلَّ

اُمْلَا بَكَّةَ لَنُصَلِّيَ عَلَيْهِ مَا صَلَّيْتُ عَلَيَّ فَلْيَقِلَّ عَبْدُ مَنْ ذَاكَ اَوْ لِيَكْثُرْ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک مجھ پر وہ صلوٰۃ پڑھا رہتا ہے پھر تھوڑا درود

پڑھے یا زیادہ۔

کنز العمال ۱۴۱ { مَنْ صَلَّى عَلَىٰ فِي كِتَابٍ نُمَّ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُسْتَغْفِرُ لَهُ }
 مَا ذَا أَمْرٍ يُصْبِحُ فِي ذَالِكَ الْكِتَابِ (طس عن ابی ہریرہ)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تحریری درود بھیجا جب تک اس
 تحریر میں وہ درود لکھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہی رہتے ہیں۔

کنز العمال ۱۴۲ { صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ ذِكْرٌ لَّكُمْ }
 (ش و ابن مروید عن ابی ہریرہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ پڑھو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے
 لئے پاک ہونا ہے۔

الترغیب والترہیب ۲۱۵ { وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
 عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ نُمِّيَتْ حَتَّى يَسِيرَ عَلَى مَقْعَدَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ }
 اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت
 میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

کنز العمال ۱۴۳ { مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ نُمِّيَتْ حَتَّى يَجُوزَ }
 بِهَا الْجَنَّةَ - (ابو شیخ عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود
 شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت کی مبارک دیا جائے گا۔

کنز العمال ۲۱۳ | عن ابی بکر الصدیق قال الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرَةِ رِقَابٍ وَحَبَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْضَلَ مِنْ عَشْرَةِ أَلْفِ نَفْسٍ أَوْ قَالَ مَنْ ضَرَبَ السَّيْفَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
(خط و الاصبہانی فی الترغیب)

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
کئی جانوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے یا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے
بھی زیادہ افضل ہے۔

اس حدیث شریف سے چار چیزیں ثابت ہوئیں (۱) درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے
(۲) درود شریف پڑھنا (۳) سلام پڑھنا اور اس کی فضیلت (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت امتی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

کنز العمال ۲۱۳ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَى رُجُلِهِ
مِنَ الشَّوْرِ نُوْرٌ يَقُولُ النَّاسُ اِنَّ شَيْئًا كَانَ يَعْمَلُ هَذَا (دہب)
حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھا قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر نوروں
نور ہوگا لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا عمل کرتا تھا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی نُوْرٍ عَلٰی الصِّرَاطِ فَنَنْصَلِّيْ عَلٰی يَوْمِ
الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ
عَامًا -

کنز العمال ۱۲۳
جامع صغیر ۲
۳۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا
پل صراط پر فائدہ ہوگا۔ تو جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود

شریف پڑھا تاہی سال کے گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مِّنَ
الصَّلٰوةِ قَضٰى اللّٰهُ لَهُ مِائَةً حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ
حَوَاجِ الْآخِرَةِ وَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَاجِ الدُّنْيَا وَ كَلَّمَ اللّٰهُ بِذَلِكَ مَلَكًا
يَدْخُلُهُ قَبْرِيْ كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا اِنَّ عَلِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ يُطْعَمُ
فِي الْحَيٰوةِ (الديلمي عن حكاية عن ابيها عن عثمان بن دينا مر عن اخيه مالك
بن دينار عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن و رات مجھ پر سو بار درود شریف
پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے اور تیس حاجتیں دنیاوی پوری فرماتا ہے اور اللہ
تعالیٰ نے اس درود شریف کے لئے ایک فرشتہ وکیل بنایا ہے جو وہ میرے درود شریف کو
میرے قبر میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ تم پر فرمائیاں داخل ہوتی ہیں بے شک میرے وصال کے
بعد بھی میرا علم ایسے ہے جیسا کہ میرا علم زندگی میں۔

دور سے درود شریف پڑھنے والے کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے

کنز العمال ۱۲۵ { مَنْ صَلَّى عَلَى عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَى مَنْ بَعِيدٍ عَلِمْتُهُ - (ابو شیخ عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں خود اس کو سنتا ہوں اور جس شخص نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا میں اس کو خود جانتا ہوں۔

کنز العمال ۱۲۵ { لَا تَجْعَلُوا قَبْرِى عَيْدًا وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوا حِينَئِذَا كُنْتُمْ قُبُلًا

صَلُّوا تَكُمُ وَسَلَامُكُمْ (الحکیم عن علی بن الحسین عن اسیہ عن جلدہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ اور تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام پڑھو جہاں بھی تم ہو تو تمہارے درود و شریف مجھے پہنچتے ہیں اور تمہارے سلام بھی مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۴۰ { وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَوةً رَوَاهُ أَحَدٌ وَ اسنادہ اَحْسَنُ -

الترغیب

والترہیب

۲
۴۹۶

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھی اللہ تعالیٰ اور

اس کے فرشتے ستر بار اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم { مجمع الزوائد
۱۰
۱۶۲ }
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقْبَرِيٍّ مَلَكًا أَعْطَاهُ إِسْمَاءَ
الْمَخْلُوقِ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَى أَحَدٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا

أَبْلَغَنِي بِإِسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ هَذَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ
(ردود البزار)

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی تک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ جو کیدار مقرر فرمایا جس کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے قیامت تک مجھ پر کوئی درود شریف نہیں پڑھا مگر وہ مجھ اس کا نام اس کے والد کا نام پہنچاتا ہے۔ کہ یہ فلاں فلاں کے بیٹے نے آپ پر صلوٰۃ پڑھی ہے

ہر جگہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتے ہیں

وعن الحسن بن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم { مجمع الزوائد
۱۰
۱۶۳ }
وَسَلَّمَ قَالَ حِينَئِذٍ كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ
تَبْلُغُنِي (ردود الطبرانی في الكبير والوسط)

حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں بھی جو تم مجھ پر تم درود شریف پڑھو پھر ضرور تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم { مجمع الزوائد
۱۰
۱۶۴ }
مَنْ صَلَّيْتُ عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ بَلَغَتْني صَلَواتُهُ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ

وَكُتِبَ لَهُ سَوِيٌّ ذَلِكَ عَشْرُ حَنَاتٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْاَوْسَطِ =

الترغيب

الترهيب

۲
۴۹۸

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا اس
کا درود شریف مجھے پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس
کے سوائے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى على صلوة صليت عليه عشر اقلت
رواه النسائي الا انه صلى الله عليه رواه الطبراني

مجمع الزوائد

۱۰
۱۴۳

فی الاوسط ورجاله ثقات۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔

صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَخْذُوهَا قُبُورًا وَلَا تَتَّخِذُوا
بَيْنَتِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا اِنَّ صَلَاتَكُمْ
تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ (ع)

جامع صغیر

۲
۳۷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو اور ان کو قبریں
نہ بناؤ اور بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھو
اور سلام بھی پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف جہاں بھی تم ہو مجھے پہنچتے ہیں۔

کنز العمال ۱۲۵ { اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ

أَدْرُوْبِيْهِ قُبْضٌ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثُرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ
فِيْهِ فَإِنَّ صَلَوَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ
صَلَوَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ
الْأَنْبِيَاءِ - (حم فودن ہوالدارمی وابن خزیمہ حب لک طباق ص عن ادس
بن ادس الشافعی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے تمام دنوں سے
جمعہ کا دن بہت افضل ہے جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں آپ
کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی تو تم جمعہ کے دن
مجھ پر زیادہ دعاؤں شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے درود پیش کئے جاتے
ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوة آپ پر کیے پیش
کئے جاتے ہیں حالانکہ آپ قبر میں مٹی ہو جائیں گے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

حدثنا الحسن بن علی نا الحسين بن علی عن عبد الرحمن
ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی
عن ادس بن ادس قال قال النبی صلی اللہ علیہ

البراد و شریف
۲۲۱

وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعة فاکثروا علی من الصلوة
فیه فان صلواتکم معرودة علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف
تعرض صلواتنا علیک وقد ارمیت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم
على الارض اجساد الانبیاء۔

اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 تمہارے لئے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف
 پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اوس نے کہا تو صحابہ کرام
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے
 حالانکہ آپ مٹی ہو جائیں گے۔ راوی نے کہا کہ مجاہد نے بیت کہا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین
 پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا

ابن السنی { أخبرني علي بن أحمد بن عيسى بن سليمان حدثنا أحمد بن سعيد
 إلهمداني حدثنا زياد بن يونس حدثني ابن لهيعة عن حميد
 بن مالك أبي هاشم الطولاني عن عمر بن مالك الجهني عن

فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَعْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالتَّثْنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جب تمہارا کوئی ایک دعا مانگے تو خداوند کریم کی حمد سے شروع کرے اور اللہ کی تعریف سے
 پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

کنز العمال { عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الدَّاعِي
 فَإِنَّ الدَّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَذِ اصْلَى عَلَى النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم ورفیع الدلیلی وعبید القادر وهاوی فی الاربعین)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری
رہتی ہے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھتا ہے دربار خداوندی میں پیش کی
جاتی ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جب تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
شریف نہ پڑھا جائے تو دعا مانگنے والے کی دعا دربار خداوندی میں پیش نہیں ہوتی۔
سوال : مولوی صاحب یہ جو تم نماز کے بعد صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا شروع
کرتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

محمد عمر ابن قیس نے کہا ہے سنئے (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)

{ ۴۷ - جلاء الافہام ۲۹۷ } ذکرہ الحافظ ابو موسیٰ وغیرہ وکنیہکمذا
فی ذالک سوی حکایۃ ذکرہ ابو موسیٰ

المدیخی من طریق عبد الغنی بن سعید قال سمعت ایشع بن احمد
بن ایشع الحاسب قال اخبرنی ابو بکر محمد بن عمر قال كنت
مع محمد بن بکر بن جاهد فجاء ایشع فقال انی ابوبکر بن
جاهد فعانته وقبل بنی عینیہ فقلت له یا سیدی تفعل هذا
بالاشعری واشت وجیئہ من یبعد اذ یتصدق ما یشاء یجشون؟
فقال لی فعلت به کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فعل به فذالک انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

الْمَنَامِ وَقَدْ أَقْبَلَ السَّبِيلُ فَقَامَ إِلَيْهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَفْعَلُ هَذَا بِالسَّبِيلِ؟ فَقَالَ هَذَا
يَقْرَأُ بَعْدَ صَلَاتِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
إِلَى آخِرِهَا وَيَتَّبِعَهَا بِالْصَّلَاةِ عَلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ لَمْ
يُصَلِّ صَلَاةً فَرِيضَةً إِلَّا وَ يَقْرَأُ خَلْفَهَا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَيَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٍ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ السَّبِيلُ سَأَلْتُهُ عَمَّا يَذْكُرُ بَعْدَ
الْصَّلَاةِ فَنُذِرْتُ كَرَامَتَهُ -

مہربن عمر نے کہا کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آیات اس کے استقبال کے
لئے ابو بکر بن مجاہد کھڑا ہو گیا پھر اس سے معاف کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے
درمیان بوسہ دیا تو میں نے اس کو کہا یا سیدنا شبلی کے ساتھ یہ بڑناؤ؟ حالانکہ آپ
اور جو شخص بھی بعد ازیں ہے تمام خیال کرنے میں کہ یہ دیوانہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے
اس کے ساتھ کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کے
ساتھ کیا اور یہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت شبلی
آیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شبلی کی دونوں
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ
کیا کرتے ہیں شبلی کے ساتھ تو آپ نے فرمایا یہ شبلی اپنی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ الخ پڑھتا ہے اور میں وضو پڑھتا ہے صَلَّی اللَّهُ عَلَيْكَ
یَا مُحَمَّدٌ تو جب شبلی داخل ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم نماز کے
بعد کیا پڑھتے ہو تو اس نے ایسا ہی کہا۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت

عن ابی بردہ بن نيار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 { مجمع الزوائد }
 ۱۰
 ۱۶۲
 مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَواتٍ مِنْ تِلْكَاءِ أَنْفُسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا
 وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ رَجَائٍ رَدَّ

البداء ورجاله ثقات -

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس شخص نے مجھ پر اپنے نفس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر اس
 کے بدے دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند
 کئے جاتے ہیں۔

كَانَ مِنْ عَبْدِ بْنِ أُمَيَّةَ يُصَلِّي عَلَى صَلَوةٍ صَادِقًا بِهَا مِنْ قَبْلِ
 { كنز العمال }
 ۱
 ۱۲۳
 أَنْفُسِهِ إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَواتٍ وَكُفِبَ لَهُ
 بِهَا عَشْرُ حَنَائِبٍ وَفُحِّيَ بِهَا عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ حَلَّ

عن سعيد بن عمير الا انصاري -

سید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ میری امت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدق دل سے درود شریف پڑھے
 اپنے نفس کی طرف سے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے
 اور اس ایک کے بدے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي اور مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو خود بھی حوائج ہیں

مجمع الزوائد
۱۰
۱۶۲
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَيْسَ لَهُ عَلَيَّ إِلَّا رَدُّ اللَّهِ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ رَدَّاءَ الطَّبْرِانِ فِي الْاَوْسَطِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر روح کو واپس نہ لے لے تاکہ میں اس پر اس کا جواب دوں۔

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے آپ کے روح مبارک کو واپس لے لیا جاتا ہے تو کوئی آن ایسا نہیں کہ جس وقت آپ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے آپ ہر وقت صلوٰۃ و سلام کا جواب روح مع جسم ہی عطا فرماتے ہیں۔

خصوصاً صبح اور عشا کے وقت دُر و شریف پڑھنا

کثر الحال
۱
۱۶۴
مَنْ صَلَّى عَلَى حَبِيبٍ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمِيتُ عَشْرًا أَوْ زَكَّاهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ (طب عن ابی الدرداء)
ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر صبح اور عشاء کے وقت دس دس دفعہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک پڑھا جائے تو درود شریف

پڑھنا فرض ہے،

عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
مجمع الزوائد ۱۰ / ۱۶۳
فی الادب والرجال النعمان۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ایماندار کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے وہ مجھ پر صلوۃ پڑھے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یعنی اسم پاک لیا جائے یا درود شریف پڑھا جائے تو سننے والا بھی درود شریف پڑھے مگر اس سے علیحدہ ہو جانا یا مجلس درود شریف سے نکلنا منع ہے سوائے کسی عذر خاص کے۔

مبجد میں داخل ہونے کے وقت صلوۃ سلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المستدرک ۱ / ۲۸۱ حدیث ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان

القزاز ثنا ابوبکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک ابن عثمان
حدثنی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اجِرْنِی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلَى شَرْطِ
الِشَّیْخِیْنِ وَلَمْ یَخْرُجَا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم سے کوئی بھی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے
اور چاہیے کہ کہے اے اللہ مجھے شیطان مردوس سے بچالے۔

حد ثنا محمد بن عثمان الاسبقی ثنا عبد الحزیز یعنی
الدر اور دی عن ربیعہ بن ابی عبد الرحمن عن
عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت ابا حمید
او ابا اسید الانصاری یقولون قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔
ابو اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے پھر ضرور کہے
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پھر جب مسجد سے نکلے تو ضرور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ۔

بیہقی شریف } انبا محمد بن عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد
بن سنان القزاز ثنا ابو بکر عبد البکیر بن عبد المجید
الحنفی ثنا الضحاك بن عثمان حدثنی سعید المقبری عن

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ
اَلْحَمْدُ اَفْتَحُوا لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ الْخ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور ضرور کہے
اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ الخ

شرح شفا شریف } اِنَّكَ لَمُرْسِيْكُمْ فِيْ اُبْيَتٍ اَحَدٍ فَقُلْ اَسْلَامٌ
عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ لَانَ
رَوْحَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِيْ بُيُوتِ اَهْلِ
اَلْاِسْلَامِ۔

اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو اسلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے کیونکہ مسلمانوں
کے گھروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک حاضر ہوتا ہے۔

شرح شفا } رَعْنُ عَلَقْمَةَ اَنَّ ابْنَ قَتِيْبٍ الْفَقِيْهَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
اَنَّ اَنَا رَا قَوْلَ اَسْلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں

اَسْلَامُهُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہتا ہوں۔

مصافحے کے وقت درود شریف

ابن سنی { اخبرنا ابو یعلیٰ ثنا خلیفہ بن خیاط ثنا درست بن حمزہ
ثنا مطر الوراق عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال ما من عبد بن مختابين في الله لينقبلا

أحدهما صاحبه فيصافحه ولصليان على النبي صلى الله عليه وسلم
إلا لم يتفرقا حتى يغفر لهما ذنوبهما ما تقدر منهما وما تآخر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دو
بندے جو خالص اللہ ہی کے ملاقات کریں۔ ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے تو اس سے
مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے
مصافحہ سے علیحدہ ہونے کے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے پے اور پیچھے گناہ معاف
فرما دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مومن کا بھی مومن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود شریف پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

جلسے میں تمام مجلس کامل کرو و شریف پڑھنا

کنز العمال { ۱۲۸ } مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَدُكُمُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَتْ ذِالِكُ

الْمُجْلِسِ عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ وَلَا تَقْعَدَ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا دُونَ اللَّهِ إِلَّا كَأَنَّهُمْ عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ (رو عن ابی ہریرہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جلسہ کرے اللہ تعالیٰ کا اس میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر انہوں نے درود شریف پڑھا اس مجلس والوں پر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے بجھے چاہے غتاب کرے۔

منکرین درود شریف کے لئے غتاب

إِنَّ أَعْجَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ (الحارث عن عوف بن مالک) { کنز العمال ۱۲۳/۱

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔

الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ (ابن حبان عن الحسن بن علی) { کنز العمال ۱۲۳/۱

جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ فَقَدْ شَقِيَ (ابن سنی عن جابر) { کنز العمال ۱۲۳/۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس شخص کے پاس میں ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا تو ضرور۔
وہ بدبخت ہوا۔

ان احادیث صحیحہ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک
لیا جائے تو جس شخص نے درود شریف نہیں پڑھا وہ بفتویٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نہل ہے بدبخت ہے۔

کنز العمال ۱/۲۸ { مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى حَظِي طَرِيقِ الْجَنَّةِ رَهَبٌ
عن ابی ہریرہ (

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف ترک
کیا اس پر جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا

ابن سنہ ۱۷۲ { اخبرني ابو عروبة حدثنا محمد بن المصنف ثنا
يحيى بن سعيد عن المسعودي عن يونس بن جناب

عن ابن يعلی بن مرة عن يعلى بن مرة رضى الله عنه اَنَّ امْرَاةً
اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ اَنَّ النَّبِيَّ هَذَا
قَدْ اَصَابَهُ لَمْ تَفْعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فِي رِيهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللهِ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ قَالَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ بَعْدُ۔

یعنی بن مرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا
کہے کہ حاضر ہوئی تو اس نے کہا بے شک یہ نبی ہوں اور اس بیٹے کو تکلیف ہو؟ تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کے منہ میں ٹھوک دیا پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے ٹھوک ڈالنا ہر
 محمد اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ذلیل ہوا اس نے کہا کہ اس کے بعد اس لڑکے کو
 کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

نعرہ رسالت بلند آواز سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یا رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے تو اسم و ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا یہ
 طاقت خداوندی سے ہے کسی فرشتے کے بلند کرنے سے بلند نہیں ہوا اور کسی فرشتے کے پست
 کرنے سے وہی آپ کا اسم پاک پست ہو سکتا ہے فافهم۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ { عثمان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف
 لے گئے فَصَعِدَ السَّيْرَ جَالًا وَالنِّسَاءُ قَوَاتٍ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْعِلْمَانُ وَالْحَدَّثُ
 فِي الطَّرِيقِ يَنَادُونَ يَا مُحَمَّدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔
 قرآوی اور عورتیں گھروں پر چڑھ کر غلمان اور خدام راستوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے
 یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعرہ رسالت نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مدینہ طیبہ کے بچے جو ان گھروں پر چڑھ کر زور سے یا محمد یا رسول اللہ
 کے نعرے لگاتے تھے۔

نعرہ تکبیر بلند آواز سے

فَاصْبِرْ عُمَرُ وَكَانَتْ الدَّعْوَةُ يَوْمَ الْأُدْبَاعِ
 فَاسْلَمَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَيْشِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ تَكْبِيرَةً
 سَمِعَتْ بِأَعْلَى مَكَّةَ -

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی اور دعا بدھ کے روز ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات کے دن اسلام لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک نعرہ تکبیر بلند کیا میں نے کتے کے پہاڑوں پر سنا۔

فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَوْفَى بِاللَّهِ وَ
 بِرَسُولِهِ فَكَبَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَمَوَتْ
 مَنْ فِي الْبَيْتِ إِنَّ عُمَرَ اسْلَمَ -

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر کہا اہل بیت علیہم السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے۔

مراقبہ از احادیث

مسلم ۲۵۴ { وحدثنا محمد بن بشاش قال نا معاذ بن هشام قال نا ابی

عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عن عباد بن الصامت
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُكْزِلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ
وَنَكَسَ أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أَشْغَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ -

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
جب وحی نازل کی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو جھکا لیتے اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی آپ پر پڑھی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو اٹھالیتے۔

تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے

متدرک ۲۴۱ { حدیث ابو بکر بن اسحاق الفقیہ انباء ابوالمثنی ثنا
مسدد ثنا یحیی بن سعید ثنا قدامة بن عبد الله
العامری قال حدثنا جماعة بنت وجاهة قالت سمعتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَاَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِآيَةٍ حَتَّى الصَّبْحِ يُسَرِّدُهَا وَالْآيَةُ إِنَّ لَعَذِبَهُمْ
فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ وَلَمْ يَخْرُجْ جَاذٌ -

ابوزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ات صبح
مک قیام فرمایا اور ایک آیت کو بھی بار بار تلاوت فرماتے اور یہ آیت تھی اِنَّ لَعَذِبُ لَهُمْ
فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یہ
حدیث صحیح ہے لیکن بخاری مسلم نے اس کو نہیں بیان فرمایا۔

”سائل“ مروی صاحب کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا جائز ہے یا ناجائز

فضیلت کرنا آج کل نیا رواج ہو گیا ہے اور بعض لوگ بدعت کہتے ہیں اور بعض اس کو فضیلت سمجھ کر ایک ہی رات بیداری میں قرآن کریم تراویح یا نوافل پڑھ کر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔
 ”محمد عمر“ تمام رات شب بیداری کرنا حدیث مذکورہ سے سنت ثابت ہو چکا اب ایک ہی رات یا دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا بغوت عرض کرتا ہوں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عملِ شبینے پر

خبرات الحسان { وَأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي رَمَضَانَ سِتِّينَ خْتَمَةً
 خَتْمَةً بِاللَّيْلِ وَخْتَمَةً بِالنَّهَارِ }
 لابن ہشامی ۷ { اور بے شک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں
 ساتھ قرآن کریم ختم فرماتے ایک ختم رات میں اور ایک ختم دن میں۔
 اے حنفیت کا دعوے کرنے والو! ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا حضرت امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ثابت ہوا۔

اگر تم حقیقی ہو تو شبینے پر اعتراض نہ کرنا ورنہ حنفیت سے خارج ہو جاؤ گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ قرآن کریم ختم کرنا

روزانہ قرآن کریم ختم کرنا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطیرہ رہا ہے شبینے
 طبقات بسکی ۲ { وَكَانَ الْبُخَارِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ خَمْرًا }
 اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔
 طبقات بسکی ۲ { وَكَانَ يَخْتِمُ بِالنَّهَارِ فِي كُلِّ يَوْمٍ خْتَمَةً وَيَكُونُ

خَتَمَهُ عِنْدَ الْفُطَايِمِ كُلِّ لَيْلَةٍ وَيَقُولُ عِنْدَ كُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ
اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن ہی دن میں قرآن کریم ختم کر دیتے اور
ایک قرآن کریم انظار کے وقت رات کو ختم کرتے اور فرماتے قرآن کے ختم کرنے کے وقت
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کے نشینے کا ثبوت

وَالْمَشْهُورُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَعْلِهِ أَنَّهُ
كَانَ يُحِبُّ اللَّيْلَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا
الْقُرْآنَ -

اور حضرت غوث الاعظم پیر پیران عبد القادر جیلانی ثم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات
سے تھا کہ آپ تمام رات بیدار ہی فرماتے ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے۔

ختم قرآن کریم پر دعوت اجتماع اور ختم کے بعد ووشرف اور دعا

فَصَلَ الْوُطُنُ السَّابِعَ عَشَرَ فِي مَرِّ اِطْنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَ خَتْمِ الْقُرْآنِ
وَهَذَا لِأَنَّ الْمُحَلَّ فَعْلُ دُعَاءٍ وَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ
قَالَ عَلَى الدُّعَاءِ عَقِبَ خَتْمِ الْقُرْآنِ فَقَالَ فِي رِوَايَةٍ ابْنُ الْحَارِثِ كَانَ
أَبُو إِخْلَصَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَذَكَرَهُ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ يُوسُفَ
بْنِ مَرْسُوقٍ وَقَدْ سَمِعْتُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ قَوْمٌ

فَيَدْعُونَ قَالُ لَعَمْرُاٰيْتُمْ مَعَهُ اَيَفْعَلُهُ اِذَا خَلَمَ - وَقَالَ فِي رَوَايَةٍ
حَرْبٍ اسْتَحَبَّ اِذَا خَلَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ اَنْ يَجْمَعَ اَهْلَهُ وَيَدْعُوهُ -

تمہارے امام الطائفہ ابن قیم سترھویں مقام پر تحریر فرماتے ہیں

سترھواں مقام قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا
اور یہ ختم قرآن کے بعد درود شریف اس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا
ہے امدام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم قرآن کے بعد دعا پر درود شریف کو نص سے ثابت کیا ہے پھر
اہم احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے اپنے اہل و عیال
کو جمع کرتے امد یوسف بن موسیٰ کی روایت سے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو
قرآن ختم کرتا ہے امد اپنے پاس مسلمانوں کو جمع کر لیتا ہے پھر وہ دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں
نے عمر کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے جب بھی قرآن ختم کرتے اور حرب کی روایت میں ہے کہ جب
آدمی قرآن ختم کرے وہ اپنے اہل و عیال کو جمع کرے امد ان کے لئے دعا مانگئے۔

کتاب الاذکار للنووی { کَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا خَتَمَ
الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا - ۴۹

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے اپنے تمام اہل کو جمع کر لیتے
اور دعا کرتے۔

الدارمی ۴۴۰ { حَدَّثَنَا عَفَانُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ
أَنَسُ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ

فَدَعَا لَهُمْ -

حضرت انس جب قرآن کریم ختم کرتے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا فرماتے۔

ختم میں قل هو الله شریف کا پڑھنا

اخبرنا ابوالمغیرہ عن عتبہ بن ضمرہ بن حبیب { الدارمی شریف }
عن ابيه انه كان اذا قرأ سورة فتحها
۴۳۶
اتبعها بقل هو الله احد۔

عتبہ بن ضمیرہ اپنے باپ ضمیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی سورۃ پڑھتے اس کو ختم کرنے کے بعد متصل ہی سورۃ قل هو اللہ احد بھی پڑھتے۔

فضیلت قل هو الله احد

ثنا ثابت عن انس ان رجلا قال والله لأحب { الدارمی شریف }
هذه السورة قل هو الله احد فقال رسول
۴۳۷
الله صلى الله عليه وسلم أحب إياها أدخلك

الجنة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا خدا کی قسم میں اس سورۃ قل هو اللہ احد کو بہت محبوب سمجھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ قل هو اللہ احد کو تیرا محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

قرآن ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا

حدثنا اسحق بن عيسى عن صالح المري عن قتادة عن
 ذرارة بن ابي اوفى ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل
 اَتَى الْعَمَلُ اَفْضَلَ قَالَ الْحَالُ الْمُسْتَحِلُّ قَبْلَ وَ مَا الْحَالُ الْمُرْتَمِلُ
 قَالَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْآنِ اِلَى آخِرِهِ
 وَ مِنْ آخِرِهِ اِلَى اَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

الدارمی

۴۴۰

ترمذی

۲
۱۱۸

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حال و مرتل
 عرض کیا گیا حضور حال و مرتل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والا شروع قرآن سے اخیر تک
 پڑھتا ہے اور اخیر سے اول تک جب ختم کرے شروع سے پڑھے۔

موجودہ مروجہ ختم کا طریقہ

الْحَالُ وَالْمُسْتَحِلُّ فِي جَوَابِ آتَى الْأَعْمَالِ اَفْضَلُ
 وَ قُسْرًا بِالْخَاتِمِ الْمُفْتَتِحِ وَ هُوَ مَنْ يَخْتِمُ
 الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ بِتِلَاوَتِهِ مِنْ
 اَوَّلِهِ سَبْجًا بِالمَافَسِ بَلَّغَ الْمُنْزِلَ فَيَحِلُّ فِيهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ سَبْجًا
 اَعْنِي يَبْتَدِئُهُ وَلِذَا قُرْءُ مَكَّةَ اِذَا خَتَمُوا الْقُرْآنَ ابْتَدَءُوا
 وَقُرْءُ الْفَاتِحَةِ وَ خَمْسَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ اِلَى مُفْلِحُونَ

مجمع بحار الانوار

۲۹۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حال و مرتل کے جواب میں فرمایا اس شخص کو جس نے سوال

کیا کہ کوئی نامل تمام اعمال سے اچھا ہے تو آپ نے جواب دیا الحال ذالمرتل جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو ختم کر کے شروع سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کو تلاوت کر کے ختم کرتا ہے پھر اول سے تلاوت شروع کرتا ہے۔ مفسرین نے اس کو تہنیتی ہے کہ جو شخص منزل پر پہنچا پھر اس سے آگے پھر اپنی سیر کی ابتدا کرتا ہے یعنی ابتدا سے سیر شروع کرتا ہے اسی لئے کہے کے قراہ جب قرآن کو ختم کرنے قرآن کریم کو شروع سے پڑھنے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پانچ آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے مغلون محمد پڑھتے۔
 تو اس طریقے سے قرآن کریم کو ختم کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت محمدین ثابت ہوا۔

نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ

مَنْ يُخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا نَزَعَ عَنْهُ الْمَوَدَّعَيْنِ
 فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يَرْكُمُ ثُمَّ يَحُفُّ رُفِي الرَّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فَاتِحَتَ الْكِتَابِ وَشَيْئًا مِنْ سُورَةِ
 الْبَقَرَةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ الْخَالِ الْمُرْتَلِ
 أَبِي الْخَاتَمِ الْفَتْحُ اِنْتَهَى۔

جو شخص نماز میں قرآن کریم ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں موزنین سے فارغ ہو تو رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور کچھ سورہ بقرہ سے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے بتر الحال المرتل ہے یعنی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا ہے۔

ختم کا ثبوت اکابرین کے ارواح کو

کتاب الاذکار
للفنوی
۵

وَذَهَبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ
مِنَ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ إِلَى أَنَّهُ يُصَلُّ فَا لْأَخْتِيَانِ
يَقُولُ الْقَارِئُ بَعْدَ فَرَاغِهِ أَلْتَهَّمُ أَوْصِلْ
ثَوَابَ مَا فَرَسْتَهُ إِلَى فُلَانٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اجد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک جماعت علماء محدثین کی اور جماعت اصحاب اہم شافعی
کی اس طرف گئی ہے کہ ثواب پہنچتا ہے تو پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھنے سے
فارغ ہو کر کہے اے اللہ جو میں نے پڑھ لیا ہے اس کا ثواب میں فلاں شخص کو پہنچا ہوں اور اللہ بہتر
جانتا ہے۔

پہلے چل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

ابو نعیم بن حماد عن عبد العزیز بن محمد عن
سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَى بِالْبَاكُوَةِ

۲۶۵

بِأَذِلِّ التَّمَرَةِ قَالَ أَلْتَهَّمُ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي نَسْرَتِنَا وَفِي مَدِينَتِنَا
وَفِي صَاعِنَا بِزَكَاةٍ مَعَ بَرَكَاتِهِ لَعَلَّ يُعْطِيَهُ أَصْغَرُ مَنْ يَحْضُرُكَ مِنَ الْوُلَدَانِ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب پہلا چل شروع میں لایا جاتا آپ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے شہر میں برکت

فرما اور ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے صانع میں برکت ہی برکت فرما پھر اس پھل کو آپ چھوٹے بچے جو حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرماتے۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

سورۃ النعام { فَاْكُلُوا اِمَّا ذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ
مُؤْمِنِينَ ۝
پھر تم کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم پاک کا ذکر کیا گیا

اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے ہو۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا کلام و نام پڑھا جاوے اس کو کھانے کا انشاء خداوندی ہوتا ہے اور یہ بھی حکم خداوندی ہوتا ہے کہ اگر تمہارا خداوند کریم کی آیتوں کے ساتھ ایمان ہے تو جس کھانے پر خداوند کریم کا نام یا کلام پڑھا جاوے اس کو کھاؤ اور جو نہیں کھاتا اس کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

سورۃ النعام { وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوا اِمَّا ذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ
اور تمہیں کیا ہوتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کا ذکر کیا گیا تم کھاتے نہیں۔

جس کھانے پر خداوند کریم کا نام و کلام پڑھا گیا جو اس کو حرام سمجھتا ہے یا کھانے سے گریز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مذکورہ آیت کریمہ میں اس کو ڈانٹتا ہے کہ تمہیں کیا ہوتا ہے کہ تم کھاتے ہو جس کھانے پر اللہ کا نام یا کلام پڑھا گیا تم اس کو کیریں نہیں کھاتے تو باری خداوندی کے اب بھی جو شخص کھانے پر کلام خداوندی پڑھنے کو برا منا دے تو اس کو خداوندی برکت سے محروم کرے گا۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

جامع صغیر } اَجْتَمَعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ فَادْكُمُوهُ اسْمُ اللَّهِ تَبَارَكَ
لَكُمْ فِيهِ (رحمہ حبک)
۸
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کھانے پر اجتماع کرو یعنی
بل کر کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو تنہا رہے اس میں برکت کی جائے گی۔

سنن البراد } حد ثنا محمد بن مثنیٰ و ہشام ابو مراد ان المعنى قال
محمد بن المثنیٰ نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی سمعت
یحییٰ بن ابی کثیر یقول حدثنی محمد بن عبد الرحمن
۲۵۸

بن اسعد بن ذرارة عن قیس ابن سعد قال اُرنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم في منزلة فقال استلام عليكم ورحمة الله فرددوا سعداً رداً
خفياً فقال قيس فقلت الا تاذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
ذرء بكم علينا من اسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
استلام عليكم ورحمة الله فردد سعداً رداً خفياً ثم قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم استلام عليكم ورحمة الله ثم رجع
رسول الله صلى الله عليه وسلم واتبع سعداً فقال يا رسول
الله اني كنت اسمع تسليمك وردد عليك رداً خفياً لتكفر علينا من
السلام قال فانصرت معه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر له
سعداً بغسل فاعطى ثم نازله لحفة مصبوعة بزعفران اودس

فَاسْتَمَلَ بِهَا شَرَّفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
صَلَوَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَيَّ آلِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ الْخِ

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا تو آپ نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سلام
کا جواب دیا تو قیس نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے تو سعد نے
کہا اس بات کو چھوڑ حضور ہم پر زیادہ سلام بھیج لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسلام علیکم ورحمۃ اللہ
فرمایا تو سعد نے آہستہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور آپ کے پیچھے حضرت سعد ہرے اور عزن کیا کہ حنفیہ میں آپ کے سلام
کو سنتا تھا اور آپ کے سلام کو آہستہ جواب دیتا تھا تا کہ آپ ہم پر زیادہ سلام فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سعد کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ غسل کر کے آؤ تو سعد غسل کر کے آئے پھر زہرہ رنگ کی
چادر لپیٹ کر آئے زعفران یا وری کے پھولوں سے رنگی ہوئی چادر بھٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دونوں دست پاک اٹھائے اور فرماتے تھے اے اللہ اپنی صلوٰۃ اور رحمت سعد بن عبادہ پر نازل فرما
پھر سعد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ (۱۶)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے
بدعت نہیں۔

نذرانے پر دعا کرنا

ابن ماجہ { حد ثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبۃ عن عمرو بن مرة
قال سمعت عبد الله بن ابي اوفى يقول ما كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اتاه الرجل بصدقة ۱۲۹

ماله صلى الله عليه فانتبه بصدقة ما لي فقال اللهم صل على آل ابي
اوفى عبد الله بن ابي اوفى رضى الله تعالى عنهما فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مال سے نذرانہ پیش کرتا آپ اس پر دعا فرماتے ہیں
نے بھی اپنے مال سے نذرانہ پیش کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ الی ابی اوفی
پر رحمت نازل فرما۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کو نذرانہ پیش
کیا جائے تو اس پر وہ بزرگ اگر مصطفیٰ کے لئے دعا کرے تو یہ سنت ہے بدعت نہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

المستدرک { ۲/۴۸۴ } اخبرنا ابو ذکریا العنبري ثنا محمد بن عبد السلام
ثنا اسحق بن ابراهيم بن عبد الرزاق انبا معمر

عن ابي عثمان عن انس بن مالك رضى الله عنه قال لما تزوج النبي صلى الله
عليه وسلم زينب بعثت امرسليم خيما في تور من حجارة قال انس فقال
لي النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فامرع من لقيت من المسلمين فذهبت فما

رَأَيْتُ أَحَدًا إِذَا دَعَاؤُهُ قَالَ دَعَا اللَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ الْطَّاهِرِ
وَدَعَا بِهِ الْخ-

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پتھر کے ایک
لٹن میں میٹھا دیا پکا کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تر جا اور جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا تو زمین گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دعو
دی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے
پر رکھا اوساں پر دعا فرمائی۔ الخ

”سوال“ مولوی صاحب ذکر میلاد شریف کے بعد جو تم کھڑے ہو کر دست بستہ یا نبی سلام علیک
یا حبیب سلام علیک پڑھتے ہو اس کو ہمارے علماء مشرک کہتے ہیں کوئی بدعت کہتا ہے یہ کہاں
جگہ صحیح ہے

”محمد عمر“ یعنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر مشرک و بدعت کہا جاتا ہے
حالانکہ مشرک وہ ہوتا ہے کہ جو کلام خداوند کریم کے لئے کیا جائے وہ مخلوق کے لئے ہو سلام پڑھنا
خلق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں کیونکہ خالق خود سلام ہے نبیؐ

قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُتَعَمِّدُ -

الحشر ۲۸ { اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سلامت ہے

امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم خود

سلام ہے خداوند پر سلام پڑھنا کفر ہے کیونکہ خداوندِ کریم الحی القیوم ہے خداوندِ کریم زندہ باد
کا نعرہ لگانا کفر ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے

(۱) ابو داؤد و شریف ۱۴۶ { حدیث شامدہ نا یحییٰ عن سلیمان الاعمش حدیثی
شقیق بن سلمہ عن عبد اللہ بن مسعود قَالَ
كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا أَسَلَّمَ
عَلَى اللَّهِ فَبَلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا
جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اتِّحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطِّيبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَلْيَكُونُوا
إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ سَبِيتَ
السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْخَلْقَ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں (اتحیات) بیٹھتے تو ہم کہتے سلام علی فلاں و فلاں یعنی اللہ کے بندوں پر سلام پڑھنے کے پہلے سلام علی اللہ۔ اللہ پر سلام پڑھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ خود سلامت ہے اور لیکن جب تم سے کوئی ایک التحیات بیٹھتے تو کہیے سب عبادات کے تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام صلواتیں اور طیبات آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک

بندوں پر پھر تم جس وقت یہ کہو گے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب پر یہ تمہارا اسلام پہنچے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) خداوند کریم خود سلامت ہے اللہ تعالیٰ پر سلام پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(۲) الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ علیک ایہا النبی یا دیگر صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے صلوة پڑھنا سنت ہے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صفات طیبہ منسوب ہو سکتی ہیں صفات سو سے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندائے سلام پڑھنا اسلام علیک ایہا النبی یا اسلام علیک یا رسول اللہ یا نبی سلام علیک یا آپ کے دیگر صفات طیبہ سے سلام پڑھنا بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنت ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۵) سب کریم کی رحمتوں اور بدکتوں کو بکھرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ پر بھیجا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۶) اَسْلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ سے ثابت ہوا کہ سلام پڑھنے والے اکٹھے ہو کر اپنی ذات پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام صالحین بندے جو زمینوں آسمانوں میں ہیں سب پر سلام پڑھیں تو سنت ہے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

نے ثابت کر دیا کہ سلام پڑھنے والے کا سلام بلا واسطہ خداوند کریم کے تمام صالحین انس و جن و ملائکہ زمین کے اوپر والوں اور نیچے والوں کو ساجدین و موجدین و غیر موجدین کو فوراً پہنچتا ہے کیا امتیاز کو بلا واسطہ سلام پڑھنے والے کا سلام پہنچ جاتا ہے اور بنی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام کو بلا واسطہ سلام نہیں پہنچ سکتا؟۔

جب اس حدیث شریفہ سے صلوٰۃ و سلام بکلمہ ندائیہ یا نبی سلام علیک یا السلام علیک ایہا النبی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجد ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے سلام پڑھنے کو تم شرک و بدعت کہو یہ سوائے تعصب اور ضد کے اور تفرقہ بازی کے اور کوئی وجہ نہیں۔ حالانکہ تم خود بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ہر نماز میں خطاب سے پڑھتے ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم خداوندی ہے بدعت کہیں

(۲) الاحزاب {۱۲} يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام پڑھو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔ اس آیت کریمہ میں حکم خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو امروں کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جاری ہوا۔

(۱) صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا اسی لئے

ہم سنی پاک مجلسوں میں نمازوں کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بندھا دنانے سے ادا کرتے ہیں۔

(۲) وَ سَلِّمُوا اَلَّیْہِما۔ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی جاری ہوا اسی لئے ہم اہل سنت و جماعت اس ارشاد خداوندی کو بجالانے کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور بیٹھ کر اسلام علیکم کہنے والے کو گناخ سمجھا جاتا ہے جب ایک دوسرے کو ہم اسلام علیکم کہتے ہیں تو بیٹھ کر سلام کہنے والے کو بے ادب اور گناخ سمجھا جاتا ہے اسی لئے ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی سلام پڑھتے ہیں تاکہ گناخوں سے نہ لکھے جاویں اور وَ سَلِّمُوا اَلَّیْہِما حکم خداوندی چونکہ عام ہے اس لئے ہم اہل سنت و جماعت عموماً تمام سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی ہتے ہیں پھر جیسا کہ خداوند کریم نے اپنی ناز کا فرضی حکم فرمایا ایسے ہی ایمانداروں پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرضی حکم صادر فرمایا تو جو مومن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے وہ خداوند کریم کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا بلا عذر سلام سے خارج ہونے والا جماعت مومنین سے خارج ہے کیونکہ وَ سَلِّمُوا اَلَّیْہِما کے پہلے یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَ سَلِّمُوا اَلَّیْہِما پر عمل کرنے والی جماعت سے متنفر ہو رہے اور خارج ہو رہا ہے وہ فرمان خداوندی یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم ایمانداروں کو وَ سَلِّمُوا اَلَّیْہِما کے حکم سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور

بھی اپنے تمام رسل پر اور ادیار اللہ پر اور اپنے تمام صالحین پر سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوتا کہ سلام خلق پر ہی پڑھا جاتا ہے خالق پر سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پر مخالفین کا فتویٰ شرک جبرٹا غلط ثابت ہوتا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

ایک دوسری عرض کرتا ہوں کہ تم بھی ایک دوسرے کو اسلام علیکم کہتے ہو اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک ہے تو تمہارا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کو کھڑے ہو کر اسلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولیٰ یا نبی سلام علیک کہہ سکتے ہیں۔ تیسرا جواب جب تم قبروں میں جاتے ہو تو اہل قبور کو پکار کر کہتے ہو اسلام علیکم یا اہل القبور کیا اس وقت تم مشرک نہیں ہوتے۔

”سوال“ مولوی صاحب قبروں پر جا کر کہتے ہیں دوسرے نہیں کہتے۔

”محمد عمر“ تمہارا مطلب یہ ہوا کہ نزدیک سے سلام پڑھنا جائز ہے دور سے نہیں تو سلام پڑھنے سے شرک تو نہ ہوتا پھر یہ نہ کہو کہ سلام پڑھنا شرک ہے نزدیک دور کا جھگڑا رہا صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہو!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم قبروں میں جاتے ہو اور تمہارے نزدیک اہل قبور مردہ ہیں بلکہ مر کر مٹی ہو گئے تو مٹی کو سلام کرنا چاہتے یا قبر کے ڈھیر کو کہنا چاہتے اسلام علیکم یا ربوۃ قبر اور اگر اسلام علیکم یا اہل القبور ہی کہنا ہے اور منون طایقہ بھی یہی ہے تو تمہارے قریبان میں سلام کو جس طاقت سے وہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں سنتا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوی طاقت سے ہمارے سلاموں کو سنتے ہیں اس کی تحقیق پہلے صلوۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوکر میں گور چکی ہے اور سماع کے متعلق فقیر کی تصنیف ”مقیاس حیات“ میں ملاحظہ فرماویں۔

دوسرا جواب تم جب ہر دو رکعت کے بعد التحیات بیٹھتے ہو تو دن میں کئی بار اسلام علیکم

اَیُّهَا النَّبِیُّ کہتے ہو تو کیا اس وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک ہوتے ہیں تو سلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر مسجد میں بنی ہوئی ہے تو تم اسلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا بقول تمہارے نماز شکر یہ پڑھتے ہو؟ ان تینوں وجوہات سے تمہارا اسلام علیک ایہا النبی کہنا خالی نہیں پھر یا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزدیک تسلیم کرو، اور حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ یا دور سے سننے والے تسلیم کر کے سماع موتی کا قائل ہونا پڑے گا یا ب کا انکار کر کے تمہاری نماز شکر یہ ثابت ہوگی۔

اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام سے انکار کرنے والو اور شرک کہنے والو اپنے دکا برین کو کہو کہ اس کا کوئی حل بتائیں ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا شرعاً صحیح اور منون تسلیم کر لو۔

تفسیر اجواب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تم کسی دوست یا دشمنہ دار کو خط لکھتے ہو تو شروع خط میں السلام علیکم لکھتے ہو کیا وہ مکتوب الیہ تمہارے پاس ہوتا ہے یا وہ دور سے مندا ہے یا تم ہر وقت شرک کرتے ہو ایسے شرکیہ فتوؤں کو کفار پر استعمال کرو مسلمانوں سے شرکیہ فتوے محفوظ رکھو ورنہ دنیا میں تمہارے نزدیک کوئی مسلمان نہ رہ جائے گا اور نہ کوئی عبادت فریضہ صحیح ہوگی وہ بھی تمہارے فتویٰ سے مشرک ہی مشرک بن جائیگی تَوُجُّواْ اِلَی اللّٰهِ وَارْجِعُوْاْ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَرْہَا الْمُنٰکِرُوْنَ

انبیاء علیہم السلام کا نام لیکر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے
۳۔ الصفت ۳۳ { سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ نُوْحٌ عَلَیہِ السَّلَامُ بِرِیْقَامِ
جہانوں میں سلام ہو۔

- ۴۔ الصَّفَاتِ ۲۳ { سَلَامٌ عَلٰی اَبْنِ اِهِيْمَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ پُر سلام ہو۔
 ۵۔ الصَّفَاتِ ۲۴ { سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰى وَهَارُونَ اِنَّا كُنَّا اِلَيْكَ بِخَوِي
 الْمُخْنِيْنَ - موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکی کرنے والوں
 کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے

- ۶۔ الصَّفَاتِ ۲۵ { دَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔

تمام اولیاء اللہ اور خداوند کریم کے نیک بندوں پر سلام پڑھنا
 ۷۔ النمل ۱۹ { سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰ اللّٰهُ تَعَالٰی کے برگزیدہ
 بندوں پر سلام ہو۔

- ۸۔ طہ ۱۶ { دَسَلَامٌ عَلٰی مَنْ اَتْبَعَهُ الْهُدٰى اور سلام ہے اس شخص
 پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

نوٹ: اور تم بھی تو ہر وقت کئی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھتے ہو جب کسی
 نبی اللہ کا نام لیتے ہو تو مثلاً کہتے ہو نبی علیہ السلام آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم
 علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام تو کیا تم بھی انبیاء علیہم السلام پڑھنے سے مشرک ہو گئے؟
 فافهم۔

(پس پردہ) سبحان اللہ رب کریم بڑے بے نیاز ہے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ
 و صلحاء میں سے جو بھی سلام بھیجتا ہے پھر اپنے قرآن کریم میں بھی ان تمام سلاموں کو درج

فرمایا تاکہ مسکین سلام نمازیں دست بستہ کھڑے ہو کر قنبر رخ میرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و تمام صلحاء مومنین پر سلام پڑھیں تاکہ ان کا شرک ٹوٹ جائے اب تم اپنے اکابرین سے دریافت کرو کہ تم جب قیام میں قنبر رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام علی نوح فی العالمین یا سلام علی ابراہیم یا سلام علی المرسلین پڑھتے ہو تو کیا یہ تمام رسل و صلحاء تمہارے نزدیک ہوتے ہیں کہ تم قنبر رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہو کیا یہ شرک نہیں؟

قَدْ مَا تَدُوْا اَبْرٰهٰمَ اِنَّ كُنْتُمْ مُّصْلِحِيْنَ ۔

”سوال“ مولوی صاحب ہم نمازیں قیام کر کے ان سلاموں کو خدائی کلام نقل کر کے پڑھتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے پڑھتے ہیں ۔

”محمد عکرم“ اچھا بھتی یہ بتاؤ کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین خدائی کلام پڑھتے ہو تو یہ بھی نقل پڑھتے یا اپنی طرف سے خدائی تعریف کرتے ہو اگر الحمد شریف میں یا باقی خدائی تعریف اپنی طرف سے پڑھتے ہو تو سلام بھی اپنی طرف سے اگر الحمد شریف کو نقل ہی کرتے ہو تو سلام بھی نقل ہی کرتے ہو۔

دوسرا جواب ہم بھی سنت اللہ سمجھ کر پڑھتے ہیں چونکہ رب کریم نے ہمیں اپنی عبادت میں انبیاء علیہم السلام پر اور صلحاء مومنین پر سلام پڑھنا ایک جزو عبادت رکھا ہے تو ہم اس سلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ہم علیحدہ بھی مودبانہ دست بستہ قیام کر کے پڑھیں گے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پڑھنا عبادت خداوندی ہی نکھی جائیگی کیونکہ ہم خداوندی حکم و سلاوا تسلیم کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے ذاتی عمل پیرا ہو کر نیک ثواب حاصل کرتے ہیں۔

(۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا ارشاد خداوندی کو بجا لا رہا ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا عبادۃ خداوندی کے مدخلہ جزو کو اپنی محبت

ادا کر رہا ہے۔

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا سنت اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا

(۱۰) مريم { ۱۶ } اَلْعِثُّ حَيًّا - نَوَاسِلًا مَّرَعَلَى يَوْمَ مَوْلِدَتِ وَيَوْمَ امَوَاتٍ وَيَوْمَ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اٹھایا جائے گا۔

(۱۱) مريم { ۱۶ } نَوَاسِلًا مَّرَعَلَى يَوْمَ مَوْلِدِ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُنْبَعَثُ حَيًّا - دیکھی علیہ السلام کو رب کریم نے فرمایا (دیکھی علیہ السلام پر سلام ہے جس دن وہ پیدا کئے گئے اور جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِينَ سابقہ آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پر رب کریم کی طرف سے عموماً سلام نازل ہوتا ہے اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ رب کریم کی طرف سے نبی اللہ کی ولادت اور وصال کے دن رب کریم کی طرف سے نبی اللہ پر عمل کرنے کے لئے ان خصوصی دنوں میں اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد از صفت و ثنا خصوصاً سلام پڑھتے ہیں کہ ارشاد خداوندی وَسَلِّمْنَا تَسْلِيمًا پر بھی عمل ہو جائے اور ان مذکورہ آیتوں کے رو سے سنت اللہ کی مقررہ سنت پر عمل کرتے ہوئے خداوندی مقررہ دنوں میں عمل صحیح ہو جائے دنیا میں تو خواص کو خاص دنوں میں یعنی یوم ولادت و وصال میں خصوصاً اور باقی دنوں میں عموماً خداوندی

سلام سے بھی نوازا گیا اور مومنین سے بھی ان کو سلام کی تہنیت پیش ہو چکی اب قیامت کے دن
يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا وَّ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا کا منظر قرآن کریم سے منظر۔

قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا

{ اَلَا حِزَابٌ ۲۲ } اَجْرًا كَثِيرًا۔
تَحِيَّاتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامًا وَّ اَعَدَّ لَهُمْ

جس دن خداوند کریم سے وہ ملاقات کریں گے ان کو خداوند کریم کی طرف سے سلام کا تحفہ
ملے گا اور ان کے لئے رب کریم نے اجر کریم تیار کیا ہے۔

{ اَلَمْ تَقُولَ اِنَّ رَبِّيَ رَحِيْمٌ۔ مَرَبَّيْ بِرَدِّكَ اَرۡ } ۲۳
کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا۔

اب تم سوچو کہ رب کریم سلام زور سے فرمائے گا یا آہستہ فَا نُهَمُّ

جنت میں ملائکہ جنتیوں پر سلام پڑھیں گے

{ وَاُمَلَّاٰكُمْ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ } ۱۴
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور جنتیوں پر فرشتے ہر سمت کے دروازے سے سَلَامٌ عَلَیْكُمْ کہتے ہوئے
داخل ہوں گے کیونکہ تم نے دنیا میں صبر کیا۔

جنتی جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے

(۱۵) یونس ۱۱ { دَعَوْهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّاتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ } جنت میں جنتیوں کا نعرہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ہوگا اور جنت میں ان کا ایک دوسرے کو تحفہ سلام کا ہوگا۔

اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے

۱۶۔ الاعراف ۸ { وَنَادُوا الصَّحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ } اور اعراف والے جنتیوں کو السلام علیکم زور سے کہیں گے۔
معلوم ہوا کہ تم جنتیوں پر سلام پڑھنے سے گریز کرتے ہو جنت تو کجا تم اعرافی بھی نہیں بن سکتے۔ فَاذْهَبُوا

سوال ”مر لوی صاحب سلام سلام ہم ہر وقت کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں لیکن اس کے معنی سے خبر نہیں ذرا اس کے معنی تو سمجھا دیں۔

”محمد عمر“ بھائی اپنی طرف سے فقیر کچھ نہیں عرض کرتا قرآن کریم سے ہی سلام کی تفسیر عرض کر دیتا ہوں۔

سلام کے معنی قرآن مجید سے

۱۷۔ المائدہ ۶ { مَنْ اثْبَتَهُ رِضْوَانُهُ سُبُلًا سَلَامًا }

۱۸۔ الانعام ۱۵۱ { لَقَدْ دَارَ السَّلاَمُ - ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔

۱۹۔ یونس ۱۱۱ { وَ اللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلاَمِ اور اللہ تعالیٰ تم کو دار البقار کی طرف بلاتا ہے (محلوی اشرف علی،

۲۰۔ صود ۱۲ { قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ بَرَكَاتٍ عَلَيَّكَ اَوْ عَلٰى اٰیَمٍ مِّنْ مَّعَكَ - کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر اور ہماری طرف سے آپ پر برکتیں ہیں (سلامتی اور برکتیں، ان گروہوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں۔

۲۱۔ الانبیاء ۱۰۵ { قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

۲۲۔ الحج ۱۱ { اِنَّ الْمُنْتَحِبِيْنَ فِيْ جَنَّتٍ وَعِيقِيْنَ اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اَمِيْنٍ بے شک خداوند کریم سے ڈرنے والے لوگ باغات اور چمنوں میں رہینگے (اور ان کو کھا جائے گا، کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ مسلمانوں میں داخل ہو۔

اب تمہارے علماء دیوبند کا فتویٰ دکھا دیتا ہوں تمہارا اول چاہے تو ان پر بھی فتویٰ شرک جسد دینا۔

علماء دیوبند اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و قیام

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیام میلاد شریف کی کمی متعلق

امداد المشتاق { فرمایا کہ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے
جست کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا
مولوی مشتاق احمد صاحب { ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام
مولوی شرف علی صاحب غازی { کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں
ماہل ہوتی ہے۔

تفتیہ سے مولوی شرف علی صاحب کا قیام میلاد شریف میں شامل ہونا

تذکرۃ الرشید ۱۱۸ { میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں
ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا درپے تذلیل و تہدین زبانی و جسمانی
کے ہو گئے اور حیلہ و بہانہ ہر وقت ممکن نہیں یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ فیصدی نوے
موقع پر غدر کر دیا اور دوس جگہ شرکت کر لی اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی
اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکہ وہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و
واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید تسامح ہے بہر حال وہاں بدون شرکت قیام کو انتہائی
بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا فتویٰ سلام کے متعلق

الشہاب الثاقب { مولفہ مولوی حسین علی صاحب ۷۰ { دہلیہ جزیئہ کثرتہ صلوة و سلام و

دروہ بر خیرالام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بروہ و قصیدہ ہمزیدہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و رو بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بروہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً

يَا أَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنَ الْوَدْبِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعُصْبِ

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے ہر وقت نزولِ حماٹ کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرۃ درود و سلام و تحزیب و حزب اور رو بنانا و قرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولینا گنڈوہی و مولینا نازومی رحمۃ اللہ علیہما نے اجازت عطا فرمائی۔

کیوں بھٹی اب تم فیصلہ کرو کہ تمہارے حسین احمد صاحب دیوبند نے تو درود و سلام سے منع کرنے والوں کو دہلوی خبیثہ لکھا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ اپنے اکابر کی زبانی تم کون ہو۔

تمہارے مولوی ظفر احمد صاحب عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھیں تو جائز ہے شرک نہیں اور ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔

رسالہ ندائے حرم
 بابت ماہ ربیع الاخر
 ۱۳۸۵ھ
 جنوری صفحہ ۳۳

لَا تَبْعُدِي فَلَأَنْتِ بَيْنَ قُلُوبِنَا
 وَصَدُورِنَا وَعُيُوبِنَا وَرُؤُوسِ
 حَيَاكِ رَبِّكِ ذَا الْمَلَايِكَةِ الْكِبَرَا
 مُ بَقْتُ لِيَهُمْ نَامِي كُنُومِ رُؤُوسِ
 مِثِّي اسْلَامٌ عَلَيْكِ يَا رُوحَ الْحَيَا
 ةِ وَعِنْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ عُبُوسِ

بخدیوں کی طرف سے حجاز کے سکولوں میں سٹر گاندھی ہنس دے پر

سلام پڑھا جاتا ہے

شعر

القرآۃ الاعداویۃ
 البحر المثلثانی
 ۲۳۵

سلام النیل یا غنادی
 وهذا الزهر من عندی

۲۳۶ پر فرماتے ہیں۔ سَلَامٌ كُلُّهَا صَلَّيْتُ عُرْيَانًا ذِي اللَّبَدِ

خدا کا خوف رکھو اور تفرقہ بازی کو ترک کرو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو شرک نہ کہو جبکہ خود صلوٰۃ و سلام کے عامل بنو تا کہ نجات پاؤں الحمد للہ کہ فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوئی۔

وإسلام على من اتبع الهدى

غیر مقلدین کے اکابرین نے سلام پڑھا

تُرک اسلام { مصنفہ مولوی ثناء اللہ انصاری^{۸۶} } سلام اس نور رب العالمین پر
 سب اس کی ال اور اصحابِ یں پر
 مقدس رسول { مصنفہ مولوی ثناء اللہ^{۸۷} } مرحبا سید کی مدنی السرب
 دل و جان با وفائت چہ عجب خوش فقی
 شمع توحید { مصنفہ مولوی ثناء اللہ انصاری } شمس فیض آباد کے شعر کو نقل کیا
 سلام اُس پر جو مصطفیٰ ہو کے آیا
 وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا

۴۰

نور توحید { مصنفہ مولوی ثناء اللہ انصاری } مولوی عبدالعزیز کی زبانی مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں
 اور اصحاب محمد پر سلام
 ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

۴۸

تحفہ دہا بیہ { مرتبہ مولوی شکیل الدین } سَلَامٌ عَلٰی بَخْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالْبَخْدِ

سجد پر سلام ہو اور جو سجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو

کیوں بھی سجد پر سلام جائز اور جو سجد میں چلا جائے اس پر بھی سلام سیکھ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک کچھ خدا کا خون کر دے اور پھر اس پر ہی اکتفا
 نہیں بلکہ جو سجد میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام لیکن سجدیوں کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر سلام پڑھنا شرک ہے تو آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہد شرک جڑ دیا۔ ہذا کم اللہ

اہلسنت و الجماعت

مرتبہ: محمد عمر اچھرہ - لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم یا تو سنگ ہو جا

ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم ایمان لائے اللہ

کے ساتھ اور دن آخرت کے ساتھ حالانکہ وہ مومن نہیں۔

دیوبندی مولوی محمد صاحب دمیان قمر دین صاحب و اکبر علی شاہ و حاجی

محمد اکرم صاحب و فتح محمد صاحب عطا اور ان کے حواریوں کی فاش گوئی اور فود جبین

ہونے کی حالت اور شکست بر شکست دو تین ماہ گزر چکے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حیات و ممات پر مذکورہ بالا دیوبندی حضرات کے درمیان اور بندہ کے درمیان

بحث جاری ہے۔ خداوند ایزد نے ان کو تین دفعہ اس مضمون پر شکست

فاش دی۔ لیکن وہ پجارسے ابھی تک اخذ العزة الاثر فجبہم

کے ماتحت گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عنایت فرمائے

چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے اپنی دہائیت کے تیار شدہ شاگرد رشید

(جو ظاہراً اور باطناً مملقہ صورت و سیرت ہیں) سے ایک رسالہ

نکلوایا جس میں اپنی اور اپنے استاد کی تصویر خوب کھینچی، کیا آپ کے

دونوں گفروں کا جواب یہ شرارت ہے۔ سبحان اللہ جیسے روح ویسے

فرشتے استاد تو استاد تھے شاگرد ان سے بھی بڑھ گئے کل طویل الاعمر

رہ لمبا حق ہوتا ہے سوائے حضرت عمرؓ کے، کے مکمل بورڈ ہیں اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ انہوں نے مجھے جو کچھ کہا۔ کیونکہ جب یہ دیوبندی وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ٹھیکیدار ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق کہ لحاظ کریں لیکن میں یہ انصافاً عرض کرتا ہوں کہ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس واسطے ہے کہ آپ بڑے ہیں۔ خدا کم کرے ایسی بڑائی کو جو کفر کی گامزن ہو۔ آپ مسلمانوں میں بیٹھ کر اپنے کفریات کی کیوں نہیں صفائی کر لیتے اپنے تمام عمر کے کاموں میں فرقہ پرستی سے کام لیا اب دین میں بھی دھڑا بندی شروع کر دی مجھے آپ کے سامنے اپنا علم یا مقابلہ مد نظر نہیں بلکہ آپ کی ہدایت اور یکجہتی مقصود ہے کہ یا تو آپ مکمل عنفی بن جاویں یا مکمل وہابی۔ آپ حنفیت کے دانت دکھا کر وہابیت کے دانتوں سے چبانا چاہتے ہو پوشیدہ پوشیدہ اپنے بہت مسلمانوں کو دیوبندی وہابی بنا دیا ہے قرب قیامت ہے۔ اس نفاق کو چھوڑ دیجئے ورنہ اپنے ایمان دھرم سے کیئے کسی اہلسنت والجماعت نے بھی آج تک حضور صلعم کی ہتک کا مسلک اختیار کیا ہے کہ بروز وصال سید الانام بھی کسی اہلسنت والجماعت نے کبھی ایسی تقریر کی ہو حاشا وکلا اس ہتک والی وہابیہ تقریر کے قائل اور پھر دعویٰ حنفیت یہ ہے۔ کالہی ہولار وکلا الی ہولار دئے اچھروی دیوبندیوں ایسے منکم اجل رشید کیا تم سے کوئی ہدایت والا آدمی نہیں جو مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی کی اس وہابیہ تقریر کو کسی اہلسنت والجماعت کے پاس لے جاوے تاکہ ان کی تلقی کھل جاوے کہ آیا یہ واقعی کافر ہیں یا نہیں۔ تقریر مولوی مہر محمد

صاحب امام مسجد جٹال اچھرو مدرسہ دیوبندیہ فتحیہ اچھرو

آپ حضور صلی اللہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ یہ لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ کتنا بکواس ہے بتائیے عزرائیلؑ نے آپ کا روح قبض نہ کیا دو دن جسم بلا روح نہ پڑا رہا کیا حاضر و ناظر اور زندہ کو نہ پایا جاتا ہے اگر آپ زندہ ہوتے تو خود نہ نہایت حضرت فاطمہ الزہراءؑ و ابابہ پیکار کر کیوں روئیں ابو بکر صدیقؓ کیوں روئے زندہ کو روئے کیا معاذ اللہ زندہ درگور کئے گئے۔ جنازہ زندہ کا پڑھا جاتا ہے یہ سب دلائل حاضر و ناظر کے خلاف ہیں آیات سے انک میت النعم میتون خدا نے کیوں فرمایا کل من علیہا فان کیوں فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت کس واسطے نازل ہوئی ان آیات سے ثابت ہوا کہ آپ میت ہیں (معاذ اللہ) حاضر و ناظر نہیں قبر کس کی ہے۔ حاجی کیا دیکھ کر آتے ہیں (معاذ اللہ) یہ ہے مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی وہابی کی تقریر اسی تقریر کو دو دفعہ جمعہ میں بیان کیا گیا مولوی صاحب کی اس تقریر کو سن کر مسلمانان اچھرو بہت متنفرد ہوئے تو مولوی صاحب مذکور نے پھر منبر پر فرمایا کہ یہ کافر ہیں جو حضور کو (معاذ اللہ) مردہ نہیں سمجھتے میں نے کہا مولوی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے بعینہ یہ تقریر غیر مقلدین کرتے ہیں اور میں نے اسی مضمون پر دو ہایوں سے کئی مناظرے کئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شکست دی۔ چنانچہ حال ہی میں میں نے مولوی عبدالقادر روپڑی کو اس مضمون میں شکست فاش دی اور کئی وہابی تائب ہوئے آپ نے تو اس سے بھی بڑھ کر تقریر رو بہ اختیار کیا بلکہ راجپال بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں آپ کا خاک پا ہے۔ دوسرا مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود پکے کافریں گئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا میں قال لافیه مسلم یا کافر فقد رباً، بھاجو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے مولوی صاحب جلدی توبہ کرو مولوی صاحب کی اس ہٹ دھرمی پر مسلمانوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب چونکہ مولوی صاحب نے اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کو اچھرہ میں اچھی طرح درس دینا تھا۔ آپ کی اس اشاعت میں آڑ بن گیا تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا منکر ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر موجود ہے پھر ہر روز اسی تقریر کو دہراتے بھلا اس عقلمند سے کوئی دریافت کرے آپ کے وقت وصال کا کون منکر ہے اگر انکار ہے تو آپ کی توہین آمیز و بابیت کا انکار ہے جو دلائل پیش کرتے اے ہو یہ تمام دلائل و بابیہ ہیں اور عقیدہ بھی و بابیہ یہ چال ہے دیوبندیت کی کہ عنوان حنفیت اور معنوں و بابی اب ممبر پر چڑھ کر ہر جمعہ اعتبار جایا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان اس مکر کو پہلے ہی جانتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو غیبت الحب میں ڈال کر باپ کے سامنے روئے جل جلالہ نے فرمایا ہجاء ابابہم عشاء، سیکون کے وقت روئے ہوئے آئے اور خود ہی کہتے ہیں وما انت بمومن لئنا ولوکنا صدقین ، (اے باپ، تو ہماری بات نہیں مانے گا خواہ ہم سچے بھی ہوں گے ایسے ہی یزید بھی امام حسین علیہ السلام کو شہید کر کے روایا۔ آپ کا بھی وہی غوغا موجود ہے آپ کے رواسا کہتے ہیں کہ دیکھئے ہمیں و بابی اور دیوبندی کہا جاتا ہے حالانکہ ہم عارف باللہ حافظ فتح محمد صاحب کے خاندان سے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر نہ تھا کیا حافظ صاحب کا عقیدہ اور آپ کا ایک ہے۔ ہرگز نہیں انہوں نے تو پہلے ہی آپ کو جیکڑا لوی لکھا ہے کہ جو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہیں یہ جیکڑا لوی کا شیدہ ہے سینے رو دکڑا لوی ۳۳-۳۵ ہم تو انبیاء کی حیات کے قائل ہیں بلکہ ان کے معاونوں کے لئے جنہوں نے اعلا کلمتہ الحق میں ان کی معاونت کی انکی خدمت اور مدد میں جان نثاری کی ان کیلئے اے جیسے قرآن مجید ایمان داری سے پڑھنا ثواب ہے اور بدعتی سے پڑھنا کفر ہے۔

قرآن میں حیات ثابت ہے پارہ دوم سورہ بقرہ لا تَقْتُلُوا لِمَن يَاقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَوَاتِ
 بِلْ اَحْيَاوْ لَكِن لَّا تَشْعُرُوْنَ چکڑ الوی یہاں پر بھی تاویل فاسد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
 وہ قیامت کے دن زندہ ہوں گے تو ہم کہتے ہیں قیامت کو تو سب آدمی زندہ ہوں گے۔
 انبیاء اور شہداء کی کیا خصوصیت ہے جو ان حضرات پر احسان رکھا گیا غرض ایسی تاویلیں فاسد
 کرنا اسی کا شیوہ ہے اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں غرض کہ شہداء کی حیات قرآن مجید
 سے بوضاحت و صراحت ثابت ہے جس کو ایک دوسری آیت آل عمران ولا تحبن الدین
 قتلو فی سبیل اللہ امواتا الخ بخوبی تمام ثابت کر رہی ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ جس انعام
 سے سپاہی اور فوجی مرفراز ہو تو سپہ سالار اور فوجی انسر خروم رکھے جائیں حاشا وکلاء غرض کہ
 حیات انبیاء کی بطریق ادلی ثابت ہے کہ ان کو بوجہ قبوّل ہونے کی شہداء پر ہر طرح
 فضیلت ثابت ہے۔

یہ ہے جناب ہاشمی مدرسہ حافظ فتح محمد صاحب کی عبارت جو حیات نبی صلعم
 کے مجسمہ قائل ہیں (حافظ فتح محمد یہ نہیں جو جانب مغرب رہتے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ میں
 آپ کی قبر دیکھ کر آیا ہوں) (معاذ اللہ) اب ان کی تسلیم کریں یا ان کی ہنذا اگر ذوقہ دیوبندی
 مولوی صاحب کی تقریر کے پیچھے اپنے دین کو بگاڑو گے تو شرعاً آپ کے کفر میں شک نہیں
 اور آپ کے نکاح فاسد اور مسلمانوں کے ساتھ ہزنائ بھی حرام، امامت بھی ناجائز یہ نہ
 سمجھیں کہ محمد عمر مقابلہ کر رہا ہے یہ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کو مرو نے آگ
 میں ڈالا وہ نہ ڈر سے وہاں بھی ایمان و کفر کا مقابلہ تھا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
 کا مالی اور دستی مقابلہ کیا اور ایمان نہ لایا وہ پچھاڑا گیا ایسے ہی ابوجہل نے حضور اکرم
 صلعم کا مالی اور بدنی مقابلہ کیا ایمان نہ لایا اس کا کیا حال ہوا۔ یزید نے امام حسین علیہ السلام

کا مقابلہ کیا ایمان نہ لایا یہاں تہج کیا نکلا مالی اور بدنی مقابلہ کوئی مقابلہ نہیں بھائیو
 صداقت کو دیکھو ہمیشہ یاد رکھو صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
 خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے اگر آپ دیوبندی نہیں تو جن دیوبندیوں
 نے حضور صلعم کی توہین کی ہے ان کو کافر لکھئے۔ وان لم تفعلو ولن تفعلو فالقتو
 النار لئن وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین اور اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کر سکو
 گے تم تو ڈرو تم آگ سے جس کے ایندھن لوگ ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے کافروں
 کے واسطے۔

ایک عرض قابل غور یہ ہے کہ مولوی مہر محمد صاحب منبر پر کھڑے ہو کر اپنے
 متقدمیوں کو خوش کرنے کے واسطے اناخیر منہ کی شیطانی بڑھارتے ہوئے
 فرماتے ہیں کہ دیکھو، تمام لامہور میں کتابیں پڑھانے والا میرا کوئی ثانی نہیں حالانکہ
 کبوت کلمۃ تخرج من افواہم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی
 ہے کہ جناب کی وسعت علمی کا اندازہ مسلمان لگا چکے ہیں کہ میدان میں نکل کر ایک
 ادنیٰ عربی خواندہ طالب العلم سے بات نہیں کر سکتے اور فخر اتنا کہ میں نے یہ کیا
 وہ کیا فرمایا آج تک کس میدان میں آپ کھڑے ہوئے اور کامیاب رہے
 یا کوئی تصنیف کی ہے یا غیر مذہب کو اپنا بنایا ماشاء اللہ آپ کی تقریر سن کر
 مسلمان بیزار ہو رہے ہیں چہ جائیکہ غیر مسلم مسلم بن جاوید خفۃ راخفۃ کے کنہیدار
 شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے آپ ہی کے واسطے فرمایا ہے کہ تو قرآن
 بریں غلط خوانی یہ بری رونق مسلمان مولوی صاحب آپ کو کہاں کی دستار بندی
 ہے۔ ذرا جواب تو دیں پائے کج راموزہ مے بایست کج ٹیڑھے پاؤں کو موزہ

بھی بیڑھا چاہیے نہ کہ آپ کسی چھوٹے آدمیوں کو بگاڑتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔
 آپ نے مسلمانوں کے اس قلعہ کو گرایا ہے جن کے گرنے سے تمام اچھرو بلکہ
 قرب و جوار کو بھی گرا کر جہنم میں لے جاؤ گے۔ مولوی صاحب میں سچ کہوں گا "ناخن
 نہ دے تجھے اسے پیچہ جنوں" دیگا تو اپنی عقل کے بجیے ادھیڑیوں خدا کے
 واسطے اب بھی سنبھل جائیے تاکہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں
 کی تعداد کم نہ کریں اور ان بیچاروں کو اپنے دین پر ہی رہنے دیجئے۔ آپ نے
 تمام اچھرو میں یہ مسئلہ نکال کر شور برپا کر رکھا ہے اگر آپ یہ مسئلہ نہ
 نکالتے تو آپ کے اعمال نامے میں کیا فرق ہوتا اپنی ہی رو سیاسی تو لے جاتے
 دوسروں کو تو امن سے میٹھے رہنے دیتے۔ اگر نہیں تو میں نے اپنے رسالہ اظہار
 دیوبندیت میں آپ کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے کیوں نہیں حاصل
 کرتے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد عمر اچھرو

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين
تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور (صلعم) اور کتاب بیان کرنے والی آئی
یہ یوں لپیٹا نور اللہ با خواہم واللہ متصم نورہ ولو کما الکافرون ط
ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ وہ اللہ کے نور کو بجا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے یوں اللہ کو کفار پر ناراض
قال النبی صلعم نبی اللہ صلی ————— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے)

اچھرہ میں

دیوبندیت کا اظہار اور شکسہ

منجانب: مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی۔ اچھرہ۔ ضلع لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باطل سے دہنے والے اے آسمان نہیں تم

سو بارہ کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اچھرہ کے روسار دیوبند پارٹی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب

و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطا صاحب

اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عربی استاد دیوبندیت و دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب

عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور دیوبندیت کی تبلیغ فرما رہے

ہیں اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی

اور وہابی کی سند دے کر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں عرصہ دو ماہ ہوا مولوی مہر محمد

نے ایک مسئلہ دیوبندیت ظاہر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفتاح خمسہ عطا نہیں فرمائے

عاجز نے مولوی صاحب مذکور کی خوب تردید کی جب میاں قمر دین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور

انکے حواریوں نے سمجھا کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو عمیر

پر بروز جمعہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری کھلی تمام غلطی پر

گزری لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتاح خمسہ اللہ جل شانہ نے

عطا فرمائے کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں "خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے قرآن

مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے سہی، یہ دیوبندیوں کی سہی شکست

ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہو کر تردید فرمائی۔ جو

لوگ حضور کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور مچایا۔ کہ

یہ میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مولوی صاحب ہر محمد دیوبندی وہابی بن گئے وہابی بن گئے۔ یہ شور سن کر میاں
 قمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دھاڑے اپنے طلباء کو کہا کہ تم اتنے طلباء ہو
 تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا۔ تو تیس چالیس طلباء دیوبندی اور وہابی ہاتھ میں چاقو
 لے کر میری دکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے اور حملہ کیا اور گالی گلوچ
 بھی نکالیں۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا۔ انہیں بازار والے میری دکان سے
 دھکیل کر دور لے گئے۔ اخیر جب روسا رنئے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات
 ظاہر ہو گئی ہے۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو۔ مولوی چیرا غدین سے میری طرف چیلنج
 دلویا۔ کہ تم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے۔ کہ حضور صلعم حاضر ناظر نہیں ہیں۔ میں
 نے چیلنج منظور کیا۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے (جن کی
 تحریر ہمارے پاس موجود ہے) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ فتحیہ دیوبند یہ میں
 ہو۔ اور تاریخ مناظرہ ۲۷ مئی کو ہو۔ عاجز نے منظور کیا۔ اور دقت
 مقربہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسماء جال و بزرگان دین لے جا
 کر مسجد جامعہ دیوبند یہ میں بعد نماز عشاء رکھ دیں۔ کتب کے انبار دیکھ کر
 تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے۔ مولوی چیرا غدین بچارے تو خدا کے فضل و کرم
 سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کے حضرت مآب
 مولوی ہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے۔ اب تمام گاؤں کے
 اجتماع کو کیا جواب دیں۔ آخر یہ جواب سوچا کہ حافظ عطا محمد سے کہلو دو۔ کہ ہم
 نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں۔ عاجز نے عرض کی مولوی ہر محمد صاحب اور
 مولوی چیرا غدین صاحب ویسے ہی وکالت کر واتے ہیں۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں۔ یا تحریر لکھ کر بھیج دیں۔
لیکن بعد اصرار تمام دیوبندی روسا نے تلی دی۔ کہ مولوی مہر محمد صاحب اب تسلیم
کرتے ہیں۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر
فرمائی کہ یہ لوگ تو حضور کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت
صلعم کو موت آئی۔ جب موت آئی۔ اب مردہ ہوئے (الغیاظ باللہ) تو مردہ حاضر و
ناظر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی مہر محمد صاحب
کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مولوی صاحب
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں کہ جو حضور کو مردہ کہے اس کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی
چنانچہ مولوی مہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ جو حضور کو (لعود باللہ

من هذه الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی تو
میں نے جواباً کہا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے من قال لا خیر مسلم یا کافر فقد باء
بہا نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے۔ وہ خود کافر
ہے لہذا جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہے گا وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے
لہذا مولوی مہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبوی کے لحاظ سے کافر
ٹھہرے۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے مدرسہ
میں تو ایسے طلباء موجود ہیں۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے
تامل میں۔ چنانچہ جن طلباء کا یہ عقیدہ تھا۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا اور صاف
کہہ دیا۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل جاؤ۔

جن طلباء نے کہہ دیا کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے ان کو رہنے دیا باتیوں کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کرو گے تو تم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہو۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیوبندی روساء کو مولوی محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنادیا ہے کہ جب کوئی میاں قمر الدین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ آپ میت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیوبندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ لگا رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ مات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیوبندیت کی مہر لگا جاوے۔ حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دکان پر پیغام بھیجا کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بناریج ۲۴۔ ۳ کو اسی وقت جامعہ دیوبند میں پہنچ گیا۔ تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاضر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو از روئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا

مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آیتیں پیش کیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ آیتیں شہدائے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہداء کو مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن نبی اکرم صلعم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہداء انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے "النبی اولى بالمؤمنین" نبی صلعم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے شہداء کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اولیٰ مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ پہلا درجہ نبی کا دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلات لفظ بیان فرمایا کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مہربوت کی ضرورت ہے۔ جب حضور مہر لگا دیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے ورنہ نہیں لیکن آپ نے الٹ بنا لیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعد ازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام اٹنے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے قرآن مجید و حدیث شریف میں کجی سے کام لیا ہے۔ بعد ازاں دس منٹ میں میں نے بارہ آیتیں پیش کیں جو حیات النبی پر دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا کہ میں نے شکست کھاٹی اور آپ جیتے۔ تمام سامعین بھائیو! خدا کے سامنے گواہ رہنا کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے اور میں دکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھڑی دوسارے دیوبندیوں

کی تیسری شکست۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدارِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت از روئے شرع محمدی ہمارے اعمال و اقوال پر ضرور موقی ہے۔ لہذا حضور ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں گے کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے اور اسی بات کا درس دیتے تھے اور اسی بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر خند دیتے تھے۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (لعوذ باللہ منہم) کلمہ بھی چھوڑ دو۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اب میاں سراج الدین صاحب بغل زن ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ نے عجب پر فتنوی لگایا تھا۔ کیونکہ میں حیات النبی کا قائل نہ تھا۔ لیکن اب تو معاذ اللہ“ ممات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے۔ افسوس! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے جس کا مذہب یہ تھا کہ دیوبندی کا فریب اور جو دیوبندیوں کا فرنہ سمجھے۔ وہ بھی کافر ہیں، بنی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے اب تک مدرسہ کی حالت یہ ہے۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارہویں کا۔ لیکن استاد دیوبندی طلباء دیوبندی اور وہابی ناخلم وغیرہ معاون وہابی۔ ہا علیہنا الا البلاغ المبین۔ ۷

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرت عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب قاضی نے خوب فرمایا ہے

ہست یکے فرقہ رہا بیاں	منکر زامداد دلی درجہاں
بلکہ زامداد دلی منکر اند	باہمہ اموات مساوی نہند
لعنت حق بادہ رایں اعتقاد	رفت مسلمانی ایشان بباد
صورت شان صالح و باطن پلید	صحبت ایشان نکتہ اے سعید

نوشخبری

میں ان تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے حیات نبی صلم پر مناظرہ کر لیں اور یہ لوگ معاذ اللہ حضور کی ممت ثابت کر دیں۔ ان کے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود بنیں۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ بوقت وصال حضور صلم فرشتہ بھی آتا ہے تو عرض کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقاءک (یا محمد صلم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے) مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ جو معاذ اللہ حضور کو مردہ کہتے ہیں۔

خادم - محمد عمر اچھرہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نوشہِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
 ان جہنوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 چشمِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
 آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
 اس دل افروز سات پہ لاکھوں سلام
 اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
 کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
 شبِ اسری کے دولہا پہ دائمِ درود
 جنکے سجدے کو خراب و کعبہ ہلکی !
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 وہ دین جسکی ہر بات وحیِ خدا
 وہ زبان جس کو سب کن کی کنی کہیں
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین
 "کَلِمَةُ الْقَدَرِ" میں مطلعِ الفجرِ حق
 دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام	جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا
اس مہر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام	جس کے آگے سرِ مردِ خرم رہیں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام	پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام	جسکو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام	نور کے چٹھے لہرائیں دریا بہیں
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام	کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام	اک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	نچھو سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

السلام اے رحمت اللعالمین	السلام اے شفیعُ المزمین
السلام اے بے نظیر و بے مثال	السلام اے جمال و باکمال
السلام اے پیشوائے مرسلین	السلام اے سبز گنبد کے مکین
السلام اے باعشر ہر دو جہاں	السلام اے مالک کون و مکاں

یہ سلام عاجزانہ ہو قبول	اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول
سبز گنبد کی زیارت ہو فیض	اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیب

